U23214 3-12-09

Title - MUNTAKHIB NAZEER

Creator - Nazeer Akbarabadi

Publisher - Matba Nizami (Kanpur)

Date - 1279 H

Pages - 219

Subjects - Dawaween; Nazeer Akbarabadi.

ماشاء الله لا قوة الا بالله
مالک این کتاب غلام دستگیر خان
ساکن بلده شاهجهانپور
منتخب نظیر
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی ذات ہی وہ ذوالجلال والاکرام
کہ جس سے ہوتے ہین پیدا وہ سب خصوص عموم
اوسی نے ارض و سموات کو دیا ہی نظام
اوسی کی ذات کو ہی دائما ثبات و قیام
قدیر و حیّ و کریم و مہیمن و منعام

فلک پہ تارون کی کیا کیا مرصع کاری کی
پھر اُن مین زیب فزا کہکشان نگاری کی
ضیا و نور کی کیا کیا تجلی باری کی
بروج بارہ مین لاکر رکھی وہ باریکی
کہ جسکو پہنچے نہ فکرت نہ دانش و اوہام

بنائی کرسی و عرش اور لامکان و آن
پھر اور سدرہ و رفرف سے درج نار و جنان
طہور و حور و قصور و ملائک و رضوان
ادہر فرشتہ کرّوبی اور ادہر غلمان
قلم کو لوح پہ بخشی ہی طاقت ارقام

ثوابت اوسنے بنائے ہین اسقدر سیار
کہ روز حشر تلک ہو سکے نہ جنکا شمار
مگر یہ نام ہین اونکے جو سات ہین سیار
یہ دو ہین شمس و قمر اور ساتھ اونکے یار
عطارد و زحل و زہرہ مشتری بہرام

ہوا ہی حکم ازل سے جو انکو پھرنے کا
کرین گے دور یہ ہمراہ آسمان کے سدا
قوی کسی کا کہان حکم ہو سکے ایسا
جو چاہین ایک پلک ٹھہرین یہ وہ طاقت کیا
پھرا کرین گے یہ آغاز سے لے تا انجام

جو کچھ ہی اُسنے بنایا یہ کل نہان و عیان
ہین ایسے ایسے مکان اور اُسکے لی پایان
اوسی کی صنعت و قدرت کے ہین سب شایان
بشر جو چاہے سو سمجھے اونہین سو کیا امکان

ہی یہان فرشتون کی عاجز عقول و افہام

زمین کو دیکھو تو کل آب پر دیا ہی قرار
کیا پہر اور نباتات کے تئین اظہار
پہر اوسمین اور بنائے ہین کوہ و بر و بحار
نکالے اُسنے گل و میوہ شاخ و برگ و بہار

سب اُسکے لطف و کرم کی ہین جام یہ انعام

اوسکے حکم سے ہم اس جہان آئے ہین
اوسکے لطف سے پہولے نہین سماتے ہین
زبان و عقل و خرد چشم و گوش پاتے ہین
اوسکے باغ سے دلشاد ہوکے کہاتے ہین

چہوہارے کشمش و انجیر و پستہ و بادام

ہی وہی خالق و رازق وہی رؤف و غفور
اوسکے حکم سے خلقت کا یہان ہوا ہی ظہور
اوسی کی مہر سے پلتے ہین انس و وحش و طیور
چمک رہا ہی اوسی کی یہ قدرتون کا نور

بہر زمان و بہر ساعت و بہر ہنگام

اوسنے حکم کیا ہی ہمین عبادت کا
جو غور کی تو ہمارا ہی ہی اسی مین بہلا
اوسی نے طاعت و تقویٰ کا حکم ہمکو دیا
کہ اوسکا شکر کرین شب سے تا بروز ادا

اطاعت اوسکی بجالاوین صبح سی تا شام

جو اوس مین لطف و عنایت ہی کب کسیمین ہو
عبادت اوس کی ہی بہتی جو ہووے دل کی خو
ہر اک طرف ہی اوسی کے گل کرم کی بو
نظیر نکتہ سمجھ مہر و فضل خالق کو

اوسی کے فضل سی دونو جہان مین ہی آرام

ولہ

یارب ہی تیری ذات کو دونو جہان مین برتری
ہی یاد تیرے فضل کو رسم خلائق پروری

دائم ہی خاص و عام پر لطف و عطا حفظ آوری ‌ کیا انسیان کیا طائران کیا وحش و کیا جن و پری
پالے ہی سبکو ہر زمان تیرا کرم اور یاوری

تو خالق ارض و سما تو حاکم قدرت نما ‌ ہی حکم تیرا جا بجا لے عرش تا تحت الثرا
برتر مقدس و اعلا بندے ترے شاہ و گدا ‌ دنیا و دین کی یا خدا ہر حق تجہی کو ہی روا
فرمان روائی حاکمی شاہی خدائی سروری

قدرت نے تیری ہر زمان لیکر زمین تا آسمان ‌ کیا کیا بہارین کین عیان کیا کیا دکہائین خوبیان
مرغوب رنگ آمیزیان محبوب حسن آرائیان ‌ حقا تری صنعت پہ ہان ہین ختم لاریب و گمان
رنگینی و طراحی و نقاشی و صورت گری

تو نے بنائے سب فلک پیدا کیے حور و ملک ‌ انسان صبیح و پر نمک حیوان عجائب یک بیک
ہر جا تجلی اور جہمک بی انتہا نور و چمک ‌ کہتی ہی دانش انکو ٹک ہی یہ ہی قدرت کی جہلک
چمکی ہین جس سے اسقدر خورشید و ماہ و مشتری

تو قادر و سبحان ہے اقدس معلا شان ہی ‌ خالق ہی اور رحمان ہی رزاق او منان ہی
تیرا کرم ہر آن ہی احسان بی پایان ہی ‌ ہمکو یہی شایان ہی جب تک بدن مین جان ہی
ہر آن ہین لاوین بجا شکرانۂ و فرمانبری

جو جو ہین تیری قدرتین کیا کیا بیان انکا کرین ‌ آتے نہین کچہہ فہم مین حیرکیہ اونکو تک ہین
کیا کیا بنائی نعمتین کیا کیا بنائی رحمتین ‌ کب شکر انکا کر سکین لیکن یہی ہر دم کہین
یا رب ترا فضل و کرم لطف و عنایت گستری

ہی تو ہی رب العالمین اور تو ہی خیر الراحمین ‌ یکتائی ہی تیری تئین ہمسر ترا کوئی نہین
لی آسمان سی تا زمین ہین سب عباد و تابعین ‌ ہی یہ نظیر عصیان قرین جانے ہی صدق و یقین
ہو گی ترے ہی فضل سی ہر جا مری کہوٹی کہری

ولہ

رکھا ہی دل میں آئی آدم نے بن کلمہ محمد کا / اور اپنی انگلیوں اوپر سی گن کلمہ محمد کا

پڑھے ہیں سب پری اور دیو جن کلمہ محمد کا / مسلمان ہو تو مت بھول ایک چھن کلمہ محمد کا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

میاں یہ کلمہ طیب تو شفیع المذنبین کا ہی / خدا کے دوست برحق رحمۃ للعالمین کا ہی

محمد مصطفے یعنی کہ ختم المرسلین کا ہی / بھروسا آسرا تکیہ بھی یہ دنیا و دین کا ہی

پڑھا کر صدق دلسے راتدن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ سے کہلتا ہی سدا جنت کا اک در / یہی کلمہ لکھا ہی عرش اور کرسی کی ماتھے پر

اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں چمن کے پھول سب کھلکر / یہ سب کلموں سے ہی بہتر سب کلموں سے ہی بہتر

پڑھا کر صدق دلسے راتدن کلمہ محمد کا

اسی کے نور سے خورشید کہلاتا ہی نورانی / اسی کلمہ کے باعث چاند کی روشن ہی پیشانی

اسی کلمہ کے باعث دین و دنیا میں ثنا خوانی / اسی کلمہ کو پڑھتے ہیں فلک ارض و ہوا پانی

پڑھا کر صدق دلسے راتدن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ سے ہیں ایدل زمین و آسمان روشن / مہ و خورشید تارے عرش و کرسی لامکان روشن

اسی کلمہ سے ہیں جنت کی باغ اور باغبان روشن / غرض جنت تو کیا اس سے تو ہیں دونو جہان روشن

پڑھا کر صدق دلسے راتدن کلمہ محمد کا

یہ وہ کلمہ ہی جسکا ہی رہا ارمان نبیوں کو / اسی کلمہ کے پڑھنے سی گئی ہیں لوگ عارف ہو

اسے حور و ملک غلمان پڑھیں ہیں سر جھکا منہ دہو / وہ بیشک جنتی ہیں ایکباری جو پڑھیں اسکو

پڑھا کر صدق دلسے راتدن کلمہ محمد کا

اسی کلمہ کے برکت سی تو اب ایمان بھی سلامت ہی / اگر ایمان سے تو جاویگا تو پھر وان بھی سلامت ہے

پڑھیگا جو اسے اوسکا دل و جان بھی سلامت ہی / اوسی کی عاقبت بھی خیر و ایمان بھی سلامت ہے

پڑھا کر صدق دلسے راتدن کلمہ محمد کا

ب چلے گا جسگہڑی تو چھوڑ کر یہ عالم فانی — پڑیگا قبر کے جاکر اندہیرے مین ہو نادانی
نکیر و منکر آکر جب کرینگی تجہپہ طغیانی — یہی کلمہ کریگا وان تری مشکل کی آسانی

پڑہا کر صدق و دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ نے عزرائیل کی ہیبت کو ٹالا ہی — اسی کلمہ نے تنگی کو لحد کی کہول ڈالا ہی
پڑیگا قبر کا تجہپر میان وہ دن جو کالا ہی — یہی کلمہ ترا وان ہی اندہیرے کا اوجالا ہی

پڑہا کر صدق و دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

صف محشر مین جب وحشت کا تجہپر وار اوتریگا — یہی کلمہ ترا او سچا رفیق و یار اوتریگا
گناہون کا ترا جتنا ہی بوجہہ او بہار اوتریگا — اسی کلمہ کی دولت سی میان تو پار اوتریگا

پڑہا کر صدق و دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

میان جب پل صراط اوپر تو اپنا پیر ڈالیگا — تو وہ تلوار کی ہو دہار تیرا پانون کہالیگا
لگیگا جب وہان گرنے تو یہ کلمہ بچالیگا — یہی بازو پکڑ لیگا یہی تجہکو سنبہالے گا

پڑہا کر صدق و دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

سوا نیزے کے اوپر جبکہ ہوگا آفتاب آیا — ہراک گرمی کی تابش سے پہریگا سخت گہبرایا
پڑیگا جب ترے تن پر یہی شعلہ اسکا گرمایا — یہی کلمہ چہتر بنکر کریگا تجہپہ وان سایا

پڑہا کر صدق و دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

تلینگے جب وہان سب کے عمل میزان کے پلے پر — جو لکہے ہین پڑینگے آتشین گرز انکی کلی پر
تجہے تولینگے جب مع جسم اس ترازو کے محلے پر — یہی کلمہ میان وان ہی تری ہو ویگا پلی پر

پڑہا کر صدق و دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

جو پوری ہین میان انکی تو ہوگی گرم بازاری — کمی ہی جنس جب کی اسکی ہوگی وان بڑی خواری
ترا کلمہ یہی جب کرنے لگیگا وان سبکساری — یہی کلمہ بنا دیگا ترے پلے کو وان بہاری

پڑہا کر صدق و دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

پڑیگا تشنگی کا شور اوس میدان مین جب اگر | پہرینگے پانی پانی کرتے بارے پیاسے اکثر
تیری بہی جب بجہیگی سوکہنے تالو زبان پھیر | یہی کلمہ تجھے پانی پلاویگا میان بہر بہر

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ تجھے دیدار حق کا بہی دکہا ویگا | محمدؐ کی شفاعت سی بہی تجہکو بخشوا ویگا
بہشتی کرکے حلے نور کے تجہکو پہناویگا | بڑی عزت بڑی حرمت سی جنت مین لیجاویگا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ تجہے وان جام کوثر کا پلاویگا | یہی کلمہ تجہی گلزار جنت کا دکہاویگا
یہی کلمہ ترا منہہ چاند سا روشن بناویگا | یہی کلمہ ترے ہر وقت پر وان کام آویگا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ نجات اور مغفرت کا ہی ترے چارا | اسی کلمے سے ہوگی روح تیری عرش کا تارا
اسی کلمے سے ہی ہم سب گنہگار ونگا چہٹکارا | اسی کلمے سے ہوگا دین اور دنیا کا نستارا

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

میاں اب یہ جو کلمہ ہی تو حق کی خاص رحمت ہے | یہ صدقے سے رسول اللہ کے ہم پر عنایت ہے
اسی سے یان نظیر عزت اسی سے وان شفاعت ہے | یہی سب مومنون کے واسطے افضل عبادت ہے

پڑہا کر صدق دلسے رات دن کلمہ محمدؐ کا

ولہ

گر شاہ سر پہ رکہہ کر افسر ہوا تو پہر کیا | اور بحر سلطنت کا گوہر ہوا تو پہر کیا
ماہی علم مراتب پر زر ہوا تو پہر کیا | نوبت نشان نقارہ در پر ہوا تو پہر کیا

سب ملک سب جہان کا سرور ہوا تو پہر کیا

یا رکھہ کے فوج لشکر کی سلطنت بنا ہی ۔ پھیری دوہائی اپنی سے لے ماہ تا بماہی
جب آن کر فنا کی سر پر پڑی سنا ہی ۔ پھر سر رہا نہ لشکر نہ تاج بادشاہی

دارا و جم سکندر اگر ہوا تو پھر کیا

یا ذات مین کہائے نامی اصیل ذاتی ۔ جمشید و فر کے پوتے نوشیروان کے ناتی
تھے آپ مثل دولہا اور فوج تھی براتی ۔ جب چل بسے تو کوئی پھر سنگ تھا نہ ساتھی

ملک و مکان خزانہ لشکر ہوا تو پھر کیا

یا راج بنسی ہو کر دنیا مین راج پایا ۔ چتوڑ گڑھ ستارا کالنجر بنایا
جب توپ نے اجل کے آ مورچا لگایا ۔ سب لوٹ گئے ہوا پر کوئی نہ کام آیا

گڑھ کوٹ توپ گولہ سنگر ہوا تو پھر کیا

کتنے دنون یہ غل تھا نواب ہین یہ خان ہین ۔ یہ این پنج ہزاری یہ عالی خاندان ہین
جاگیر و مال و منصب سب آج انکی ہان ہین ۔ دیکھا تو اک گھڑی مین نہ نام نہ نشان ہین

دو دن کا شور و چرچا گھر گھر ہوا تو پھر کیا

کہتا تھا کوئی دیکھو یہ ہین امیر خان جی ۔ اور یہ ہین خانخانان اور یہ ہین شیر خان جی
پنجا اٹھا قضا کا جب آئی شیر خان جی ۔ پھر کس کے میر خانجی کس کے وزیر خانجی

عمدہ غنی تونگر بازر ہوا تو پھر کیا

کہتا تھا کوئی گھوڑا ہی نامدار خان کا ۔ یہ پالکی یہ ہاتھی ہی ذوالفقار خان کا
آیا قدم اجل کے جب تیس مار خان کا ۔ خبر ہی کہین نہ دیکھا پھر شہسوار خان کا

جھنڈان و میگ ڈنبر در پہ ہوا تو پھر کیا

کہتا تھا کوئی یہ ڈیوڑھی ہی خان مہربان کی ۔ یہ باغ یہ حویلی ہی محلدار خان کی
جب آج لی قضا کے کرنی سوئی تانگی ۔ اک اینٹ بھی بنائی ہرگز کسی مکان کی

رنگین محل سنہرا گھر در رہا تو پھر کیا

کتنون نی بادشاہی کیا کیا خطاب پایا ۔ مہرین بہی کہداتین سکہ بڑا بنایا
جب آنکر فنا نے نام و نشان مٹایا ۔ وہ نام اور سکہ ڈہونڈا کہین نپایا

دو دن کا مُہر چہاپا ور رہا ہوا تو پہر کیا

جاگیر مین کسی سے زر ریز ملک پایا ۔ کر بند و بست اپنا نظم و نسق بٹہایا
لیکر سند اجل کا جب فوجدار آیا ۔ اکدن مین حکم حاصل سب ہوگیا پرایا

ہانسی حصار ٹہٹہا بجھکر ہوا تو پہر کیا

کہتا تہا کوئی یہ لشکر ہی طرّہ باز خان کا ۔ یہ خیمہ شامیانہ ہی شہسوار خان کا
آیا کتنک اجل سے جب یکہ تاز خان کا ۔ سر بہی کہین نہ پایا پہر سرفراز خان کا

سردار میر بخشی بڑہ کر ہوا تو پہر کیا

ہاتہی پہ چڑہکے نکلے یا خاصہ گہوڑے اوپر ۔ یا نالکی سنبہالی یا پالکی کی جہالر
پایا صراحی حقہ دوڑی جلیب اندر ۔ جب آ اجل پکاری صاحب رہا نہ نوکر

آقا ہوا تو پہر کیا نوکر ہوا تو پہر کیا

پا لیکے اک قلمدان اور رکہہ قلم کو سر پر ۔ جوڑے حساب لاکہون جو سے لکہے سراسر
جب عمر کی کچہری جہانکی قضا نے آکر ۔ پہر آپ نہ قلمدان کاغذ رہا نہ دفتر

منشی وکیل دیوان مدبر ہوا تو پہر کیا

پایا قضا کی خدمت ہو بیٹہی آپ قاضی ۔ محضر قبالے لکہے قضیہ چکائے شرعی
اعلام سے قضا کا جب آ فنا پکاری ۔ پہر محکمہ نہ جہگڑا قاضی رہا نہ مفتی

کوڑا البسید درہ مسند ور رہا ہوا تو پہر کیا

کوتوال بن کے بیٹہا یا صدر ہو مقرر ۔ فاسق ڈٹے ہزاروں اور کاٹے چور
آیا قضا کا مردہا حسبہ چہری اوٹہاکر ۔ کتوالی اور صدارت سب ہوگئی ہوا پر

دو دن کا خوف خطرہ و ڈر ہوا تو پہر کیا

کہتے تھے کیسے ہم ہین فی اتمین کلانجی
ہم شیخ ہم مغل ہین ہم ہین پٹہان ہانجی
جسدم قضا پکاری اب وٹہہ چلو میانجی
پہر شیخ جی نہ سید مرزا رہی نخانجی

ذات وحسب نسب کا جوہر ہوا تو پہر کیا

لیکے زر جہانمین کرنے لگے تجارت
یا سیٹہ بن سکے بیٹھے خاصی بنا عمارت
کہو ہین قضا نے بہیان جب کر کی اک شارت
سب کوٹھی اور دکانین کرڈالین م مین غارت

مال اور مکان جواہر اور زر ہوا تو پہر کیا

یا ہو سپاہی بانکا ترچھا بڑا کہایا
بلدار باندہ چیرا طرہ کو جگمگایا
کہیتو نمین جا کی کو دالا کہو نکی تمین بہگایا
جب منہ اجل کا دیکہا پہر کچہہ بہی بن نہ آیا

یکتا شجاع بہادر صفدر ہوا تو پہر کیا

گہوڑا اوٹہا کے ڈوبا فوجو نمین ہو ولاور
مارے تپنچے بہالے کہائے کٹار جمدہر
مارا قضا نے بہالا جسدم فنا کا آکر
پہر مردمی شجاعت سب ہو گیی ہوا پر

خود وسلاح چلتہ بکتر ہوا تو پہر کیا

یا خانہ جنگی لڑ کر کہایا بدن مین ٹانکا
موچہونکو تاو دیکر سو ودت وات بانکا
جب گہور کر قضا کی بانکی نی اکی جہانکا
ٹیڑہا رہا نہ ترچہا گنڈا رہا نہ بانکا

تیغا سپر قرابین جمدہر ہوا تو پہر کیا

یا ہو حکیم حاذق کرنے لگے طبابت
مردون کی تمین جلایا عیسی کی کی کرامت
کہوئے مرض ہزارون ہوئی ہر اک کی خدمت
جب آئی سر پہ اپنی پہر کچہہ چلی نہ حکمت

لقمان یا فلاطون اگر ہوا تو پہر کیا

یا ہو نجومی کامل تارون کو چہان ڈالا
سورج گہن بچارے چندر گہن نکالا
برج وستارے باندہے احکام کو سنبہالا
جب وقت اپنا آیا اوسوقت کو نہ ٹالا

جوتش نجوم و پنڈت پڑہکر ہوا تو پہر کیا

یا پڑھ کی دو کتابیں اور علم کر کے حاصل
جب وپو کا اجل کے سایہ ہوا مقابل
یا بہوت جن آثار سے مشہور ہوئے عامل
ملا رہا نہ سیانا عالم رہا نہ فاضل

تعویذ و فال جادو منتر ہوا تو پھر کیا

ماتھے پہ کھینچ ٹیکا یا ہاتھ لیکے مالا
پوجا کتھا بکھانی کیا کیا سبد نکالا
پوتھی بغل مین دابی زنار کو سنبھالا
کچھ بن سکا نہ آیا جب جان لینے والا

بید و پران پڑھ کر مصر ہوا تو پھر کیا

یا زہد بندگی مین سو کھا ہو کوئی عابد
حاضر ہوا قضا کا جب آن کر مجاہد
بیٹھا مصلوں اوپر ہو مسجدوں مین ساجد
پھر بوریا نہ بدہنا عابد رہا نہ زاہد

روزہ نماز چلہ اکثر ہوا تو پھر کیا

یا پی کی مے کسی نی کی عیش کامیابی
جس دم قضا نی سے اپنے پھکائی اک گلابی
لوٹا نشہ مین ہر جا کر دل سی بیحجابی
پھر مے ہی نہ بینا نہ مست نہ شرابی

یکدم لبوں پہ مے کا ساغر ہوا تو پھر کیا

حسن و جمال پاکر یا خوبرو کہایا
اگر بڑا سرو نپر جس دم اجل کا سایا
یا عشق مین کسی نی جی جان کو گھٹایا
دونوں مین پھر کسیکو ڈھونڈا کہین نہ پایا

عاشق ہوا تو پھر کیا دلبر ہوا تو پھر کیا

یا ہو کے پیرزادے کرنے لگے فقیری
جب پیر مین کی کفنی اگر اجل نی چیری
کر کر مرید کتنے کی آنکھی دستگیری
سب اڑ گئی ہوا پر دم مین مریدی پیری

مرشد فقیر ہادی رہبر ہوا تو پھر کیا

یا سر منڈا کی بیٹھے آزاد ہو نوسیلے
سیلے کیے ہزاروں مونڈ کے فقیر چیلے
یا خود منڈے کہا کر سو روپ رنگ کھیلے
جب آ فنا پکاری جا سو رہے اکیلے

تکیہ ہوا تو پھر کیا بستر ہوا تو پھر کیا

جوگی اتیت جنگم یا سیورا کہایا ... یا کھول کر جٹا کو یا گھونٹ سر منڈایا
تر سوں سے قضا کا جب وقت پہر آیا ... نہ بالکے کو تہا نہ با نہ آپ کو بچایا
نانک کبیر منتہی بہر تہر ہوا تو پہر کیا

یا نیک بنکے بیٹھے اچھے لگی کہانی ... یا عیب کے بدہر اک کے دل کو لگے ستانے
اگر بچے اجل سے کب سر یہ شادیانے ... تب نیک و بد جہاں تک سب لگ گئے ٹھکانے
بہتر ہوا تو پہر کیا بدتر ہوا تو پہر کیا

کیا ہندو اور مسلمان کیا رند و گبر کافر ... نقاش کیا مصور کیا خوشنویس شاعر
سب جتنے نظیر یاں ہیں اکدم کے ہیں مسافر ... رہنا نہیں کسیکو چلنا ہی سب کو آخر
دو چار دن کی خاطر یاں گہر ہوا تو پہر کیا

ولہ

رہی ہیں ہاتھ پاؤں اس شوخ کی شام و سحر موتی ... جبیں پہ موتی اوپر سر میں موتی مانگ پر موتی
ادہر جگنو ادہر کچھ بالیوں میں جلوہ گر موتی ... بہری ہیں پاؤں پی میں ہاتھ پاؤں و سر موتی
گلے میں کانوں میں نتھ میں جدہر دیکھو ادہر موتی

کوئی اوس چاند سی ہاتھی کی ٹکی میں جھلتا ہی ... کوئی بندوں سی ملکر کان کی نرموں میں ہلتا ہی
لپٹ کر دگدگی میں کوئی سینہ پر مچلتا ہی ... کوئی جھمکوں میں جھولی ہی کوئی بالی میں ہلتا ہی
یہ کچھ لذت ہی جب اپنا جہید آتی ہیں جگر موتی

کبھی وہ ناز میں ہنسکر جو کچھ باتیں بناتی ہی ... تو اسکی بات میں موتیکو پانی میں بہاتی ہی
ادا و ناز میں چنچل عجب عالم دکہاتی ہی ... وہ سمرن موتیوں کی انگلیوں میں جب پہراتی ہی
تو صدقی اوسکی ہوتی ہیں پرے ہر پہیر پر موتی

غلط ہی وہ جو لب رنگین کو برگ گل ہی کہتا ہی ... کہ جن کی ہی عقیق اور یمنی اور یاقوت کو حسرت

اوداہٹ کچھ مسی کی اور کچھ پان کی نکہت — وہ ہستی ہی تو کہتی ہی جواہر خانہ قدرت

ادہر لعل اور ادہر نیلم ادہر مرجان ادہر موتی

کبھی جو بال اپنی مین وہ موتی پروتی ہی — نزاکت سی عرق کی بوند بھی گہر کیوں ہوتی ہی
بدن بھی موتی سر تا پا تو ایسی ہی سجی ہی — سراپا موتیونکا پہر تو اک گچھا وہ ہوتی ہی

کہ کچھ وہ خشک موتی کچھ پسینہ کی وہ تر موتی

گلی مین اوسکی جسدم موتیونکی ہار ہوتی ہین — چمن کی گل سب اوسکی وصف مین موتی پروتی ہین
نہ تنہا رشک سی قطرات شبنم دل مین روتی ہین — فلک پر دیکھکر تاری بھی اپنا ہوش کھوتی ہین

پہن کر جس گھڑی بیٹھی ہی وہ رشک قمر موتی

وہ زیور موتیونکا واہ اور کچھ تن وہ موتی سا — پہر اوس پر موتیا کے ہار بازوبند اور گجرا
سراپا زیب و زینت مین وہ عالم دیکھکر اوسکا — جو کہتا ہون اری ظالم ٹک اپنا نام تو بتلا

تو ہنسکر مجھسے یون کہتی ہی وہ جادو نظر موتی

کڑی پازیب توڑی جسکی گھنگہرو آپس مین لڑتی ہین — تو ہر جھنکار مین کسطرح باہم جھگڑتی ہین
کسی کی ایسی بگڑتی ہین کسیکی جی پہ لڑتی ہین — کڑی سونیکی کیا موتی بھی اوسکی پاؤن پڑتی ہین

اگر باور نہین دیکھو مین اوسکی کفش پر موتی

خفا ہو اندنون کچھ روٹھ بیٹھی ہی جو ہمسی وہ — تو اوسکی غم مین جو ہم پر گذرتا ہی سو مت پوچھو
چلی آتی ہین آنسو دل پڑا ہی ہجر مین غش ہو — وہ دریا موتیونکا ہمسی روٹھا ہو تو پہر یارو

بہلا کیونکر نہ برساوی ہماری چشم تر موتی

شفق مین اتفاقاً جیسی سورج ڈوب کر نکلی — دیا ابر گلابی مین کہین بجلی چمک جاوی
بیان ہو کسطرح جیسی آہ اس عالم کو کیا کہیی — تبسم کی جھلک مین یون جھمک جاتی ہین اوسکی

کسی کی ایک یک جس طور جاتی ہین بکہر موتی

ہمین کچھ فکر ہی نیر اوس ایسی تو ہونکی سہون لینی — جڑاو موتیون کی اس غزل پر وارئے گہنے

سخن کی کچھ جو اوسکی دلمین بہی لذت لگی رہنی
نظیر اس ریختہ کو سن وہ ہنسکر یون لگی کہنے
اگر ہوتی تو مین دیتی تجھی اک تھال بھر موتی

ولہ

ہمیشہ چاہت کے وہ ہین ہی جسکو دل اسکا ہی مہر نکالا
لگائی کہتا ہی آنکھی چھیٹک جو حسن اسنے ہی دیکھا بھالا
دیا دل اپنا اسکو ہنسکر جہان پہ پڑتی یون کہالا
سحر جو نکلا مین اپنی گھر سی تو دیکھا اک شوخ حسن والا
جھلک وہ مکھڑے مین اس صنم کی کہ جیسی سورج مین ہو اجالا

ہوا نہایت عجب مین خوشدل نظر پڑا وہ صنم جو مجھکو
صفت کی اسکی جمال کی وہ ان گھڑی ہی بنی وہ دلمین خوش ہو
جو دیکھی بینی وہ اسکی خوبی مری بانسی جان وہ کب ہو
وہ زلفین اسکی سیاہ پر خم کہ انکی بل اور شکن کو یارو
نہ پہنچی سنبل نہ پہنچی ریحان نہ پہنچی ناگن نہ پہنچی کالا

بہار دیکھی جو اوس صنم کی تو وصف اسکا کہون مین کیا کیا
پری بھی دیکھی تو شرمگین ہو وہ حسن و خوبی بھری ہی ایسا
وہ چال چنچل وہ نظرین جادو وہ پیاری صورت وہ خوب نقشا
اداین بانکی عجب طرح کی وہ ترچھی چتون بھی کچھ تماشا
بھوین وہ جیسی کھنچی کمانین پلک سنان کش نگاہ بھالا

عجب روش کا وہ شوخ گلرو کہون مین کیا کیا کچھ اوسکی خوبی
ہوا فدا مین دل و جان سے وہ طرز اوسکی جو مینی دیکھی
کچھ ایسا مہوش کچھ ایسا دلبر کہون کہان تک صفت مین اوسکی
وہ انکھین مست اور گلابی اوسکی کہ انکو دیکھی تو دیکھتی ہی
مے محبت کا اوسکی دل کو ہوا کیا ہی گہرا نشہ دوبالا

وہ شوخ چنچل کچھ ایسی ہی سب کہ اوسکا مکھڑا جو کوئی دیکھے
پھری دیوانہ سا ہر طرف وہ اوسکی چاہت مین عشق کھو کے
لگاوٹین ہین کئی طرح کی فریب و فن بھی کئی نمط کی
لبون نے سرخی وہ پائی کچھ کہ لعل بھی منفعل ہو جسکی
وہ آن ہنسنی کی بھی ہے ایسی کہ جسکا عالم ہی کچھ نرالا

وہ طرز دلبر وہ مہر منظر وہ نسترن پر جو ہمنے دیکھا
بجز اہا ہا کچھ اور ہرگز نہ حرف میری بانسی نکلا
ہوا مین صدقے تمکو دیکھتی ہی غلام اوسکی ہر اک ادا کا
وہ جامہ زیبی وہ دلفریبی وہ سج دھج اسکی وہ قد زیبا

دلاری سندر انوٹھی ابرن اٹھیلی موہن انوکھی لالا

تری جدائی مین ای ستمگر یہ سختی مجہ پر پڑی گذرتی
نہ گھر مین دلکو قرار آوے نہ بیابان کہین لگی جی
نہین جو آیا تو اسطرفکو یہ بات کیا تیری دل مین ٹہیرے
اپانی من کو جو چینون تہین سی ایاز کا تین لگائی نہی

پہر اٹہین اگر کہر پر مہاگی بلک کٹار اجو ٹہان نی گہالا

وہ تیری صورت ہے جیسی لکہی تو ہر دم انکہین سی ہی حیران
جو کا کل آتی ہی یاد تیری تو دل ہی ہوتا بہت پریشان
اری سجیلی اری چھبیلی اری وتیلی کبھی تو آیان
اگن برت ہی پیا مین مو ری کی مین تو کر مین ہو انو

توری جو ہنوائی موہا منکو نہ چینون تنکو ہوا وکہالا

گیا ہی جب سے تو دلکو لیکر نہین ہی مجکو قرار یکجا
امید ملنی کی تری کہکر ادہر ادہر ہون مین جاتا
ہوا ہی ہیرا یہ حال اب تو تری جدائی مین ای دل آرا
جگت سبہا مت بر سکہہ اٹک کہو امین کرن کیا

دوانی کیسی تمن میرے من نہ سدہ کی گر بڑ نہ بدہ کی جہالا

جو دلپہ گذری ہی سو ہے تجہہ بیان نہین ہی کچہ اسکا امکان
یہی تمنا ہی جی مین سیتی کہ تو پہر آوے کوئی گہری یان
جو تجکو دیکہے تو ہوے تسلے جو تجسی بولی تو دل ہو خوش ہان
کبہی تو ہنسکر شتاب آجا نظر کی ہی طرف انکہ ایجان

بناکی سج دہج پہر اکی دامن لگاکی ٹہوکر چلا کے بالا

ولہ

تہا ہجر مین چھپا دل ویران تہ وبالا
دلپیا ہی لیا وصل کا ہوتی ہی اوجالا
ہو جاہ کا رتبہ نہ بہلا کیونکہ دو بالا
پہر آن کے منت سے ملا ہمسے وہ لالا

المنتہ للہ تقدس و تعالی

کچہ غم نہین گر تو نے لہو میرا بہایا
بسمل کی طرح خاک مین اور خون مین لٹایا
ارمان جو کچہ دل کا مری تہا سو بر آیا
کر قتل مجہے تو نے ہمیشہ کو جلایا

ظالم سے تجہے جبار کرے اللہ تعالی

اس عالم لیلی کی ہوئی جب سے مجھے چاہ
اس حال کو پہنچا ہون غم و درد سی واللہ
تن سوکھ کے کانٹا ہوا اور شکل پرِ کاہ
دیکھ اتنو سے مجھے ہر کوئی کہتا ہی یہی آہ
پھر قبر سے اللہ نے مجنون کو نکالا

آنکھون مین دم آیا ہی مرا نزع سے اتنو
اٹکا ہی دم اور نکلے ہی جی اب کوئی دم کو
دنیا سے گذرتا ہون مین حسرت زدہ ہو
مرمر نے مجھے کہتا تہا سو مرتا ہون یارو
اب لاؤ کہان ہی مرا کوسنے والا

غنچون کی طرح دل کے لہو اپنے دہن سے
حسرت زدہ گھبرا کے ہر اک اپنے کفن سے
زخمون کے نشان سب وہ نمایان مین بدن سے
تن تختہ گل آخر ش اس خاک چمن سے
نکلا مرے قاتل کے شہیدون کا رسالا

مرتا ہون تم بتا ہون پڑا ہجر مین اس بن
ملجاوے کہین تجھسے وہ کافر جو کسی دن
دن عمر کے بھرتا ہون شب و روز مین گن گن
قاصد تو میرا نام تو لیجو نہ و لیکن
کہنا کوئی مرتا ہی ترا چاہنے والا

کوئی فصل بہار آئی ہی دہوم ہو ہی زمن مین
اور غل مین پڑے بلبل و گل سرو سمن مین
فرقت کے غم و درد سے طاقت نہین تن مین
کیا خاک اڑانے کو چلین آ چمن مین
نہ یار نہ ساقی نہ صراحی نہ پیالا

مدت مین کہین ایک تو آنا ہوا اوسکا
رہ سہ کے مجھے اتنو ہی حیف ہی آتا
اور آتے ہی قسمت نے مری اوسکو روٹہایا
جیسا کہ وہ ہو نے مجھسے خفا روٹہ چلا تہا
اللہ نے کیون جب ہی مجھے مار نہ ڈالا

یہ نور جو برسے ہی پڑا کوچۂ و در سے
دل دہڑکے ہی دیکھا نہین جاتا ہی نظر سے
یارو یہ تجلی تو نہ ہو شمس و قمر سے
شاید وہی بن ٹھن کے چلا ہی کہین گھر سے
ہی یہ تو اوسی چاند سی صورت کا اجالا

اوس شوخ کے صورتنکو ترستی ہین آنکھین
فرقت کا جو ازبسکہ ستم سہتی ہین آنکھین
دریا کیطرح رات بدن بہتی ہین آنکھین
سے لے کے بلائین مجھی یون کہتی ہین آنکھین
صدقے ترے پھر ایک نظر اوسکو دکھالا

ہی اوسکے تو چہرہ پہ عجب رنگ چمکتا
نہ سبز نہ سرخ اور نہ سفید اور نہ سنہرا
پر رنگ وہ ایسا ہی کہ سمجھا نہین جاتا
دل جانتے ہی اس رنگ کو جو رنگ ہی اوسکا
یون کہنے کو ہی کہو وہ تو نہ گورا ہی نہ کالا

چکرنے مرے ہوش کو افلاک کے کہویا
نہ ابر نہ شبنم نے ٹک آنکھونکو بھگویا
تلوونکی تئین خار بیابان نے پرویا
صحرا مین مرے حال پہ کوئی بھی نہ رویا
گر پھوٹ کے رویا تو مرے پاؤنکا چھالا

کل تنے جو کی بادہ کشی صبح سی تا شام
اس ضد کا بھلا کیون نہ اونہی دیجیی الزام
اور پیچھے چلے ساتھہ ستمگر کے کئی جام
اور اونکو تو گرنے بھی نہ پائی جو لیا تھام
ہم گر بھی پڑے تو بھی نہ ظالم نے سنبھالا

کیا کیا نہ ستم تجھ سے سہے عشق مین جانکاہ
اب حسینی کا تیرے کوئی چارہ نہین جز اللہ
آنکھون مین دم آیا ترا اتن غم سے ہوا کاہ
ہم سمجھے اسی روز کو روتے تھے نظیر آہ
کیون تو نے پڑھا عشق و محبت کا رسالا

ولہ

حسد نے دیا مجھکو اوس بت کی لگی پیاری
دل پھنس گیا زلفون مین اوس شوخ کی اکباری
اور کھپ گئی آنکھون مین چنچل کے طرحداری
دیوانگی آ پونہچی جاتی رہی ہشیاری
کیا کیجے ہوئی اتویان دلکی گرفتاری

ملتا ہون جو ٹک جا کر تو مجھسے وہ لڑتا ہی
گر اونکو پکڑ میرے سر کو بھی رگڑتا ہے
کچھہ بات جو کہتا ہون جھنجھلا کے جھگڑتا ہی
جو جو وہ دکھاتا ہی سب جھیلنا پڑتا ہی

کیا یہ کہیے ہوئی اب تو یاں دلکی گرفتاری

اک چاہ کے دریا مین فرات مین بہتا ہون — غوطہ ہی جو کہتا ہون تو کچھ نہیں کہتا ہون
ہر دم کے ستم اوسکے مین کھینچتا رہتا ہون — جو ظلم وہ کرتا ہی ناچار مین سہتا ہون

کیا یہ کہیے ہوئی اب تو یاں دلکی گرفتاری

صورت جو کبہی اوسکی ٹک دیکھنے جاتا ہون — تیوری وہ چڑہاتا ہی مین خوف مین آتا ہون
جہڑکی ہی خفا ہو کر جب حال دکہاتا ہون — وہ گالیان دیتا ہی مین سر کو جہکاتا ہون

کیا یہ کہیے ہوئی اب تو یاں دلکی گرفتاری

دل دیکے مجھے یارو کچھ درد ہوا الاہا — پلکون نے ستمگر کی اب دلکو مرے راہا
روتا ہون تو کہتا ہی کیون تونے مجھے چاہا — جبتا وہ ستاتا ہی کہتا ہون اہا ہا ہا

کیا یہ کہیے ہوئی اب تو یاں دلکی گرفتاری

کہتا ہون تجھے مین تو ہر آن کڑہاؤن گا — کچھ لو لگا تیرے دلکو اور جسکو جلاؤنگا
کوچہ سے نکالونگا ہر وقت ستاؤن گا — مین اوس سے یہ کہتا ہون جی سب اپنے اٹھاؤنگا

کیا یہ کہیے ہوئی اب تو یاں دلکی گرفتاری

تقصیر نہ ہووے گی کچھ خدمت سامی مین — ہو گا وہی آویگا جو رای گرامی مین
اینکی نہیں خاطر ہرگز مری خامی مین — حاضر ہی نظیر ایجان اسوقت غلامی مین

کیا یہ کہیے ہوئی اب تو یاں دل کی گرفتاری

ولہ

ہی دید فقط منظور جنہین وہ ہو کر جب بیکل نکلے — اپنے تو پہی اوسکی کوچی مین جو لیکر دل چنچل نکلے
کیا کام انہیں جو نہیں لوبی یا شوخ حسین اچپل نکلے — ہی قصد جنکی دیکھنے ہی وہ گھر سے جب اک پل نکلے

ٹک دیکھ لیا دل شاد کیا خوشوقت ہوئی اور چل نکلے

نہ لو جو چہپا اوسکے کون غم تم نہ اپنی جی کی بات کہی — نہ کرنا کچھ انکار بڑا نہ کہنا ٹہرا یونہین سہی

جب چھوڑی خواہش عشرت کی پھر کاہیکو تماشا ہے ‏ جب نکہت ہوگئی خجل سی سب جھوٹو ہوس نا حق ہے

ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوش وقت ہوئے اور چل نکلے

بیچین ہوا دل سینہ مین پھر دیکھنے مین کچھ دیر ہوئی ‏ گھبرا کے نکلے لے لیس ہوا اور شوق کی گھبراگھیر ہوئی

بازار گلی اور کوچہ مین ہر ساعت پھر اپھیر ہوئی ‏ تھی چاہ نظر بھر دیکھنے کی جسجاگہ پر بٹ بھیر ہوئی

ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوش وقت ہوئی اور چل نکلے

نہ خواہش ہلیں پھانسنے کی نہ منت زلف کھلانے کی ‏ نہ غرض مستی کے ملنے کی نہ محبت یان چھپانے کی

ہی جی مین چاہ بھری ایسی جو شمع سی ہو پروانے کی ‏ جسجاگہ پر مٹ بھیڑ ہوئی ہی طرز یہی للچانے کی

ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوش وقت ہوئی اور چل نکلے

بیتابی سے لکھی ہیچ رکھی اور طرح آیات رکھی ‏ نہ کام رکھا ہل بیٹھنے سے اور مطلب کی گھات رکھی

یکطرف نلائے ہو ڈھونڈ ہمین دیکھنے کی دن رات رکھی ‏ جب سامنے آگئی دلبر کے منظور یہی یکبات رکھی

ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوش وقت ہوئی اور چل نکلے

یک آن نہین کل پڑتی ہی آنکی جھپک لانے مین ‏ نہ واصل جھڑکی کھانے مین نہ شامل ناز اوٹھانے مین

نہ ایما نہ تصریح رہی کچھ دل کا حال جتانے مین ‏ بس یک غرض ہم رکھتی ہین یہ اوس تک آنے جانے مین

ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوش وقت ہوئی اور چل نکلے

ہی حسن بھلا دیکھانا بھر اور آن ادا بھی بانکی ہی ‏ سر پالون ہی نالی اس چنچل مین سو زینت اور زیبائی ہی

جب گھر سی وہ دلبر نکلی دل دیکھنی کا شیدائی ہی ‏ ہمکو تو نظیر اس الفت مین اب طرز یہی بن آئی ہی

ٹک دیکھ لیا دلشاد کیا خوش وقت ہوئی اور چل نکلے

ولہ

ہی دام بچھا اسکے زلفونکے ہر ایک بل مین ‏ جادو ہی نگاہونمین اور سحر ہی کاجل مین

سر پانو سی شوخی ہی اور چلبلی چنچل مین ‏ چتونکی لگاوٹ نی یکآن کے جھل بل مین

پلکونکی جھپک دکھلا دل چھین لیا ایک پل مین

کرنے سے خبرداری کا ہرگز نہ ہوا لا ہا ۔ ادراک سے کے سینہ کو عیار سے کے نے رہا
اوس شوخ ستمگر نے غمزے سے جو نہین چاہا ۔ کی یارو یہ کچھہ پھرتی کیا کہیے اہا ہا ہا
پلکو نکی جہپک دکھلا دل چہل لیا یک پل مین

کیا پیتین سے چلے اوس سے یون ناز بھرا جو ہو ۔ کس طور سرک سے جاتے ہونا جو کچھہ سو ہو
یہ گہات یہ چنچل پن کب یاد پری کو ہو ۔ اسڈہب کٹین یارو دیکھو تو آہو ہو ہو
پلکو نکی جہپک دکھلا دل چہل لیا یک پل مین

ہنس ہنس کے لگا جسدم وہ ناز وادا کرنے ۔ جی اوسکے لگاوٹ سے ہر لحظہ لگا ڈرنے
ہر آن لگے اوسکے سو مکر سے دم بہرنے ۔ کیا کام کیا یارو اوس شوخ ستمگر نے
پلکو نکی جہپک دکھلا دل چہل لیا اک پل مین

ڈرتے تھے بہت ہم تو اوس شوخ لڑاکے سے ۔ اور خوف مین تھے اوسکے ڈہب آن اداکی سے
آیا جو ادہر پہرتا عیار لباکے سے ۔ نظرونکے ملاتے ہی چنچل نے جہپاکے سے
پلکو نکی جہپک دکھلا دل چہل لیا ایک پل مین

رکہتے تھے بہت ہم تو ہر آن کی ہشیاری ۔ خوبان سے نکلتے تھے تو ہو نہ گرفتاری
آج اوس بت پرفن نے آکر بطرحداری ۔ چل دیکے ہمین لب چہپ کی کچھہ کی یہ فسونکاری
پلکو نکی جہپک دکھلا دل چہل لیا یک پل مین

سمجھے تھے اوسے ہم تو محبوب یہ بھولا ہی ۔ جو مکر ہی اور فن ہی ہرگز نہین آتا ہے
یہ بات نسمجھے تھے جو سحر کا نقشا ہے ۔ کیا کہیے نظر آگے یہ زور تماشا ہے
پلکو نکی جہپک دکھلا دل چہل لیا یک پل مین

ولہ

چلا جب گھر سے یک دلبر دلونکو حسن سے چھلنے ۔ ہوا تھکو رخ سے کے پلکونکی جہپک پنکہا لگی سب ہا جلنے
لکہے تصویر کے سو نقش اور تعویذ سکل سے نے ۔ لگا یا دام زلفونکے شکن نے پیچ سے نے پل دینے

بنایا یان سنے رنگ اور سنبہالا سحر کاجل سنے

وہ کہڑی کی جہلک آئینہ جسکو دیکہہ ہو حیران
مسی اوپان سیے بہی منفعل ہوں لالہ نافرمان
وہ کاکل کی کہلت جسپر فدا ہو سنبل و ریحان
مرا دل دیکہتے ہی اوس صنم کو ہوگیا شادان

نگاہین دمبدم سو عیش و عشرت سے لگے ملنے

کئی بار اوسکی جانب مین نے جب بہر کر نظر دیکہا
وہ پیاری پیاری آنین اور وہ بہولا بہولا رخ اوسکا
وہ عالم حسن کا اوسکے بہت مجکو پسند آیا
کبہی خوش ہوکی ہو ہو کی کبہی بولا ا ہا ہا ہا

عجب لوٹے مزے اوسوقت نظارہ کی اٹکل سے لینے

ہوئی دل کو میرے اوس آن حاصل کیا ہی خوشوقتی
کبہی رخ پہ کبہی زلفون کی جانب ٹکٹکی باندہی
اوسے بہولا سمجہ کر مین نے دیکہی ہر ادا اوسکی
نہ بولا منہ سے ہرگز دیکہکر وہ خوشدلی میری

مگر کچہہ کچہہ تبسم کے شکر لب سے لگا ملنے

وہ جسدم مسکرایا پہر تو مین خوش ہوکے کہل کہیلا
نہ یان کچہہ خوف تیوریکا نہ یان خطرہ ہی چہڑکیکا
ہوا وکو یقین میرے کہ یہ محبوب ہے بہولا
نہ مجہے مکر و چل سے غافل بہولی صورتکا بنا نقشا

کیا یکبارہ منہ غصہ سے سرخ عیار اچپل سنے

مرے ہوش اوڑگئے یارو جب اوسکی شکل یہ دیکہی
کہا دلمین کرون اب کیا سمجہہ تو ہوگئی اولٹی
وہین گہبرا گیا اور سٹپٹایا عقل سب بہولی
اب اوس ظالم کے ہاتہوں سے بچاؤن کیونکر اپنا جی

اوٹہا کر جب قدم وانسے لگا گہر کی طرف چلنے

جب اوس عیار نے دیکہا کہ یہ اب یانسے چل نکلا
یہ سنکر اور بہی گہبرا گیا مین خوف سے اوسجا
کہا ہنسکر ارے پرفن کہان تو جانے پاویگا
چلا ڈرتا جو آگے کو تو وہ پہر ہنس کے یون بولا

اوڑا کر مفت نظارے بچا تم اب لگے ٹلنے

کہا جب اوسنے یہ پہر تو حواس اپنے مجہے بہولے
دکہائی عاجزی منت بہی کی اور ہاتہہ بہی جوڑے
ٹہٹہک کر رہگیا اور بچا نہ ہرگز چل سکا آگے
ادب سے یون کہا اب تو ہوئی تقصیر یہ مجہسے

سے لگے قطرے پسینے کے بہر منہ سے وہین ڈہلنے

نہ آیا رحم کچہہ اوسکو بہت سے مینے سماجت کی
نگہ نے سامنے آتے ہی سینہ مین سنان جڑدی
کمند زلف پرخم نے بہی گردن دلکی پہر جکڑی
لگے غمزے لگانے تیر اودہر دکہلاکے سو پہرتی

اودہر سے تیغ ابرو کی بہی پہر کیا کیا لگے چلنے

اودہر آن و ادا لپٹے کرشمون نے اودہر گہیرا
اودہر پلکون نے کیسے نوکون سے چبہویا دلمین نشتر سا
اودہر انداز نے دیچ کی کیا دیوانہ و شیدا
اودہر آنکہون کے جادو نے بنایا باؤلا کیا کیا

اودہر کین پہرتیان کیا کیا نگاہون کی بہی چہل بل نے

کہے کیا وان کوئی جیسا پہ صورت آنکر ٹہہرے
بچا ہے دلکو پہر کیونکر کرے کیا اور کسے رو کے
کہون کیا اسگہڑی کچہہ بن نہ آیا دوستو مجہہ سے
دکہاکر مجکو اپنے وان بردستی سے کیے یہ نقشے

وہین دل لے لیا جہٹ پٹ نظیر اوس شوخ چنچل نے

ولہ

ملنے کا تیرے رکہتے ہین ہم دہیان اودہر دیکہہ
بہاتی ہی بہت ہم کو تیری آن اودہر دیکہہ
ہم چاہنے والے ہین ترے جان اودہر دیکہہ
ہولی ہی صنم ہنس کے تو اک آن اودہر دیکہہ

ای رنگ بہرے نوگل خندان اودہر دیکہہ

ہم دیکہنے تیرا یہ جمال اسگہڑی ایجان
آئے ہین یہی کرکے خیال اسگہڑی ایجان
تو دل مین نرکہہ ہمسے ملال اسگہڑی ایجان
مکہڑے پہ ترے دیکہہ گلال اسگہڑی ایجان

ہولی بہی یہی کہتے ہے ای جان اودہر دیکہہ

اب زرد یہ چیرا جو ترے سر پہ سجا ہی
اور اوسپہ یہ طرہ جو زریکا بہی دہرا ہے
نیمہ بہی ترا رنگ سے کیسر کے بہرا ہے
پوشاک پہ تیرے گل صدبرگ فدا ہے

نرگس تیری آنکہون پہ ہی قربان اودہر دیکہہ

ہولی کی طرب ہی جو ہر اک جا پہ نمودار
سنتے ہین کہین راگ کہین می سے ہین سرشار

ہیں دل میں ہمیں تو ترے نظروں سے سروکار ۔ پچکاری ہمارے تو لگایا نہ لگا یار

ہمکو تو فقط ہی یہی ارمان ادہر دیکھہ

ہیں دہوم سے ہولی کے کہیں شور کہیں غل ۔ ہوتا نہیں کچھ رنگ چھڑکنے میں تامل

دف بجتی ہیں سب ہنستے ہیں اور دہوم سے بالکل ۔ ہولی کی خوشی میں تو نکر ہم سے تغافل

اسجان ہمارا بہی کہا مان ادہر دیکھہ

ہیں دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے ۔ بن جیتے ہیں فقط تیری لگاہوں کے سہارے

ہیں یان جو کھڑے آنکے اس شوق کے مارے ۔ ہم ایک نگہہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے

ٹک پیار کے نظروں سے مری جان ادہر دیکھہ

ہر چار طرف ہولی کی دہوم میں ہیں اہا ہا ۔ دیکھو جدہر آتا ہے نظر زور تماشا

ہر آن جھمکتا ہی عجب عیش کا چرچا ۔ ہولی کو نظیر اب تو کھڑے دیکھے ہی یان کیا

محبوب یہ آیا ارے نادان ادہر دیکھہ

ولہ

یون دل سے اپنے نکلے ہی اب بار بار آہ ۔ کرتا ہی جسطرح کہ دل بیقرار آہ

عالم نے کیا ہی عیش کی لوٹی بہار آہ ۔ ہمسے تو آج بہی نہ ملا وہ نگار آہ

ہم عید کے بہی دن رہے امیدوار آہ

ہو جی میں اپنے عید کی فرحت سے شاد کام ۔ دل کہول کہول سب سے ملے آپس میں خاص عام

خوبان سے اپنے اپنے لیے سب نے دل کے کام ۔ آغوش خلق گلبدنوں سے بہرے تمام

خالی رہا پر ایک ہمارا کنار آہ

کتنا ہی جستجو میں پہرے ہم ادہر ادہر ۔ لیکن ملا نہ ہمسے وہ عیار فتنہ گر

کیا پوچھتے ہو شوخ سے ملنے کی اب خبر ۔ ملنا تو یکطرف ہے عزیز و کبھی نظر

پوشاک کی بہی ہمنے نہ دیکھی بہار آہ

رکھتے تھے ہم امید یہ دلمین کہ عید کو
کیا شاد ہوئین گے گلے سے لگا ہرد
سو تو وہ آج بھی نہ ملا شوخ حیلہ جو
تھی آس عید کی سو گئی وہ بھی دوستو
اب دیکھین کیا کرے دل امیدوار آہ

اس سنگدل کی ہم نے غرض جب سے چاہ کی
دیکھا نہ اپنے دلکو کبھی ایکدم خوشی
کچھ اب ہی اسکے جور تعدی نہیں نئے
ہر عید مین ہمیں تو سدا یاس ہی رہی
کافر کبھی نہ ہمسے ہوا ہمکنار آہ

اقرار ہمسے تہا کئی دن آگے عید سے
لینگے کہ عیدگاہ کو جاوینگے تکو لے
آخر کو ہمکو چھوڑ گئے ساتھ اور کے
ہم ہاتھ ملتے رہ گئے اور راہ دیکھتے
کیا کیا غرض سہا ستم انتظار آہ

کیون کر لگین نہ دلمین مرے حسرتون کے تیر
دن عید کے ہی مجھسے ہوا وہ کنار گیر
اس درد کو وہ سمجھے جو ہو عشق کا اسیر
جس عید مین کہ یار سے ملتا نہو نظیر
اوسکے اوپر تو حیف ہے اور صد ہزار آہ

ولہ

یون تو اکثر اودہر آجاتے ہین انسان کئی
چاک ہو جاتے ہین اُنپر سے گریبان کئے
پر کہون کیا کہ بنا حسن کے سامان کئی
دیر سے آج جو نکلے بت ذیشان کئے
لے گئے صبر کئی دل کئی ایمان کئے

اپنے ہی چشم تو یان خون کئے ہین رو رو
مین ہی لایا ہون پر اس کام کو اب اس حد کو
ایک شمہ تو یہ رونے کا مرے ہی سنلو
اتنا رویا ہون کہ اب لخت جگر کے پارد
ڈہیر ہین چشم سے لے تا سر دامان کئے

آہ جو جو کہ گئے تہے حسرت دیدار مین مر
سب تڑپتی تہی وہ بیتاب زمین کے اندر
آخرش ہوکے پریشان ہمہ تن چشم و نظر
اب تو ٹک منہ کو دکہا یار کہ نرگس بنکر

نکلے ہین خاک چمن سے ترے حیران سکے

آوے گر باد صبا اسکے گلی سے تو ملون — سو تمنا سے مین نقش قدم آغوش مین لون
چشم حیرت زدے کفش کے نعلون سے ملون — آسکے دامن سے لگون پاؤن پڑون ساتھ چلون
خاک ہون تو بہی مرے جی مین ہین ارمان سکے

ہان کہتا مرا ای شوخ ہٹیلے چنچل — گوکہ اب قمری و بلبل مین پڑی ہی ہل چل
منہ دکہانے مین غرض ہونگے بس اتنا نہ مچل — آخر آیا ہی تو گلشن مین بہی ٹک اب تو چل
یان بہی رہتے ہین ترے چاک گریبان سکیے

ہان کہاناہی تیرا قتل کے عالم کا نشان — او خوبان کیطرح اپنے تو ہنسنے کو نہ جان
دیکہہ کہتا ہون ستمگر مری اس عرض کو مان — ہان کہا کہا کے نہ ہنس اسقدر ای دشمن جان
ابہی بہر جاتینگے خون مین لب و دندان سکئے

جب سے اوس شوخ کی ابرو نے کیا تیغ کو مات — بیگناہ ہونگے سر ادہر پہی نہایت آفات
اب کہون کیا مین بہلا اس ستم و ظلم کی بات — نظر آتے ہین مجہے اوسکی گلی مین دن رات
ٹکرے ٹکرے کئی بسمل کئی بیجان سکئے

یہ وہ جا کہی کہ اس جا مین تو بن ٹہن کے نہ آ — اور جو آوے تو رقیبون کی تئین ساتھہ نہ لا
آہ جاگین گے تو پہر حشر کرین گے برپا — آن کر گور غریبان مین قیامت نہ مچا
ابہی سوئے ہین ترے بے سر و سامان سکئے

جب سے اس خسرو خوبان نے کیا مجکو اسیر — جی بہی ہے شاد مرا دل بہی ہی سو عیش پذیر
کیونکر اس خاک نشینی کو نسمجہون سریر — بادشہ کو نہ لکہا رقعہ کبہی جسنے نظیر
اوس شہ حسن کے آگے نہ مجہے فرمان سکئے

ولہ

نقش یان جس کے میان ہاتہ لگا پیسے کا — اوسنے تیار ہر اک ٹہاٹہ کیا پیسے کا
گھر بہی پاکیزہ عمارت سے بنا پیسے کا — کہانا آرام سے کہا نیکو ملا پیسے کا
کپڑا انکو بہی ملا زیب فزا پیسے کا

جب ہوا پیسے کا ادہ وسنو اگر سنجوگ — عشرتین پاس ہوئین دور ہوئی تنکی روگ
کہانے جب مال پوے دودہ دہی موہن بہوگ — دلکو آنند ہوئی بہاگ گئے روگ اور دہوگ
ایسی خوبی ہی جہان نام ہوا پیسے کا

ساتہہ کید وست کے یکدن جو مین گلشن مین گیا — و انکے سرو و سمن و لالہ و گل کو دیکہا
پوچہا اوس سے کہ یہ ہی باغ بتاؤ کسکا — اوسنے جب گل کی طرح ہنس دیا اور مجہسے کہا
مہربان مجہسے یہ تم پوچہو ہو کیا پیسے کا

یہ تو کیا اور بڑے ایسے ہین جو باغ و چمن — ہین کہلے کیاریو مین نرگس و نسرین و سمن
حوض فوارے ہین بنگلو مین بہی پردے چلون — جابجا قمری و بلبل کی صدا شور افگن
وان بہی دیکہا تو فقط گل ہی کہلا پیسے کا

وان کوئی آیا سے لیے ایک مرصع پنجرا — لالہ دستار دوپٹہ بہی ہرا جون طوطا
اوسمین یک بیٹہی ہی مینا کہ ہو بلبل بہی فدا — مینے پوچہا یہ تمہارا ہی رہا وہ چپکا
نکلی منقار سے مینا کی صدا پیسے کا

وان سے نکلا تو مکان یک نظر آیا ایسا — در و دیوار و سنے چمکے تہا پڑا آب طلا
سیم چونے کی جگہہ اوسکے تہا اینٹو لسنے لگا — واہ وا کر کے کہا مین نے یہ ہوگا کسکا
عقل نے جب مجہے چپکے سے کہا پیسے کا

روٹہتا عاشق سے جو معشوق کوئی ہٹ کا بہرا — اور وہ منت سے کسیطور نہین ہی منتا
خوبیان پیسے کی اس یار وکہون مین کیا کیا — دل اگر سنگ سے بہی اوسکا زیادہ تہا کڑا
موم سا ہوگیا جب نام سنا پیسے کا

جگمگی ہوتی ہی ایدو ستو پیسے کی نمود
خوشدلی تازگی اور خرمی کرتی ہی درود
ہر طرح ہوتی ہی خوشوقتی و خوبی بہبود
جو خوشی چاہیے ہوتی ہی وہین آ موجود
دیکھا یارو تو یہ ہی عیش و مزا پیسے کا

جب پیسے والے نے اگر بیٹھ کے لوگون مین کہا
حرف تکرار کسیکے جو زبان پر آیا
جیسا چاہون تو مکان ویسا ہی ڈالون بنوا
اوسنے بنواکے دیا جلدی سے ویسا ہی دکہا
اوسکا یہ کام ہی ایدوستو یا پیسے کا

ناچ اور راگ کی بہی خوب سے تیاری ہے
ربط ہی پیار ہے اور دوستی ہی یاری ہے
حسن ہی ناز ہی خوبی طرحداری ہے
غور سے دیکھا تو سب عیش کی بسیاری ہے
روپ جسوقت ہوا جلوہ نما پیسے کا

دام مین دام کے یارو جو مرا دل ہی اسیر
ہی بہی خوش رہتا ہی اور دل بہی بہت عیش پذیر
اسلیے ہوتی ہی یہ میری زبان سے تقریر
جسقدر ہو سکا مین نے کیا تحریر نظیر
وصف آگے مین لکھون تا بکجا پیسے کا

ولہ

برسات کا جہان مین لشکر پہسل پڑا
جہڑیون کا منہ بہی سے آگے سراسر پہسل پڑا
بادل بہی ہر طرف سے ہوا پر پہسل پڑا
چہتا کسیکا شور مچاکر پہسل پڑا
کوٹھا جھکا اٹاری گری در پہسل پڑا

جنکے نئے نئے تہے مکان اور محل سرا
دیوارین بیٹھتی ہین چہلو نکا غل مچا
آنکی چہتین ٹپکتی ہین چہلنی ہو جا بجا
لاٹھی کو ٹیک کر جو ستون ہی کہڑا تو کیا
چہجا گرا منڈیر کا پتھر پہسل پڑا

جہڑیون سے اسطرح کا دیا آکے جہڑ لگا
کوئی پکارے ہی مرا دروازہ گر چلا
سُنیے جدہر ادہر کو دہڑاکے کی ہی صدا
کوئی کہے ہی ہای کہون کسسے اب مین کیا

تم ورکو چھینکتے ہو مکے گھر پھسل پڑا

بلوان جب لگے پختہ مکان تئین ہلائے
کچا مکان پھر اسکے بھلا کیونکر تاب لائے
ہر جھونپڑے مین شور ہی ہر گھر مین وائے وائے
ٹکتے ہین یار دوڑیو جلدی سے ہائے ہائے
پاکے پھبت سو گئے چھپر پھسل پڑا

اگر گرا ہی کسبی جو رنڈی کا اب مکان
اور اسکے آشنا کی ہی چھت گرتی ہی جہان
کہتا ہی ٹھٹھے باز ہر اک اسنے آگے وہان
کیا بیٹھے چھت کو روتے ہو تم ایسیان یہان
وان چھت لگن کا آکے سب گھر پھسل پڑا

یان تک ہر اک مکان کی پھسلنے کی ہی زمین
نکلے جو گھر سے اسکو پھسلنیکا ہے یقین
مفلس غریب پر ہی یہ موقوف کچھ نہین
کیا فیل کا سوار ہی کیا پالکی نشین
آیا جو اس زمین کے اوپر پھسل پڑا

دیکھو جدھر جدھر کو یہی غل پکار ہے
کوئی پھسا ہی اور کوئی کیچڑ مین خوار ہی
پیادہ اٹھا جو مرکے تو پھسلا سوار ہے
گرنے کی دھوم دھام یہ کچھ بے شمار ہی
جو ہاتھی رپٹا اونٹ گرا خر پھسل پڑا

چکنی زمین پہ یان تئین کیچڑ سے بیشمار
کیسا ہی ہوشیار پہ پھسلے ہے ایکبار
نوکر کا بس کچھ نہین نہ آقا کا اختیار
کوچے گلی مین ہم نے جو دیکھا ہی کتنی بار
آقا جو ڈگمگائے تو نوکر پھسل پڑا

کوچے مین کوئی کوئی بازار مین گرا
کوئی گلی مین گرکے ہی کیچڑ مین لوٹتا
رستے کے بیچ پانون کسیکا رپٹ گیا
اس سب جگہ کے گرنے سے آیا جو بچ بچا
وہ اپنے گھر کے صحن مین آکر پھسل پڑا

دلدل جو ہو رہی ہی ہر اک جا پہ سربسر
مر مر اٹھا ہی مرد تو عورت رہی پھنسی
کیا سخت مشکلات ہی کیا سخت نے کسی
اوسکی بڑی خرابی ہوئی اور بڑی ہنسی

جو اپنے جا ضرورت کے اندر پھسل پڑا

رنڈی جو ناچنے کو چلی کوئی خوش جمال — بھڑوا بھی ساتھ اوسکے چلا ساز کو سنبھال

آیا قدم تلے جو پھسلنے زمین کا ڈھال — رنڈی اودھر کو اودھر سے کر کر گری نڈھال

بھڑوا ادھر کو آہ سے کر کر پھسل پڑا

کیچڑ سے ہر مکان کے تو بچتا بہت پھرا — پر جب دکھائی دی کھلے بالونکی یک گھٹا

بجلی بھی چمکی حسن کی مینہ برسا ناز کا — پھسلن جب ایسی آئی تو پھر کچھ نہ بس چلا

آخر کو وان نظیر بھی آگر پھسل پڑا

ولہ

چمن مین انکو جو یکدم قدم وہ سے چلتے ہین — تو پھول آنکھون سے تلوے انہونکے ملتے ہین

خوشی سے غنچے بھی ہر شاخ پر اوچھلتے ہین — وہ چاندنی مین جو ٹک سیر کو نکلتے ہین

تو مہ کے طشت مین گھی کے چراغ جلتے ہین

سحر کی نور تجلی کے انتخاب کو دیکھ — اور اپنے پھیکے سے چہرے کے آب و تابکو دیکھ

ہزار رشک سے عشرت کے پیچ و تاب کو دیکھ — چراغ صبح یہ کہتا ہے آفتاب کو دیکھ

یہ بزم تمکو مبارک ہو ہم تو چلتے ہین

جہان تلک ہین یہ بیدرو خوبرو دلبر — سب اپنے چاہنے والونکا کاٹتے ہین سر

غرض یہ ظلم تو دیکھا کیے ہین ہم اکثر — فدا جو دل سے ہین ان شوخ سبز رنگون پر

یہ کافر اونکے بھی چھاتی پہ مونگ دلتے ہین

گلی مین یار کے مین آہ کس طرح جاؤن — نہین ہی اتنی بھی طاقت جو یکقدم کو رکھون

نہ تن مین خون ہی باقی نہ اب رگونمین خون — ہلا ہون خشک مین یا نتک کہ حضرت مجنون

یہ مجھسے کہتے ہین اور اپنے ہاتھ ملتے ہین

ہمارے تم تو ہو ہر رنگ ظاہر و باطن — اٹھائے تمنے بھی غم زور عشقکے گن گن

یہ التجا ہی ہماری کہ خوش ہو آجکی دن ۔ کوئی تو گھڑی ہو تا ہی یار سے لیکن

میان نظیر صاحب کی مخمس

چہرے پہ سیہ ناگن چہوٹی ہی جو لہرا کر ۔ کس پیچ سے آئی ہی رخسار پہ بل کہا کر
جس کاکل مشکین مین پہنستے ہین ملک آکر ۔ اوس زلف کے پہندون نے کہا نے مجہے الجہا کر
دل بند ہوا یارو دیکہو تو کہان جا کر

جس دن سے ہوا آکر اوس زلف کا زندانی ۔ یک سو گئی میری خاطر سے کے پریشانی
پہر عمر بجا وے گی اب جی سے پشیمانی ۔ افسوس کہون کس سے مین اپنی یہ نادانی
دل بند ہوا یارو دیکہو تو کہان جا کر

جب وقت لکہی ہووے قسمت مین گرفتاری ۔ کچہہ کام نہین آتی پہر عقل کی ہشیاری
یہ قید مرے اوپر ایسی ہی پڑی بہاری ۔ رونا مجہے آتا ہے اس بات پہ ہر باری
دل بند ہوا یارو دیکہو تو کہان جا کر

اوس زلف کے ہر مو نے لاکہون کے تئین مارا ۔ اللہ کی خواہش سے بندے کا نہین چارا
کچہہ بن نہین آتا ہی طاقت ہی نہ کچہہ یارا ۔ اب کلہے کو ہوتا ہی اس قید سے چہٹکارا
دل بند ہوا یارو دیکہو تو کہان جا کر

اوس زلف تلک مجکو کا ہیکو رسائی تہے ۔ قسمت نے مری خاطر زنجیر بنائی تہے
تقدیر مرے آگے جسدم اوسے لائی تہی ۔ شاید کہ اجل میری بنکر وہی آئی تہے
دل بند ہوا یارو دیکہو تو کہان جا کر

گر چاہ زنخدان مین مین ڈوب کی دکہہ پاتا ۔ یوسف کی طرح اک دن آخر مین نکل آتا
اوس زلف کی زندان سے کچہہ پیش نہین جاتا ۔ آخر یہی کہہ کہہ کر پہرتا ہون مین گہبراتا
دل بند ہوا یارو دیکہو تو کہان جا کر

اسکو تو مرے ڈسنے کی شتابی سے ہے ۔ اور جس کی وہ ناگن ہے وہ مست شرابی ہی

اس غم سے نور و کر چشم گلابی سے ہے   کیا ظرف مصیبت ہی کیا سخت خرابی سے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جاکر

ہر بند مری تن کا اس قید مین گلتا ہے   سر پانو سے جکڑا ہون کچھہ بس نہین چلتا ہے
جی سینہ مین ترٹپے ہی اشک آنکھہ سے ڈہلتا ہے   ہر وقت یہی مصرع اب منہ سے نکلتا ہے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جاکر

اس قید کے سختی مین سنبھلا ہون نہ سنبھلونگا   اس کالی بلا سے مین جز رنج کے کیا لونگا
اس موذی کی چنگل سے چھوٹا ہون نہ چھوٹونگا   آخر کو یہی کہہ کہہ یکروز مین جی دونگا

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جاکر

یہ قید فرنگ ایسی دنیا مین بری شئے ہے   چھوٹا نہ اسیر اسکا اس قید کی وہ رہی ہے
اب چشم کا ساغر ہی اور خون جگر مے ہے   کچھہ بن نہین آتا ہی کیا فکر کرون ای ہے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جاکر

کہنے کو مرے یارو مت دل سے بہلا دیجو   زنجیر کوئی لاکر پانون مین پہنا دیجو
مرجاؤن تو پہر میرا آثار بنا دیجو   مرقد پہ یہی مصرع تم میرے کہدا دیجو

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جاکر

اوس لف کے پہندے مین یون کون اٹکتا ہے   جون چور کسی جا گہر رستے مین لٹکتا ہے
کانٹے کیطرح دل مین غم آکے کہٹکتا ہے   یہ کہہ کے نظیر اپنا سر غم سے پٹکتا ہے

دل بند ہوا یارو دیکھو تو کہان جاکر

ولہ

آہ یہ کس شعلہ رو سے طبع اب مانوس ہے   جو سپند آسا جگر اس آگ کا مایوس ہے
اور تب غم کی تپش چہرے اوپر محسوس ہے   کسکی نیرنگی یہ برق شعلہ فانوس ہے

جو شرر دل سے اوٹہا سو جلوۂ طاؤس ہی

بزم میں تیرے صنم جبدم یہ چشم تر گئے
دیکھ تیرے عشق میں کیا کیا ہوا ای گھر گئے
مر گئے پھر جی اٹھے ہزارہا کیے دکھ بھر گئے
صبر اور تسکین یہانسے کوچ کب کی کر گئے
اب وداع ننگ ہی اور رخصت ناموس ہے

ہمنشین احوال اپنا کوئی کیا تجھسے کہے
خود بخود بیخود یہ دلمین اب خیال اٹھنے لگے
آدمیت سے گئے سودا ہوا رسوا ہوئے
کل ہوس اسطرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے
کیا ہی ملک روم ہی اور سر مین روس ہی

جائیے جب وان تو کس راحت سے کیجے زندگی
سب طرحسے خرمی حشمت سے کیجے زندگی
مثل گل کے نزہت و فرحت سے کیجے زندگی
گر میسر ہو تو کس عشرت سے کیجے زندگی
اسطرف آواز دہل ادہر صدا کے کوس ہی

یہ خیال خام اپنے دلمین بندہتے تھے پڑے
جب زبان دلسے باہم یہ سخن ہونے لگے
کہل رہے ہی عیش و عشرت سے کہ طبیعت سیر ہو رہے
سنتے ہی عبرت پکاری اک تماشا مین تجھے
چل دکھاؤن تو جو حرص و آز کا محبوس ہے

لیتے جا مجھے چلیگی یہ گلستان کی طرف
نہ صحرا لے گئی نہ باغ و بستان کی طرف
یا کنار آب یا خرم بیابان کی طرف
لی گئی یکبارگی گور غریبان کیطرف
جس جگہہ جان تمنا سو طرح مایوس ہے

مین جو وان آیا تو اسجا ڈھیر دیکھے خاک کی
اتنے مین عبرت پکڑ کر ہاتھ میرے خوف سے
کوئی لی سا یہ کہین سایہ کسی پر کیا کو سے
مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہی یہ دارا ہی یہ کیکاؤس ہی

یہ وہی ہی جسکو کہ ہفت اقلیم دیتے تھے خراج
یہ وہی جسکا فرشتہ سے ملتا تہا مزاج
یہ وہی جسکو کہ ہفت افلاک سے اترا تھا تاج
پوچھہ تو انسے کہ مال و حشمت و دنیا سے آج
کچھ بھی انکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہی

کر دیا ہی عشق کے غم نے تو بیطاقت تجھے ۔ اس مرض کی بطرح لپٹی ہے اب آفت تجھے
بس یہ کہتا ہی نظیر اب نکتۂ حکمت تجھے ۔ گر نہ بخشی شافع محشر شفا قدرت سے تجھے
اوسکی قدرت دیکھکر حیران جالینوس ہے

ولہ

ہے اب تو کچھ سخن کا میرے اختیار بند ۔ رہتی ہی طبع سوچ مین لیل و نہار بند
دریا سخن کے فکر کا ہی موجدار بند ۔ ہو کسطرح نہ منہ مین زبان بار بار بند
جب آگرے کی خلق کا ہو روزگار بند

بے روزگاری نے یہ دکھائی ہے مفلسی ۔ کوٹھے کی چھت نہین ہے یہ چھائی ہے مفلسی
دیوار و در کے بیچ سمائی ہے مفلسی ۔ ہر گھر مین اسطرح سی بھر آئی ہے مفلسی
پانی کا ٹوٹ جاوے ہے جون ایکبار بند

کڑیان جو سال کی تھین بکی دو تو اگلے سال ۔ لاچار قرض و دام سے چھپر لیے ہین ڈال
پھوس اور ٹھٹھیرے اُسکے ہین چھپر کی کھڑی بال ۔ اس کھپرے پھوس سے ہی اب ان چھپرونکو حال
گویا کہ اونکے بھول گئے ہین چار بند

دنیا مین اب قدیم سے ہے زر کا بند و بست ۔ اور سنئے زر نہین گھر کا نہ باہر کا بند و بست
آقا کا انتظام نہ نوکر کا بند و بست ۔ مفلس جو مفلسی مین کرے گھر کا بند و بست
کڑی لگے تار کا ہی وہ نا استوار بند

کپڑا نہ گٹھری بیچ نہ تھیلی مین زر رہا ۔ خطرہ نہ چور کا نہ اچکے کا ڈر رہا
سنتے کو بیچ کواڑ کا پھوٹا کھنڈر رہا ۔ کھٹکار سے جاگنے کا نہ مطلق اثر رہا
آنے سے ہی جو ہوگئے چور و چکار بند

اب آگرے مین جتنے ہین سب لوگ ہین تباہ ۔ آتا نظر کسیکا نہین ایکدم نباہ

انکو عزیز و ایسے بچے ہے وقت سے پناہ وہ لوگ ایک کوڑی کے محتاج اب ہین آہ
کسب و ہنر کے یاد ہین جنکو ہزار بند

صراف نے جوہری اور سیٹھہ ساہوکار سب دیتے تھے سبکو نقد سو کھاتے ہین ادہار
بازار مین اوڑتے ہی پڑی خاک بیشمار سب بیٹھے ہین یون فکر کا نون مین سے اپنے دوکاندار
جیسے کہ چور بیٹھے ہون قیدی قطار بند

سوداگرون کو سود نہ بیوپاریکو فلاح بزاز کو ہی نفع نہ پنساری کو فلاح
دلال کو ہی یافت نہ بازاری کو فلاح دکھیا کو فایدہ نہ پسنہاری کو فلاح
یہان تک ہوا ہے آکے لوگونکا کار بند

مارے ہین ہاتھہ ہاتھہ پہ سب یان کے دستکار اور جتنے پیشہ دار ہین روتے ہین زار زار
کوٹے ہی تن لہار تو پیٹے ہی سر سنار کچھہ ایک دو کے کام کا رونا نہین ہی یار
چھتیس پیشہ والون کا ہی کاروبار بند

زر کے بھی جتنے کام تھے وہ سب وہ بک گئے اور ریشمی قوام ہی یک سر چٹک گئے
زردار اُٹھہ گئے تو بٹیے سرک گئے چلنے سے کام تار کشون کے بھی تھک گئے
کیا بال سُتلی کھینچین جو ہو جاوے تار بند

بیٹھے بساطی راہ مین تنکے سے چنتے ہین سب جلتے ہین نان بائی تو بھڑبھوجے بھنتے ہین
بنیے بھی ہاتھہ ملتے ہین اور سر کو دھنتے ہین روتے ہین وہ جو مشجر فرع و دار ای بنتے ہین
اور وہ تو مر گئے جو بُنین تھے ازار بند

گرگا غذی کے حال کے کاغذ کو دیکھیے مطلق اوسے خبر نہین کاغذ کے بھاؤ سے
ردی قلم دوکان مین نہ گرے ہین ٹاٹ کے یانتک کہ اپنی چٹھی کے لکھنے کیواسطے
کاغذ کا مانگتا ہی ہر اک سے ادہار بند

لوٹین ہین گرد بیٹھے جو قزاق راہ مار بیوپاری آتے جاتے نہین ڈر سے زینہار

کوتوال رو دین خاک اوڑاتے ہین چوکیدار ملاحونکا بہی کام نہین چلتا میرے یار

آوین ہین گہاٹ گہاٹ کے سب بیوپار بند

ہردم کمانگرونکے اوپر پیچ و تاب ہین صحاف اپنے حال مین غم کی کتاب ہین

مرتے ہین بیاساز مصور کباب ہین نقاش اون سبہون سے زیادہ خراب ہین

رنگ و قلم کے ہوگئے نقش و نگار بند

بیچین ستہے جو گوندھ کے پہولونکے بدہی ہار مرجہا رہی ہی دل کی کلی جی ہی داغ دار

جب آدہی رات تک نہ بکے جنس آبدار لاچار پہر وہ ٹوکری اپنی زمین پہ مار

جاتے ہین کر دکان کو آخر وہ ہار بند

حجام پربہی یان تئین ہی مفلسی کا زور پیسا کہان جو سان پہ ہوا استرونکا شور

کاٹے ہی سر بہگوتے ہوے اوسکے پور پور کیا بات ایک بال کٹے یا ترا شے کور

یان تک ہی کستے دہرلی کی دہار بند

ڈہیڑ و ونجاکے وہ جو اوتارے ہین زہر مار آہی وہ کہیلتے ہین ہلا سر زمین پہ مار

منتر تو جب چلے کہ جو ہو پیٹ کا اوہار جب مفلسی کا سانپ ہو اونکے گلے کا ہار

کیا خاک پہر وہ باندہین کہین جاکی مار بند

سنے روزگاریون نے دیے ایسے ہوش کہو روٹی نہ پیٹ مین ہو تو شہوت کہانسے ہو

دیکہے نہ کوئی ناچ نہ رنڈی کی سونگہے بو یانتک تو مفلسی ہی کہ کسبی کا رات کو

دو دو مہینون تک نہین کہلتا ازار بند

گرچہ کے بند نوچی ہی کسبی کی رشک ماہ کہتی ہی اوس کی نائکا بہر بہر کی سرد آہ

کوئی سوار و پیادہ سے کہے اسکو خواہ مخواہ یارب تو جلدی کہولدی روزی کی اسکے راہ

مت کام اسکا رکہیو مرے پروردگار بند

وہ باکرہ بہی مانگے ہی دل مین یہی دعا یارب تو میرے موتکو جلدی سے اب چہدا

کچہہ اچہا کہاؤن پہنون جو ہو زیست کا مزا
کہکر یون آنسو لاتے ہی آنکہون ڈبڈبا

ہون جس طرح صدف مین گہر آبدار بند

وہ کسبی کہیے کیا ہین جو اس غم سی ہین تباہ
سے کہتے ہین یون وہ کرکے فلک کی طرف نگاہ

ایسی ہی اب جو بند رہے گی ہماری راہ
تو گہاس ہوس بیٹہکے کوئی دن کے بیچ آہ

ہوجاویگی کلیر وہ سو انہدار بند

گہائیان بہی دیکہہ کمائی کی بندیان
کہتے ہین اپنی روزیکو روتی ہین خندیان

سے کہتے ہین دیکہے آہ جگر کو بلندیان
مرتے ہین یا الٰہی تری گندی بندیان

ہوگئے ہمارے بشنی کے والے بار بند

لونڈا جو لونڈے بازکے شب کے وقت آی
غالب ہی یہ کہ دیکہہ وہ لونڈے کو بہاگ جاے

چہاتی پہ ہاتہہ پہیرے نہ بوسہ کو منہ جہکاسے
دم مارنے کی بات نہین کیا کہون مین ہاے

اغلام کا بہی کام ہوا نابکار بند

لذت ہی جنکو حسن کے نقش و نگار سے
محبوب ہین جو غنچہ دہن گلعذار سے

آوین اگر وہ لاکہہ طرح کی بہار سے
کوئی نہ دیکہے اونکو نظر بہر کے پیار سے

ایسے دلوں کے ہوگئے آئین کار بند

پہرتے ہین نوکری کو جو بن کر رسالدار
گہوڑے کے ہی لگام نہ اونٹونکے ہے مہار

کپڑا نہ لتا پال نہ پرتل نہ بوجہہ بہار
یون ہر مکان مین سے اگے اوترتے ہین سوگوار

جنگل مین جیسے رہتے ہین لاکر اوار بند

کوئی پکارتا ہی پڑا بہیج اے خدا
اب تو ہمارا کام تہکا بہیج اے خدا

کوئی کہے ہی ہاتہہ اوٹہا بہیج اے خدا
لے جان اب ہماری تو یا بہیج اے خدا

کیون روزی تو نہین کی مری پروردگار بند

محنت سے ہاتہہ پانون کی کوڑی نہ ہاتہہ آئی
بیکار کب تلک کوئی قرض و اودہار کہاے

دیکھوں جسے وہ کرتا ہی رو رو کے ہای ہای ‌ ‌ ‌ ‌ آتا ہی ایسے حال پہ رونا ہمیں تو ہائے

دشمن کا بہی خدا نکرے کاروبار بند

آمد نہ خادموں کی تئیں مقبروں کی بیچ ‌ ‌ ‌ ‌ بہمن بہی سر پٹکتے ہیں سب مندروں کے بیچ
عالم ہیں علم والے بہی سب مدرسوں کے بیچ ‌ ‌ ‌ ‌ حیران ہیں پڑے ہوے بہی اپنے گہروں کے بیچ

نذر و نیاز ہو گئے سب ایک بار بند

اس شہر کے فقیر بہکاری جو ہیں تباہ ‌ ‌ ‌ ‌ جس گہر پہ جا سوال وہ کرتے ہیں خواہ مخواہ
بہوکے ہیں کچھہ بہیجیو بابا خدا کی راہ ‌ ‌ ‌ ‌ واں سے صدا یہ آتی ہے پہر مانگو جب تو آہ

کرتے ہیں ہونٹھ اپنے وہ ہوکر لاچار بند

کیا چہوٹے کام والے وکیا پیشہ و نجیب ‌ ‌ ‌ ‌ روزی کے آج ہاتہہ سے عاجز ہیں سب غریب
ہوتی ہی بیٹہے بیٹہے جب آ شام عنقریب ‌ ‌ ‌ ‌ اوٹہتے ہیں سب دکان سے کہکر کے یا نصیب

قسمت ہماری ہو گئی بے اختیار بند

قسمت سے چار پیسے جنہیں ہاتہہ آتے ہیں ‌ ‌ ‌ ‌ البتہ روکہی سوکہی وہ روٹی پکاتے ہیں
جو خالی آتے ہیں وہ قرض لینے جاتے ہیں ‌ ‌ ‌ ‌ یوں بہی نہ پایا کچہہ تو فقط غم ہی کہاتے ہیں

سوتے ہیں کر کواڑ کو ایک آہ مار بند

دیکھے ہیں ہم اپنے جو وہ کاروبار کو ‌ ‌ ‌ ‌ سودا سا ہو گیا ہے ہر اک دل فگار کو
یاں تک تو ہیچ اسی سے ہے ہر بیقرار کو ‌ ‌ ‌ ‌ جو جیتے ہیں بہول سکے دیوتی آزار کو

کہولے ہی اگر کہے کی کہڑا بار بار بند

کیونکر بہلا نہ مانگیے اسوقت سے پناہ ‌ ‌ ‌ ‌ محتاج ہو جو پہرنے لگی در بدر سپاہ
یہاں تک امیرزادے سپاہی ہوئے تباہ ‌ ‌ ‌ ‌ جنکے جلو میں چلتے تہے ہاتہی گہوڑے آہ

وہ ڈہونڈتے ہیں اونکی پکڑتے شکار بند

ہی جن سپاہیوں کنے بندوق اور سنان ‌ ‌ ‌ ‌ گنڈے کا ان کے نام تہ چلے کا ہی نشان

نبے کے بندتار تو تبل کے ہین کہان — لاچار اپنے روزیکا باعث سمجھ کے ہان
رہی سے کے انمین باندہ ہین پیادہ وسوار بند

جوگہوڑا اپنا بیچ کے زینکو گرو رکہین — یا تیغ اور سپر کو لیے چوک مین پہرین
ٹکا جو بکتا آوے تو کیا خاک دیکہے لین — جب پیش قبض بک سکے پڑی رولی پیٹین
پہر اسکا کون مول لیے وہ پچہی دار بند

جتنے سپاہی یہان تہے نجانے کدہر گئے — دکہن کے تئین نکل گئے یا پیشتر گئے
ہتیار بیچ بیچ کے گدا گہر بگہر گئے — جب گہوڑے نہالے والے بہی یون در بدر گئے
پہر کون بیچے اونکو جواب ہین کٹار بند

ایسا سپاہ مرد کا دشمن زمانہ ہے — روٹی سوار کو ہے نہ گہوڑے کو دانا ہی
تنخواہ نہ طلب ہی نہ پینا نہ کہانا ہے — پیادے دوال بند کا پہر کیا ٹہکانا ہے
در در خراب پہرنے لگے جب نقار بند

جتنے ہین آج آگرہ مین کارخانجات — سب پہ پڑی ہی آکے روزی کی مشکلات
کس کس کے دکہہ کو روئیے اور کسکی کہیے بات — روزی کے اب درختکا ہلتا نہین ہی پات
ایسی ہوا کچہہ آکے ہوئی ایک بار بند

ہی کونسا وہ دل جسے فرسودگی نہین — وہ گہر نہین کہ روزی کی نابودگی نہین
ہرگز کسی کے حال مین بہبودگی نہین — اب آگرے کے نام کو آسودگی نہین
کوڑی کے آگے ایسی ہوئی رہگذار بند

ہین باغ جتنے یان کے سو ایسے پڑے ہین خوار — کانٹے کا اونمین نام نہین پہول در کنار
سوکہے ہوئے کہڑے ہین درختان میوہ دار — کیاری مین خاک دہول روش پر پڑے غبار
ایسی خزان کے ہاتہون ہوئی ہی بہار بند

دیکہے کوئی چمن تو پڑا ہی اوجاڑ سا — غنچہ نہ پہل نہ پہول نہ سبزا ہرا بہرا

آواز قمریون کی نہ بلبل کی ہی صدا ۔ نہ حوض مین ہی آب نہ پانی ہی نہر کا

چادر پڑی ہی خشک تو ہی آبشار بند

سنسان ہوگئی سی آگرا ایسا ہوا تباہ ۔ پہوٹی حویلیان ہین تو ٹوٹی شہر پناہ

ہوتا ہی باغبان سے ہراک باغ کا نباہ ۔ وہ باغ کسطرح سے لٹے اور نہ اجڑے آہ

جسکا نہ باغبان ہو نہ مالک نہ خاربند

کیون یار دو اس مکان مین یہ کیسی چلے ہوا ۔ جو مفلسی سے ہوش کسیکا نہین بجا

جو ہی سو اس ہوا مین دوانہ سا ہو رہا ۔ سودا ہوا مزاج زمانہ کو یا خدا

تو ہی حکیم کہولدے اب اسکے چار بند

ہی میری حق سے اب یہ دعا شام اور سحر ۔ ہو آگرے کی خلق پہ پہر مہر کی نظر

سب کہاوین پیوین یاد کرین اپنے اپنے گہر ۔ اس ٹوٹے شہر پہ ہی الٰہی تو فضل کر

کہل جاوین ایک بار تو سب کاروبار بند

عاشق کہو اسیر کہو آگرے کا ہی ۔ ملا کہو دبیر کہو آگرے کا ہے

مفلس کہو فقیر کہو آگرے کا ہی ۔ شاعر کہو نظیر کہو آگرے کا ہے

اسواسطے یہ اسنے لکہے پانچ چار بند

ولہ

دلا تو سکینے کو میرے یقین جان میان ۔ جو بات تجہی کہون مین اسے تو مان میان

کہو تو عمر کو غفلت مین ہر زمان میان ۔ دہن مین پہرتی ہی جبتک تری زبان میان

خدا کا نام لیا کر تو آن آن میان

ملی جہان مین سجہے یہ جو زندگانی ہے ۔ یہ چند روزہ ہی ایجان نہ جاودانی ہے

عبادت اسکی نہان ولین جسنے ٹہانی ہے ۔ اوسی کو دونو جہان بیچ شادمانی ہے

وہی تو کر جو رہی تو بہی شاد وہان میان

جو ہر طرح تو عبادت مین دل لگاوے گا — تو یہان بہی خوش رہیگا وہان بہی خوش تو جاویگا
ہزارون فائدے ولخواہ اس مین پاویگا — اور اپنی عمر جو غفلت مین تو گنواوے گا

تو اس مین ہوگا نہایت ترا زیان میان

نماز پڑہ کے ذرا صنع کے چمن کو دیکہہ — بہار باغ عنایات ذوالمنن کو دیکہہ
ریاض روح کو اور گلستان تن کو دیکہہ — نعیم و راحت و آرام و پیرہن کو دیکہہ

کہ ہین خدا کے یہ الطاف بیکران میان

لبون کو زیب دے قرآن کی تلاوت سے — خبر جو ہووے تجہے افضال کی بشارت سے
خوشی ہو دل کو ترے خلد کی طہارت سے — بڑہ اسکا حسن بڑہا طاعت و عبادت سے

اسی مین خوبی ہی تیری بہر مکان میان

کرے گناہ جو رنج و عذاب دیکہے گا — بروز حشر بہت پیچ و تاب دیکہے گا
وگر صواب کرے گا صواب دیکہے گا — خوشی سے اپنے تئین کامیاب دیکہے گا

ہمیشہ حسن عمل سے لگا تو دہیان میان

یہ زندگی ہی غنیمت اسے تو مفت نہ کہو — خدا کا شکر بجا لا ہر اک طرح خوش ہو
یہ دنیا مزرع عقبا ہی اس مین نیکی بو — اکہا نظیر نے جو کچہہ تو یاد رکہہ او سکو

اسی مین تیری سعادت کا ہی نشان میان

ولہ

میان مین کیا کہون احوال کی اپنے پشیانی — لگا ڈہلنے مری آنکہون سے اکدن خود بخود پانی
یکایک آپڑی او سدم مرے دل پر یہ حیرانی — کہ جس کی ہو رہی ہی یہ جو ہر اک جا ثنا خوانی

کسی صورت سے اسکو دیکہیے کیسا ہی وہ جانی

چڑھا اس فکر کا دریا پھر اس جوش میں آکر — گرا اک لہر اسکی سے اڑا یا لا ہوا اوپر
قرار و ہوش و عقل و صبر و دانش بہ گئی یکسر — اکیلا رہ گیا عاجز غریب و بیکس و بے پر

لگا رونے کہ اس مشکل کی ہو اب کیسی آسانی

یہ صورت تھی اسی میں دلمیں دہن یک اور لا ڈالی — لنگا تھوڑا سا گیروا اور وہیں کفنی رنگا ڈالی
بنا مندرے سے گلے میں وال سیلی بر ملا ڈالی — لگا منہ پر بھبھوت اور شکل جوگی کی بنا ڈالی

ہوا اودھوت جوگی جوگیوں میں آپ گو گیانی

پھر اس سامان میں یارو یکایک کچھہ جو جوش آیا — بتاری درد کی تھی سو تو کاندھے پر لیے لٹکا
اوٹھا کر ہاتھ میں کوڑی اور دہیان میں ملکا پھر اسکا — لیا سینہ در اور ہاتھے پہ کھینچا اسقدر قشقا

کہ جسکی نور سے جلنے لگی جبن شمع پیشانی

اوٹھائی چاہ کی جھولی پیالا چشم کا کھپر — بنا کر عشق کا کنٹھا طلب کا سیتہ کہہ چکر
منڈا سا گیروا باندھا رکھا تر سول کاندھے پر — لگا جوگی ہو پھیرنے ڈھونڈتا اُس یار کو گھر گھر

دوکان بازار کوچہ ڈھونڈھنے کی دلمیں ٹھانی

یہ سارا جوگ سے بنے پھر کہو کیسا ہوا جوگی — کوئی دنیا میں کاہیکو غرض ایسا ہوا جوگی
کہوں کیا واہ وا اسوقت میں کیسا ہوا جوگی — محبت میں ستمگر ڈھونڈکر ایسا ہوا جوگی

کہ پیری شکل بھی ہرگز کسی نے پھر نہ پہچانی

لگی تھی دلمیں یک آتش دہواں آہوں کا اوٹھتا تھا — تماشے کے لیے حلقہ بندھا تھا ساتھ لڑکوں کا
طلب تھی یار کی اور گرم تھا بازار باتوں کا — نہ کچھہ سر کی خبر تھی اور نہ تھا کچھ ہوش پاؤں کا

نہ کچھہ بھوجن کا اندیشہ نہ کچھہ فکر عمل پانی

تو پھر اس جوگ کا ٹھہرا عجب کچھہ آن کر نقشا — جو آیا سامنے میرے تو کہتا اوس سے سنتا جا
کہو پیارے ہمارے یار کو تم نے کہیں دیکھا — جو کچھہ مطلب کے وہ بولا تو اوس سے اور کچھہ پوچھا

وگرنہ یونہیں لگا کہنے تو پھر دینا اناکانی

کبھی بالا سے کہتا تھا لگا کر جب سے ای بالا ہوا ہوں جیسے جگنو کی تو بھی اوس یار کو بتلا
کبھی گھبرا کے ہنستا تھا کبھی لی سانس روتا تھا لہو سے آہ آنکھوں نسے بہا پڑتا تھا دریا سا

عجب جنجال مین جیکر کے ڈالی ہی پریشانی

کوئی کہتا تھا بابا جی ادہر آو ادہر بیٹھو پڑے پہرتے ہو ایسے رات دن تک بیٹھ بھی جاؤ
جو کچھ درکار ہو میوہ مٹھائی حکم فرماؤ نہ کہنا اس سے لے آؤ نہ کہنا اوس سے مت لاؤ

خبر ہرگز نہتی کچھ اس گھڑی اپنی نہ بیگانی

بڑی مشکل مین تھا اوسدم کہان جاؤن کہان دیکھون کسے دیکھون کسے پوچھون کدہر جاؤن کہان ڈھونڈون
کرون تدبیر کیا جس سے مین اوس دلدار کو پاؤن نشان ہرگز نہ ملتا تھا پڑا پہرتا تھا جون مجنون

عجب دریا ہی حیرت کی ہوئی تہی کی طغیانی

اوسکو ڈھونڈتا پہرتا ہوا مسجد مین جا پونہچا جو دیکھا وہان بھی ہی روزے نماز و نکاہی یک چرچا
کوئی جبہ مین الکا ہی کوئی داڑہی مین ہی الجہا تسلی کچھ نپائی جب تو آخر دہانسے گھبرایا

چلا روتا ہوا باہر باحوال پریشانی

یہی دل مین کہا کہ مدرسے کو جہانکیے چلکر بہلا شاید اسی مین ہو نظر آجاسے وہ دلبر
گیا جب وہان تو دیکھی واہ واکچھ وہانسے بہی بدتر کتابین کہل رہی ہین سچ رہی ہی شور غل یکسر

ہر اک مسلہ پہ فاصل کر رہی ہین بحث نفسانی

چلا جب وہانسے گھبرا کر تو سوجہی یہ اگتی جی مین کہ یہ جاگہہ تو دیکھی اب چلو ٹک دیر بہی دیکھین
گیا جب وہان تو دیکھا مورتا و گہنٹو نکی جہنکارین پکارا جب تو رو کر آہ کس پتھر سے سر مارین

کہین ملتا نہین وہ شوخ کافر دشمن جانی

کہا دلمین کہ اب ٹک تیرتھو نکی سیر بہی کیجے بہلا وہ دلربا شاید اوسی جاگہہ پہ ملجاوے
بہت تیرتھ نہاے اور کئیے درشن بہی بہتیرے تسلی کچھ نہ پائی تب تو ہو لاچار پہر وہانسے

محبت چہوڑ کر بستی کی لی راہ بیابانی

گیا جب دشت صحرا مین تو رویا آہ کیا کرتے | کہان تک ہجر مین اوس شوخ کی رو رو کے دن بہرتے
کدہر کو جب جائیے اور کسکے اوپر آسرا دہرتے | یہی بہتر ہی اتہو ڈوبیے یا زہر کہا مرتے
بہلا جی جان سے کے جانے مین شتابی آپکی جانی

رہا کتنے دنون وتا پہرا ہر دشت مین نالان | غریب و بیکس و تنہا مسافر بیوطن حیران
پہاڑون سے بہی سر پٹکا پہرا شہرون مین ہو گریان | پہرا بہوکا پیاسا ڈہونڈہتا دلبر کو سرگردان
نکہانے کو ملا دانہ نہ پینے کو ملا پانی

پڑا تہا ریت مین اور دہوپ مین سورج سے جلتا تہا | لگین تہین دلکی آنکہین یار سے اور جی نکلتا تہا
اوسی کی شکل دیکہنے کے دہیان مین ہر دم نکلتا تہا | سوے محبوب سے کچہہ ہای میرا بس نہ چلتا تہا
پڑے بہتے تہے آنسو لالہ گون لعل بدخشانی

جب اس احوال کو پہونچا تو وہ محبوب سن لیکے پروا | وہین سو بیقراری سے سر کے بالین پہ آ پہونچا
اوٹہا کر سر ازانو پہ اپنے ہنسکے فرمایا | کہا لے دیکہہ لے جو دیکہنا ہی اب مجہی سمجہا
عیان ہین آگہڑی کرنے تہری یہ بہید پنہانی

یہ سن کہہ پہلے ہم عاشق کو اپنے آزماتے ہین | جلاتے ہین ستاتے ہین رولاتے ہین بلاتے ہین
ہر اک احوال مین جب خوب ثابت اوسکو پاتے ہین | اوسی سے آگے ملتے مین اوسی کو منہ دکہاتے ہین
اوسے پورا سمجہتے ہین ہم اپنے دہیان کا دہیانی

صدا محبوب کی آئی جو نہین کانو مین وہان میرے | بدن مین آگیا جی اور رہین دکہہ درد سب بہولے
پہر انکہین کہول کر دلبر کے منہ پہ یک نظر کرکے | زمین و آسمان چودہ طبق سے کہلگئے پردے
مٹی اک آن مین سب کچہہ خرابی اور پریشانی

ہوئی جب آکی یکتائی دوئی کا اوٹہگیا پردا | جو کچہہ وہم و دغا تہے اڑ گئے یکدم مین ہو پارا
نظیر اوسدن سے ہم نے پہر جو دیکہا خوب جا کیا | وہی دیکہا وہی سمجہا وہی جانا وہی پایا
برابر ہوگئے ہندو مسلمان گبر و نصرانی

ولہ

لگایا تمھارا دل ہم نے تمسے جو آہ ۔ یہ جانا تھا کچھ تم کرو گے نباہ
سو تم نے نہ دیکھا کبھی بھر نگاہ ۔ زمانے مین کیا یونہین ہوتی ہے چاہ

میان واہ وا واہ وا واہ و اہ

کہا تھا کہ ہم رات آوینگے آہ ۔ رہے ساتھ پہرون سے تا صبح گاہ
ٹک سر کو ہم رہ گئے دیکھ راہ ۔ بڑے تم بھی جھوٹے ہو بادشاہ

میان واہ وا واہ وا واہ و اہ

ایک پہلے الفت مین دل کو لگا ۔ بلا کر پھر آخر کو غم و ستم دیا
اگر تھی تمہارے یہ دل مین دغا ۔ تو کیون ہمکو ناحق مین رسوا کیا

میان واہ وا واہ وا واہ واہ

مرے غیر کو آہ اور ہم پہ سہین ۔ خوشی ہو دین اغیار ہم غم سہین
تمہین دیکھ کر سات تک تک رہین ۔ غرض تمسے بس اور تو کیا کہین

میان واہ وا واہ وا واہ واہ

رقیبون کو ساتھ اپنے لے آیئے ۔ ہنسا کر انہین ہم کو رلوایئے
یہی جی مین آتا ہے مر جایئے ۔ تمہین آفرین ہے یونہین چاہیے

میان واہ وا واہ وا واہ واہ

ادھر کی طرف دیکھیے مہربان ۔ خدا کو دیا کس نے تھا درمیان
وہ قول اور اقرار اب ہین کہان ۔ بھری ہین غرض تم مین سب خوبیان

میان واہ وا واہ وا واہ و اہ

تمہاری دغا کی یہ ہی داستان ۔ کہون تو نہین چلتی منہ مین زبان
لکھون تو قلم سے کہے ہین آنسو روان ۔ کرون کس طرح مین نظیر اب بیان

میان واہ وا واہ وا واہ واہ

وله

کہان وہ کیقباد ی کار خانہ — کہان وہ مئ وہ جام خسروانہ
کہون کیا تجہسے اے یار یگانہ — سحرگاہانہ مخمور شبانہ

گرفتم بادہ با چنگ و چغانہ

پڑا جب گوش مین وہ نالہ نے — تو سوجہی ادہی عالم کی یکسے
ہوئی مستی و بدہوشی جو در پے — نہادم عقل را رہ توشہ از مے

بملک عاقبت کردم روانہ

کیا پہلے ہی ساغر نے یہ دل شاد — کہ سر اپنا رہا مجہکو نہ پا یاد
تو مجہکو کر کے اور اک جام امداد — نگارے مے فروشم عشوہ داد

کہ ایمن گشتم از مکر زمانہ

ہوا جب مین نہایت شاد و خرم — تو رکہکر سر قدم پر اوسکے ہر دم
کہا مینے اوسے اے ساقی جم — بہ کشتی می تا خوش سرآیم

درین دریای ناپیدا کرانہ

کیا ہی گر سنے مجہے منزل سے محرم — تو رستے مین نچہوڑ اے خضر عالم
کہا جب مینے یہ نکتہ تو او سدم — ز ساقی و کمان ابرو شنیدم

کہ ای تیر ملامت را نشانہ

یہ رہ باریک ہی اور تو ہی فربہ — کمان اس عزم کے ہرگز نکر زہ
گمان و وہم کی جا کہہ نہین یہ — بر داین دام بر مرغ دگر نہ

کہ عنقا را بلند ست آشیانہ

اگر ہی تجکو اس رہ سے سروکار — تو ہو سب ماسوا سے تارک ای یار
نرکہیو بو خودی کی کچہہ خبردار — نہ بندی زانمیان طوق کمروار

اگر خود را نہ بینی در میانہ

وہی عاشق وہی معشوق دل جوست — وہی تو اور وہی مغز اور وہی پوست
وہی حامی وہی دشمن وہی دوست — شراب و شاہد و ساقی ہمہ اوست

خیال آب و گل در رہ بہانہ

نظیر اب چہ تو شیدائیست حافظ — تن خاکی عجب جائیست حافظ
نہ دریا و نہ صحرائیست حافظ — وجود ما معمائیست حافظ

کہ تحقیقش فسونست و فسانہ

ولہ

تہا وصل کا جب طور نشا دل مین دوبالا — ویسا ہی فلک سنے یہ خلل ہجر کا ڈالا
کیونکر نہ بہے چشم سے اب اشک کا نالا — پہر ہو کے خفا روٹھہ گیا ہمسے وہ لالا

اے داغ مبارک ہو تجہے منصب والا

قصہ کو مرے سامنے ہرگز نہ بکہانو — اثبات جو کرنا ہی تو اسبات کو چہانو
یہ جہوٹھہ نہین تم اسے مانو کہ نہ مانو — شیرین سے کے در اوپر یہ عجب شیر بچانو

فرہاد کے لوہو کا جہلکتا ہی یہ نالا

بہر عمر کبھی ہمسے ہوا تہا نہ جدا وو — کل آ کے یہان سے لیے گیا یک شوخ جفا جو
جیتا ہی خدا جانے وہ یا مر گیا رو رو — کیا جانے وہ کس حال مین ہوویگا عزیزو

دل آج مرا سلمہ اللہ تعالی

ہی گرچہ لڑکپن مین ابہی شوخ وہ مشہور — ہر دم مین کسیکے نہین آتا ہے بمقدور
کیا کیا مین کرون اوسکے اب عیار کیا مذکور — بوسہ کی طلب کی تو کہا ناز سے چل دور

اور دل کو کہا سے لے تو وہین ہنسکے کہا لا

دل سب سے اٹہا جان تجہے سے مینے جو چاہا — جو ظلم و ستم تونے کیا سب وہ اوٹہایا

اب نزع مین ہوں تیرے تغافل سے ارا ہا ۔۔۔ رگ رگ مین ہجر کی ترے ہجر مین آ رشک مسیحا

مرتا ہوں کوئی اب مرے جینے کی نوا لا

اوس شوخ کو یارو یہ کوئی جا کے سناو ۔۔۔ یعنے مجھے اس ہجر کی زندان سے چھڑاو
کچھ باقی نہین مجھ سے تم اب ہاتھ اٹھاو ۔۔۔ مجھ ضعف کے مارے کو نہ زنجیر پہناو

کافی ہی مرے قید کو اک مکڑی کا جالا

گھائل ہو جو گیا اوس صف مژگان کے مقابل ۔۔۔ بسمل سا تڑپتا تہا سر شام سے گھائل
چپ ہو گئے سے اب مجھکو یقین ہو گیا حاصل ۔۔۔ شاید کہ موارات کو سینہ مین مرا دل

نہ آہ نہ زاری نہ دم سرد نہ نالا

نہ زور ہی مرا پاس جو اوس شوخ کو دیکھوں ۔۔۔ نہ زور کہ دھمکا کے اوسے پاس بلاؤن
کچھ بن نہین آتا ہی کسی جا کے سناؤن ۔۔۔ گر بس ہو مرا تو مین کسی چور سے کہدون

جا آج پلنگ اوسکے تو سے تکیے کا اٹھا لا

دنیا مین جو کرتا ہی کسیکے کوئی اب چاہ ۔۔۔ سب ناز اوٹھاتا ہی وہ اوس شوخ کے دلخواہ
خوبوں کے مزاجوں سے ابھی تو نہین آگاہ ۔۔۔ وہ آپ سے روٹھا نہین منے کا نظیر آ

کیا تجھسے بکیے ہی چل پاؤں پڑ اور اوسکو منا لا

ولہ

تہا نہ منہ کو دیکھ جگر گل کا پھٹ گیا ۔۔۔ قد کی بھی شان دیکھ کے سر سرو کٹ گیا
قاصد تو بات کہتے ہی بس گھر کو سٹ گیا ۔۔۔ جب مین سنا کہ یار کا دل مجھسے ہٹ گیا

سنتے ہی اسکے میرا کلیجہ الٹ گیا

لائے ہو کیوں طبیب کو تم میرے پاس آج ۔۔۔ یارو کہین بھی عشق کی دارو کا ہی رواج
پوچھو نہ مجھسے ہر گھڑی تم صحت مزاج ۔۔۔ مین عشق کا جلا ہوں مرا کچھ نہین علاج

وہ پڑ گیا ہرا ہو جو سبزے اُگھٹ گیا

اس عاشقی کی ہاتھ سے مرے نکلے ہون قریب
قسمت مین عاشقون کی سدا دکھہ ہی یا نصیب

مت پوچھہ حال دلکا مرے سے آگے ای حبیب
فرہاد تھا تو شیرین کے غم مین موا غریب

لیلی کے غم مین سے آگے مجنون ہی لٹ گیا

مجھکو تو یارو حسن پرستی کا ہی مزا
خوبانکا دیکھنا ہی مرد کے لگے ہی دوا

مین تو اوسکو دوست سمجھتا ہون واہ وا
اتنا کوئی کہے کہ دوانے پڑا ہے کیا

جا دیکھہ ابھی اودھر کوئی پر یونکا غٹ گیا

اوس شوخ کے نگہہ مین وغا آن ہین فسون
کب تک مین اوسکے ہاتھ سے بچتا ہوا پہرون

قزاقی اوسکے حسن کی کیا کیا بیان کرون
چھینا تھا دلکو چشم نے لیکن مین کیا کرون

اوپری اوپر اوس صف مژگان مین بٹ گیا

وہ شوخ توکرے ہی دغا آنکھون آنکھون مین
لیتا ہی دل نگہہ سے چرا آنکھون آنکھون مین

جادوگری ہی کرتا ہوا آنکھون آنکھون مین
کیا کھیلتا ہی نٹ کی کلا آنکھون آنکھون مین

دل صاف سے لیا ہی جو یو چھا تو نٹ گیا

انگیا کے حسن کی جو نظر آ گئے بھڑک
اک آگ دل کی بیچ گئی اوسکھڑی بھڑک

سورج کی اب جھلک کہون بجلی کی یا چمک
آنکھون مین میرے صبح قیامت گئی جھلک

سینہ سے اوس کے پر جو پردہ الٹ گیا

اکدن کھین وہ سیر کو نکلی تھی مہ جبین
کی عرض اوس سے مینے کہ اے پردہ نشین

یہ کیا ہوا ہی مجسے جو تم بولتے نہین
سنکر لگی یہ کہنے وہ عیار نازنین

کیا بولین چل ہٹ ارتو دل سے تجہسے ہٹ گیا

مجکو تو اوسکے روٹھنے کا کچھہ نہ تھا دہیان
یہ بات سن مین رہگیا حسرت سے نیم جان

ہاتھون کو جوڑ چشم سے آنسو کو کر روان
جب مینے اوس صنم سے کہا کیا سبب ہے جان

اخلاص سے ہمسے کم ہوا اور پیار گھٹ گیا

ایسا تو اب غضب نکرو یار دلربا
کس بات سے ہوا ہی مزاج آپکا خفا
مین جانتا نہین ہون تمہین مجکو دو بتا
ایسی وہ بہاری مجھسے ہوئی کونسی خطا

جس سے یہ دل اُداس ہوا جی اچٹ گیا

مین تو تمہارے پیار سے جیتا ہون ناتوان
دیکھے سے تمکو جانمین آتی ہی میری جان
اسدم جو تم خفا ہو تو مین کیا کرون بیان
آنکھین تمہاری کیا پہرین اسوقت میریجان

سچ پوچھیے تو سب مجھسے زمانہ الٹ گیا

تم پہ تو مین نثار سدا صبح و شام ہون
تم آب زندگی ہو تو مین تشنہ کام ہون
ہردم تمہاری چاہ کا دل سے غلام ہون
عشاق جان نثار ہین مین تو امام ہون

یہ کہکے مین تو اوسکے گلے سے چمٹ گیا

یہ جو چمیلا اوس سے ہوا آکی یک بیک
بالا سا وہ جگر وہین اوسکا گیا دہڑک
جھنجلا کے مین لپٹا اوس سے وہ بولی کہ چل سرک
کتنا ہی اسنے تنکو چھڑایا جھڑک جھڑک

پر مین بھی قینچی باندھ کے ایسا چمٹ گیا

گتھتی سی پھر تو ہوگئے آکے یکدگر
ستے نہ باز وچھڑاے اوسنے تو جا پکڑی مین کمر
وہ کھینچے مجکو مین اوسے کھینچون تھا سر بسر
یہ کشمکش ہوئی کہ گریبان مرا اودہر

ٹکڑے ہوا اور اوسکا دوپٹہ بھی پھٹ گیا

اوسنے بھی میری غصے سے گریبان لیا تھا چیر
سینے بھی اوسکے کرتی کی پہاڑی کئی دھجیر
پھر تو وہ ہنسکے میرے گلے لگ گئی شتاب
آخر اسے بہانہ ملا یارے سے نظیر

کپڑے پٹے بہت سے گئے سو ا تو بٹ گیا

وله

یا رب تجھہ مین جو یہ حسن ہی زیبائی ہے
کیا ہوا تمنے اگر آن واداپائی ہے

مین تو ملنے کی میان تیرے قسم کھائی ہی	یہ بڑا عیب ہے تجھہ مین کہ تو ہرجائی ہے
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
تو نے کیا کیا نہ کیا غم سے مرا حال تباہ	دل لیا ہوش لیا صبر لیا سب ای آہ
لیچکا دل تو نکی میری طرف تو نے نگاہ	اب یہ رکھہ یاد ستمگر کبھی سب تجھسے واللہ
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
کون سنتا ہی تری بات تو کہتا ہی کسسے	اب جو تو چاہے مرے دل کے تئین بیچ مین سے
اب تری شکل سے یانتک میان نفرت ہی مجھے	غیر کے پاؤن پڑون جاکے ولیکن تجھسے
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
اب تری ضد سے میان دل کسی شوخ شکل کو دون	جو وہ بہلائے تو بیٹھون اور اٹھاوے تو اٹھون
اوسکی کفشون کے تئین جھاڑکے آنکھون پہ رکھون	تو جو منت سے بلاوے تو بھی تجھسے کہون
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
اور ہن یار کہ جس بزم مین پاؤن تجکو	شمع کیطرح سے محفل مین جلاؤن تجکو
اس نئے شوخ کو دکھلاکے جلاؤن تجکو	دیکھہ کر اوسکے تئین اور سناؤن تجکو
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
اور تو جس طرف کو جا بیٹھے وہین آ بیٹھون	تجھسے منہہ پھیر لون اور اس سے ہنسون اور بولون
تو سہی رشک سے دلکو تری پامال کرون	جب اٹھون وہ بلائے تو ظالم بھی کہتا مین اٹھون
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہی	
میری نظرون سے تو ای یار یہانتک ہی گرا	کہ تجھے دیکھتے ہی دل ہی مرا رک جاتا
خواب مین تو جو مرے پاس کبھی ہی آتا	تو مری روح وہان تجکو بھی دی ہی سنا
تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہے	
مجکو باور نہین گر لاکہہ تو قسمین کھائے	تو خفا ہوکی بگڑنے کا تو خط دکھلاوے

اور جو بولوگے تئیں میرے لیے بھجوا دیجیے ۔ مدتو یا تنگ ہی اگر آپ تو لینے آویئے

تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہے

اب تجھی یار کبھی منہ نہ دکھاویگا نظیر ۔ ہر جگہہ ہر کہیں ہر طور ستاویگا نظیر
کوئی دن تیرے تئیں خوب جلاویگا نظیر ۔ جو ملیگا تو یہی بات سناویگا نظیر

تلون پر تلون اب تو یہ ٹھہرائی ہے

ولہ

جب آئی ہولی رنگ بھری سو ناز ادا سے مٹک مٹک ۔ اور گھونگھٹ کے پٹ کھول دیئے وہ روپ دکھایا چمک چمک
کچھ مکھڑا کرتا دمک دمک کچھ ابرن کرتا جھلک جھلک ۔ جب پانوں رکھا خوش وقتی سے تب پایل باجی جھنک جھنک

کچھ اچھلیں سینیں ناز بھریں کچھ کودیں آہیں تھرک تھرک

پھر روپ دکھا کر ہولی کی جب نین رسیلے ٹک مٹکے ۔ منگوائے تھال گلالوں کے بھر ڈالے رنگوں سے مٹکے
پھر سوانگ بہت تیار ہوئے اور ٹھاٹھ خوشی کے جھرمٹ کے ۔ غل شور ہوئے خوشحالی کے اور ناچنے گانے کے کھٹکے

مردنگیں باجیں تال بجے کچھ کھنک کھنک کچھ دھنک دھنک

پوشاکیں چھڑکوانے ہر جا تیاری رنگیں پوشوں کے ۔ اور بھیگی جاگہہ رنگوں سے ہر کنج گلی اور کوچوں کے
ہر جاگہہ زر کے لباسوں سے ہوئی زینت سب آغوشوں کے ۔ سو عیش و طرب کے دھومیں ہیں اور محفل میں مے نوشوں کے

مے نکلی جام گلابی سے کچھ لہک لہک کچھ چھلک چھلک

ہر چار طرف خوش وقتی سے دف باجے رنگ اور رنگ ہوئی ۔ کچھ دھومیں فرحت عشرت کی کچھ عیش خوشی کی رنگ ہوئی
دلشاد ہوئے خوشحالی سے اور عشرت کے سو ڈھنگ ہوئے ۔ یہ جھمکے رنگت ہولی کے جو دیکھنے والے دنگ ہوئے

محبوب پری رو بھی نکلے کچھ جھجک جھجک کچھ ٹھٹھک ٹھٹھک

جب خوباں آئے رنگ بھری کیا کیا ہولی جھمک اٹھی ۔ کچھ حسن کی جھمکیں تار بھریں کچھ شوخی ناز و ادا ڈھنگی
سب چاہنے والے گرد کھڑے نظارہ کرتے ہنسی خوشی ۔ محبوب نشہ کی خوبی میں پھر عاشق اوپر گھڑی گھڑی

ہیں تکتے پھرتے سرخی کی کچھ لپک لپک کچھ جھپک جھپک

ہی دہوم خوشی کی ہر جا اور کثرت ہی خوشوقتی کی
ہیں چار طرف سے ہو فرحت کے اور عشرت کی ہی دہوم مچی
جو بانکے رنگین چہروں پر ہر آن نگاہیں ہیں لڑتی
محبوب بھگوویں عاشق کو اور عاشق ہنسکر انکو بھی
خوش ہوکر انکو بھگوویں ہیں کچھہ اٹک اٹک کچھہ ہمک ہمک

وہ شوخ رنگیلا جب آیا یہاں ہولی کی کر تیاری
پوشاک سنہری زیب بدن اور ہاتھہ چمکتی پچکاری
کی رنگ چھڑکنے سے کیا کیا اس شوخ نے ہر دم عیاری
ہر دم نے بھی نظیر اس چنچل کو پھر خوب بھگویا ہر باری
پھر کیا کیا رنگ بہی اسدم کچھہ ڈہلک ڈہلک کچھہ جھمک جھمک

ولہ

چمن میں آج نسیم بہار آ پہونچے
نوید نکہت گل بیشمار آ پہونچے
صدای قمری و صوت ہزار آ پہونچے
جنون سے کے فوج کی دل پر پکار آ پہونچے
ہزار شکر کہ فصل بہار آ پہونچے

گئی نسیم کے ہاتہوں نکل کے باد سموم
گہٹائین ابر بہاری کی تل رہی ہین جہوم
تمام صحن چمن میں عجب مچی ہے دہوم
اور ہر گلوں کے اوپر بلبلیں کرے ہیں ہجوم
ادہر سے مست صف گلعذار آ پہونچے

چمن کی سیر کو آئی ہیں سب ملکے مہوشان
ہوا ہی بادہ کشی کا بہی خوب سا سامان
نکالتے ہیں نشے ہی کے دلکا سب ارمان
ہوئی ہی گرم چمن بیچ مغبچوں کی نشان
شراب شیشہ و ساغر کی بار آ پہونچے

کہلے ہیں چاروں طرف زور تختہ گلزار
سے چلے ہی سرد صبا اور نسیم عنبر بار
خبر سنے ہی کہ آتا ہے وہ گل میخوار
گئی مصیبت روز فراق سب یکبار
کہ اب قریب شب وصل یار آ پہونچے

کوئی ہی وصف کرے گل کی تاجداری کا
کسیکو ذکر ہے بلبل کی بیقراری کا
نہیں یہ وقت مری جان انتظاری کا
نہیں یہ وقت مری جان آہ و زاری کا

خوشی ہوا ب کہ حسد انتظار آئے نہیے

ولہ

قمر خجل ہوا خون سے کے تہلک نہ دیکھہ سکا سنہری رنگ کی کندن ڈلک نہ دیکھہ سکا
گہر بہی لب کے سخن کی ڈہلک نہ دیکھہ سکا ترے جمال کی سورج جہلک نہ دیکھہ سکا

کہلے نقاب سے ہے جب تلک نہ دیکھہ سکا

تری الم مین نہو دخل سو مہورت کو نہ ہمسری ہو کبہی صاف سی کدورت کو
ملا پ تجہسے کہان آب و گل کی مورت کو تو وہ ہی نور سراپا کہ تیری صورت کو

بشر تو کیا ہی میرے جان ملک نہ دیکھہ سکا

غم فراق مین سے جلنے سے ہم جو اکتا ئے نہ ان یار کے کوچے مین جا کے کام سے آئے
تو وان بہی ذرے ہمارے ہوا نے اور اڑائے گلی کی خاک بہی ہو کر نہ ٹہرنے پائے

ہمین تو آہ فلک یان تلک نہ دیکھہ سکا

ہوا ہون سوکہہ کے کانٹا مین ہجر مین رو رو نہ بال اور نہ کمر اب مرے مقابل ہو
کمال ضعف کا اپنے کہون مین کیا یارو یہ ناتوان ہون کہ آیا جو یار ملنے کو

تو صورت اوسکی اٹہا ہی پلک نہ دیکھہ سکا

برا ہے آہ مجہے جب سے شوخ سے پالا نہ جسکو چین ہوا اور نہ دل نے سکہہ پایا
نگہ لگا کے لگا ہون کا تیر اور بہالا گہڑی تو دل کو یہ رویا گہڑے جگر جہیدا

کبہی خوشی سے مجہے وہ یک پلک نہ دیکھہ سکا

ابہی تو آہ خمون مین شراب ہی باقی سبہون کی عیش کی یان ہو رہی ہی بیباقی
ہماری بار کو ظالم بعین مشتاقی لگا کہنانے جواب می کو مبدم ساقی

ہماری جام کی شاید جہلک نہ دیکھہ سکا

کبہی ادہر کو جو قاصد ترا گذر ہووے و یا کہ راہ مین جاتے کہین وہ تجہسے ملے

تو آہ بھر کے یہ کہیو تو ادس پہ پروسے نظیر تیسے نہوتا کبھی جدا پیارے
پہ کیا کرے کہ بیکا فر فلک نہ دیکھہ سکا

ولہ

گر بادشاہ ہوکر عمل ملکون پہرا تو کیا ہوا دو دن کا نرسنگا بجا بہون بہون ہوا تو کیا ہوا
عمل شور ملک و مال کا کوس وق ہوا تو کیا ہوا یا ہو فقیر آزاد سے کے رنگون ہوا تو کیا ہوا
گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

دو دن تو یہ چرچا ہوا گہوڑا ملا ہاتی ملا بیٹھا اگر ہودے اوپر یا پالکی مین جا چڑہا
آگے کو نقارہ نشان پیچہے کو فوج لگا پرا دیکھا تو پہر اک آن مین ہاتی نہ گہوڑا نہ گدہا
گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

یا دولت و اقبال ہی پہنا زری اور بادلا مسند سنہری دی بچھا کمخواب کے تکیے لگا
آخر نہ وہ دولت رہی نہ آپ نہ وہ گہر رہا مسند کہین جاتی رہی تکیہ کہین پہرتا پہرا
گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

یا عشرتون کے ٹھاٹھہ تہے اور عیش کے اسباب تہے ساقی صراحی گلبدن جام شراب ناب تہے
یا بیکسی کے درد سے بیحال تہی بیتاب تہے آنکھہ جو دیکھا دوستو سب کچھہ خیال و خواب تہے
گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

تہا ایکدن وہ دھوم کا نکلے تہا جب اسوار ہو ہر دم پکارے تہا نقیب آگے بڑہو پیچہے رہو
یا ایکدن دیکہا اوسے تنہا پڑا پہرتا ہی وہ بس کیا خوشی کیا ناخوشی یکسان ہی سب ای دوستو
گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

جب حشمتو کی شان مین کرتا تہا کیا کیا شیخیان ہر دم تکبر کے سخن ہر آن مین مغروریان
اور گر گئی دولت یہ پہر اسباب کی سختی کہان آکر فنا حاضر ہوی سب مٹ گئے نام و نشان
گر یون ہوا تو کیا ہوا اور وون ہوا تو کیا ہوا

یا نعمتیں کھاتا رہا دولت کے دسترخوان پر — میٹھے مٹھائی بانٹے حلوے تر شیر و شکر
یا باندہ جھولی بھیک کی ٹکڑوں کے اوپر دھر نظر — یا ہو کر گدا پھرنے لگا گھر گھر کے خاطر در بدر

گر یوں ہوا تو کیا ہوا اور ووں ہوا تو کیا ہوا

یا دولتوں کا سامنے اک تھا یک دریا بہا — لے کر زمیں تا آسماں دولت میں پھرتا تھا پڑا
یا ہو کے مفلس بینوا پھرتا ہی جو آنے مانگتا — جب آ گئی سر پر اجل یکدم میں سب کچھ مٹ گیا

گر یوں ہوا تو کیا ہوا اور ووں ہوا تو کیا ہوا

گر باز نعمت میں رہا یعنے کہ وہ زردار تھا — یا مفلسی کے ہاتھ سے محتاج ہو در در پھرا
جب وقت سے چلنے کا ہوا نہ یہ رہا نہ وہ رہا — آیا تھا جس احوال سے ویسا ہی آخر چل بسا

گر یوں ہوا تو کیا ہوا اور ووں ہوا تو کیا ہوا

گر یک مصیبت میں رہا اور دوسرا دلشاد ہی — واں عیش و عشرت کے مزے یاں نالہ و فریاد ہی
یا الم میں یا راحتیں یا ظلم یا بیداد ہے — کچھ رہ نہیں جاتا میاں آخر کو سب برباد ہی

گر یوں ہوا تو کیا ہوا اور ووں ہوا تو کیا ہوا

جو عشرتیں آ کر ملیں تو وہ بھی کر جانا میاں — جو درد و دکھ آ کر پڑیں تو وہ بھی سہہ جانا میاں
یا سکھ میں یا دکھ میں غرض یاں سے گزر جانا میاں — یاں چار روز کی زندگی آخر کو مر جانا میاں

گر یوں ہوا تو کیا ہوا اور ووں ہوا تو کیا ہوا

اب دیکھ کس کو شاد ہو اور کس پہ آنکھیں نم کرے — یہ دل بچارا ایک ہی کس کس کا اب ماتم کرے
یا دل کو ڈھے بیٹھ کر یا درد دکھ کو کم کرے — یاں لگا ہی طوفان ہی اب کس کی جوتی غم کرے

گر یوں ہوا تو کیا ہوا اور ووں ہوا تو کیا ہوا

گر تو **نظیر** اب مرد ہی تو جا لیں بھی شاد ہو — دستار میں بھی ہو خوشی بال میں بھی شاد ہو
آزادگی بھی دیکھ لے جنجال میں بھی خلو ہو — اسحال میں بھی شاد ہو اوسحال میں بھی شاد ہو

گر یوں ہوا تو کیا ہوا اور ووں ہوا تو کیا ہوا

وله

کہتا ہی سے تجھے کون کہ عاشق کو ستا تو
مدت سے رہا ہی تو مجھے غمسے رلا سو
اور شمع نمط اسکے کلیجہ کو جلا سو
جاتی ہی بہار عمر کی آنسو ہی مین آ سو

آسو ارے آسو ارے آسو

کر ذبح مرے دلکو جو تونے کہین پہینکا
کیا تجھسے کہون پیارے مین احوال اب اوسکا
وہ خستہ جگر لوٹتا پہرتا ہے اہا ہا
بسمل سا تڑپتا ہے نہ مرتا ہے نہ جیتا

شاید کہ گیے میرے نصیبونسے قضا سو

مجکو تو نہین چین ذرا یارو اب اوس بن
عیار کی گہاتو نے کبہی رات کبہی دن
کاٹون ہون سدا رات بہی گہڑیونکو مین گن گن
یون چور سے اوس پاس مین سوتا ہون ولیکن

کافر نے کبہی آپ سے ہرگز نکہا سو

ہی اب تو ترے حسن کی آنکہون مین لگی چاہ
ای دزد تو کاسہ کو ہمین لوٹیگا واللہ
اور آن پڑا در پہ ترے عشق کی ہمراہ
یارو وہ ستینگے یا سوینگے یا جاگینگے کر آہ

کیا تجکو پڑی ہی تو مرے جان پڑا سو

غیرونکا اوسے خوف تہا اور کچہہ سے وسواس
اب یارو بہلا آہ مری ٹوٹی نہ کیون آس
تو بہی وہ صنم میرے لیے جاگا کیا پاس
مین جب کے رقیبونسے گیا جہگڑی اوس پاس

یہ دیکہی قسمت کہ اوسی وقت گیا سو

گلشن مین کہلے پہول سحر ہونے کو آئی
خورشید کی کرنین بہی لگے دینے دکہائی
تارے بہی چہپے چاندنی صورت بہی چہپائی
اتبک بہی مرے پاس وہ بد اسکی نہ لائی

شاید کہ کہین آج گئی باد صبا سو

وعدہ تو سر شام سے آنیکا کیا تہا
شاید کسی دشمن نے دیا کچہہ اوسے بہکا
اور رات ڈہلی آدہی تو اب بہی نہین آیا
دشمن کی بہی تقصیر نہین سچ ہو نہ مین کہتا

بلرو مری تقدیر ونصیبا ہی گیا سو

یک عمر مین نکلا ہی مری دل کا یہ ارمان
جو آج ہوا ہی تو مرے آنکے مہمان
باتون ہی مین مت رات گذاری می مری جان
ٹک پیار سے سینہ سے لپٹ کر مری اس آن
یک پہر نہ سو وے تو گہڑی بہر تو بہلا سو

جس تس سے وہ اقرار یوہین کرتا ہی دلخواہ
اور آتا نہین پاس کسی ایک کی گمراہ
اس جہوٹے دغاباز کی کیا دیکہیے اب راہ
زنہار وہ عیار نہ آوے گا نظیر آہ
اب اسکے تو غم مین تو بڑا جاگیو یا سو

ولہ

خدا جہانکا گر اس صنم کو کبہی مدار المہام کرتا
تو اک نظارے ہی مین وہ ستمگار کام سبکا تمام کرتا
نہ کوئی جاتیا نہ کوئی رہتا جو اپنے ضد کا وہ کام کرتا
بتونکی مجلس مین شب کو مہر جوا دہ ٹک بہی قیام کرتا
کنشت ویران صنم کو بندہ برہمنون کو غلام کرتا

فلک نے اپنے تمام خلقت مین مجکو سمجکو کیا نرالا
نہ سمجہا عاشق نہ سمجہا معشوق مین نے عالم کو دیکہہ ڈالا
غریب حیران اسیر گریان نہ چین طاقت نہ لمین نالا
خراب خستہ سمجہ کے تو نے پیارے مجھکو عبث نکالا
جو سینے دیتا تو گلرخونمین قسم ہی تیری مین نام کرتا

جہانکی وسعت مین جہکو بہکتا اندہیرا ہوتا تمام دوران
درخت اکہڑتے ستارے گرتی لرزتی حورین فرشتے ترسان
زمین الٹتی سپہر گرتا پہاڑ اڑتی روئی سے یکسان
کروڑون دل جو ہوے پری مین پنہا نکلتی خونین کفن سی لاشن
قیامت ہو جاتی جو وہ قامت گلی مین آ سے خرام کرتا

یکایک آکر یہ اضطرابی ملا جو مجہسے وہ ماہ پیکر
کہا کہ خوب ہی لگا ہی جہگرا کہا رقیبو نسے سینہ جاکر
ہی اب وہ دشمن ہی انکا خونی کہا یہ مین نے کہ ای ستمگر
نہ اتنے قصے نہ جنگ ہوتی ہمارے تیر لگا یہ ادہر
رقیب آپہی سی زہر کہاتی جو وصل کا تو پیام کرتا

وہ ہوونکی نثار تو نسی اگل جو پڑتی مژہ کی خنجر
تڑپتے لاکہون برنگ بسمل خوشی سی ہو کر شہید اکبر

نہ باغ مین جاتا نہ باغبان سے جال ہوتا پہر اسدم اگر ۔ وہ سرو قامت جو مسکرا کر چمن مین جاتا جو مسکرا کر
تڑپتی بلبل سسکتی قمری گلو نہ مینا حرام کرتا

ہماری جانب سی منہ چہپا کر جو بیٹہا مجلس مین آ کر تو ۔ حواس و ہوش و قرار اپنے تو ہوں مین سے اڑ گئے ہوا یہ ہر سو
رہا تہا جی باقی ایک نالاں سو وہ بہی لگا تہا آگے جوں بو ۔ بہلا ہوا جو نقاب تو نے اٹہایا چہرے سے ہی پری رو
وگرنہ سینہ سی دل تڑپ کر نگہ مین آکر مقام کرتا

کیا ہی کاکل کی موج نی تو ہمارے دل پر ادہر کو شبخون ۔ ادہر سے چہرے کی ہی چہرائی عجب ہین لیل و نہار مین ہون
غلط سمجہا نواب اسکو یارو قسم ہی تمسی ہین سست کہدون ۔ جو زلفین مکہڑے پہ کہولدیتا صنم ہمارا تو پہر یہ گردون
نہ دن دکہاتا نہ شب بتاتا نہ صبح لاتا نہ شام کرتا

عجب وہ تہا جو میکدہ مین جو ستی ہی بادہ پرست بیخود ۔ رقیبون اوپر نشے سے پہر وہ صنم کی چلتی تہی دست بیخود
ہر اک پڑا تہا سراپے خم کے سرے تہا ہر ایک جست بیخود ۔ وہ بزم سا اپنے تہی میخور کی فرشتی ہو جاتی مست بیخود
جو شیخ جی النسی بحکی آتی تو پہر مین اونکو سلام کرتا

ہماری حق مین جو تیری آگی ہر ایک نکتہ سی چین ہا ہی ۔ سنے سے جسکے فلک بہی ظالم اپنا سر تسے سے ہن ہا ہی
ترا سبب ہی جو یہ مینی ہی اگرچہ سن سن کی سن ہا ہی ۔ نظیر تیرے اشار تو نے بہا ہین غیروں کی سن ہا ہی
وگرنہ کس مین تہی تاب و طاقت جو مجہسی آکر کلام کرتا

ولہ

جب آدمی کی حال پہ آتی ہے مفلسی ۔ کس کس طرح سے اوسکو ستاتی ہی مفلسی
پیاسا تمام روز بٹہاتی ہے مفلسی ۔ بہوکا تمام رات سلاتی ہی مفلسی
یہ دکہہ وہ جانے جسپہ کہ آتی ہی مفلسی

کہیے تو اب حکیم کی سب سے بڑی ہی شان ۔ تعظیم جس کے کرتی ہین نواب اور خان
مفلس ہوئے تو حضرت لقمان کیا ہین یاں ۔ عیسی بہی ہو تو کوئی نہین پوچہتا میاں
حکمت حکیم کی بہی ڈبو باتی ہی مفلسی

جو اہل فضل عالم و فاضل کہاتے ہین
مفلس ہوئے تو کلمہ تلک بھول جاتے ہین
پوچھے کوئی الف تو اوسے بے بتاتے ہین
وہ جو غریب غربا کے لڑکے پڑھاتے ہین
انکی تو عمر بھر نہین جاتی ہے مفلسی

مفلس کرے جو آنکے مجلس کے بیچ حال
سب جانین روٹیونکا یہ ڈالا ہی اسنے جال
گر گر پڑے تو کوئی نہ لیوے اوسے سنبھال
مفلس مین ہو وین لاکھہ اگر علم اور کمال
سب خاک بیچ آکے ملاتی ہی مفلسی

جب روٹیون کے بٹنے کا آکر پڑے شمار
مفلس کو دیوین ایک تونگر کو چار چار
گر مانگے اور وہ تو اوسے جھڑکین بار بار
اس مفلسی کا آہ بیان کیا کرون مین یار
مفلس کو اس جگہہ بھی چباتی ہی مفلسی

مفلس کی کچھہ نظر نہین رہتی ہی آن پر
دیتا ہی اپنی جان وہ ایک ایک نان پر
ہر آن ٹوٹ پڑتا ہی روٹی کے خوان پر
جسطرح کتے لڑتے ہین اک استخوان پر
ویسا ہی مفلسونکو لڑاتی ہی مفلسی

کرتا نہین حیا سے جو کوئی وہ کام آہ
مفلس کرے ہی اسکے تئین انصرام آہ
سمجھے نہ کچھہ حلال نہ جانے حرام آہ
کہتے ہین جسکو شرم و حیا ننگ و نام آہ
وہ سب حیا و شرم اوٹھاتی ہی مفلسی

یہ مفلسی وہ شی ہی کہ جس گھر مین بھر گئی
پھر جتنے گھر تھے سب مین اوسی گھر کے در گئی
زن بچے روتے ہین گویا نانی گذر گئی
ہمسایہ پوچھتے ہین کہ کیا دادی مر گئی
بن مردہ گھر مین شور مچاتی ہی مفلسی

لازم ہی گر غمی مین کوئی شور و غل مچائے
مفلس بغیر غم کے ہی کرتا ہی ہای ہاے
مرجاوے گر کوئی تو کہان سے اسے اوٹھائے
اس مفلسی کی خواریان کیا کیا کہون مین ہاے
مردے کو بن کفن کے گڑاتی ہی مفلسی

کیا کیا مین مفلسی کی کہون خوار پہکڑیان
جہاڑو بغیر گہر مین بکہرتی ہین جہکڑیان
کونون مین جالے لپٹے ہین چہپر مین مکڑیان
پیدا نہو دین جنکے جلانیکو لکڑیان
دریا مین انکے مردہ بہاتی ہی مفلسی

بی بی کی تہہ نہ لڑکونکے ہاتہون کڑے رہے
کپڑے میان کے بنئے کے گہر مین پڑے رہے
جب کڑیان بک گئین تو کہنڈر مین اڑے رہے
زنجیر نہ کواڑ نہ پتہر گڑے رہے
آخر کو انیٹ انیٹ کہدلتی ہی مفلسی

نقاش پر بہی زور جب آ مفلسی کرے
سب رنگ دم مین کردے مصور کے کرکرے
صورت بہی اسکی دیکہہ کے منہ کہنچ رہی پرے
تصویر اور نقش مین کیا رنگ وہ بہرے
اسکے تو منہ کا رنگ اڑاتی ہی مفلسی

جب خوبرو پہ آنکے پڑتا ہے دن سیاہ
پہرتا ہے بوسے دیتا ہر یکپا کو وہ خواہ مخواہ
ہرگز کسیکے دلکو نہین ہوتی اسکی چاہ
گر حسن ہو ہزار روپے کا تو اسکو آہ
کیا کوڑیون کے مول بکاتی ہی مفلسی

اوس خوبرو کو کون دے اب دام اور درم
جو کوڑی کوڑی بوسہ کو راضی ہو دمبدم
ٹوپی پرانی دو تو وہ جانے کلاہ جم
کیونکر نہ جی کو اس چمن حسن کے ہو غم
جسکی بہار مفت لٹاتی ہے مفلسی

عاشق کے حال پر بہی جب آ مفلسی پڑے
معشوق سے اپنے پاس نہ دے اسکو بیٹہنے
آوے جو راتکو تو نکالے وہین اسے
اس ڈر سے یعنے راتکو نیدا کہین ندے
تہمت یہ عاشقونکو لگاتی ہی مفلسی

کیسی ہی دہوم دہام کی رنڈی ہو خوش جمال
جب مفلسی کا آن پڑے سر پہ اوسکے جال
دیتے ہین اوسکے ناچ کو ٹہٹہے کی بیچ ڈال
ناچے ہی وہ تو فرش کے اوپر قدم سنبہال
اور اوسکو انگلیون پہ نچاتی ہی مفلسی

اوسکا تو دل ٹھکانے نہین بہاؤ کیا بتائے
لے شام سے وہ صبح تلک گو کہ ناچے گائی
جب ہو پہنا دو بٹا تو کاہے سے منہ چہپاے
دروں کو آٹھہ سات تو وہ دو ٹکے ہی پاے
اس لاج سے اوسے بہی لجاتی ہی مفلسی

جس کسبی نڈیکا ہو مفلاکت سے دل حزین
یک پون پیسے تک بہی وہ کرتی نہین نہین
رکہتا ہی اوسکو جب کوئی آکر تماش بین
یہ دکھ اوسی سے پوچھیے اب آہ جسکی تیز
آسن مین ساری رات جگاتی ہے مفلسی

وہ تو یہ سمجہے دلمین ادہیلا جو پاؤن گی
باقی رہی چہدام سو پانی بہراؤن گے
دمڑی کے پان دمڑی کی مسی منگاؤن گی
پہر دلمین سوچتی ہی کہ کیا خاک کھاؤنگی
آخر چبینا اوسکو چباتی ہے مفلسی

جب مفلسی سے ہووے کلاونت کا دل اوداس
یک پاؤ سیر آٹے کی دل مین لگاکے آس
پہرتا ہی لے طنبور ہر گہر کے آس پاس
گوریکا وقت ہووے تو گاتا ہی وہ بہاس
یان تک حواس اوسکے اوڑاتی ہی مفلسی

مفلس جو بیاہ بیٹی کا کرتا ہی بول بول
جوڑ وکا وہ گلا ہی کہ ہو جیسا پہوٹا ڈہول
پیسا کہان جو جاکے وہ لاوے جہیز مول
گہر کی حلال خوری تلک کرتی ہی ٹہٹہول
ہیبت تمام اوسکی اٹہاتی ہے مفلسی

بیٹے کا بیاہ ہووے تو بیاہی نہ ساتھی ہی
ماں پیچھے ایک میلی چدر اوڑہے جاتی ہے
نہ روشنی نہ باجے کی آواز آتی ہے
بیٹا بنا ہی دولہ تو باوا براتی ہے
مفلس کی یہ برات چڑہاتی ہی مفلسی

گر بیاہ کر چلا ہے سحر کو تو یہ بلا
گہیرے ہوئے اوسے چلے جاتے ہین جا بجا
شہدا زنانہ ہیجڑا اور بہاٹ منڈ چڑا
وہ آگے آگے لڑتا ہوا جاتا ہی چلا
اور پیچھے تہپڑیونکو بجاتی ہی مفلسی

دروازے پر تالے بجاتے ہین تالیان ‌ ‌ اور گھر مین بیٹھی ڈومنی دیتی ہی گالیان
مالن گلے کے ہار ہو توڑے ہی ڈالیان ‌ ‌ سقہ کھڑا سناتا ہی باتین رزالیان

یہ خواری یہ خرابی دکھاتی ہی مفلسی

کوئی شوم بیحیا کوئی بولا نکھٹو ہے ‌ ‌ بیٹے نے جانا باپ تو میرا نکھٹو ہے
بیٹی پکارتی ہے کہ بابا نکھٹو ہے ‌ ‌ بی بی یہ دل مین کہتی ہی بھڑوا نکھٹو ہے

آخر نکھٹو نام دھراتی ہے مفلسی

مفلس کا درد دل مین کوئی ٹھانتا نہین ‌ ‌ مفلس کی بات کو بھی کوئی مانتا نہین
ذات اور حسب نسب کو کوئی جانتا نہین ‌ ‌ صورت بھی اوس کی پھر کوئی پہچانتا نہین

یانتک نظر سے اوسکو گراتی ہی مفلسی

جسوقت مفلسی سے یہ اگر ہوا تباہ ‌ ‌ پھر کوئی اوسکے حال پہ کرتا نہین نگاہ
والیدری سے کہے کوئی ٹھہرا دے روسیاہ ‌ ‌ جو باتین عمر بھر نہ سنی ہووین اوسنے آہ

وہ باتین اوسکو آگے سناتی ہی مفلسی

چولھے توا نہ پانی کے مٹکے مین آبی ہی ‌ ‌ پینے کو کچھ نہ کھانے کو اور نہ رکابی ہے
مفلس کے ساتھ سب کے تئین بیحجابی ہے ‌ ‌ مفلس کی جورو سچ ہی کہ یان سبکی بھابی ہے

عزت سب اوسکے دل کی گنواتی ہی مفلسی

کیسا ہی آدمی ہو پر افلاس کے طفیل ‌ ‌ کوئی گدھا کہے اسے ٹھہرا دے کوئی بیل
کپڑے پھٹے تمام بڑھے بال پھیل پھیل ‌ ‌ منہ خشک دانت زرد بدن پہ جما ہی میل

سب شکل قیدیون کی بناتی ہی مفلسی

ہر آن دوستون کی محبت گھٹاتی ہے ‌ ‌ جو آشنا ہین اونکی تو الفت گھٹاتی ہے
اپنون کی مہر غیر کی چاہت گھٹاتی ہے ‌ ‌ شرم و حیا و عزت و حرمت گھٹاتی ہے

ہان ناخن اور بال بڑھاتی ہی مفلسی

جب مفلسی ہوئی تو شرافت کہاں رہے — وہ قدر ذات کی وہ نجابت کہاں رہی
کپڑے پھٹے تو لوگوں مین عزت کہاں رہے — تعظیم اور تواضع کی بابت کہاں رہے

مجلس کی جوتیون پہ بٹھاتی ہی مفلسی

مفلس سپاہ کا لڑکا جو لے پیار سے اوٹھا — باپ اوسکا دیکھے ہاتھ کو اور پاون کا کڑا
کہتا ہی کوئی جوتی نہ لیوے کہین چرا — نٹ کھٹ اچکا چور دغا باز گٹھ کٹا

سو سو طرح کی عیب لگاتی ہی مفلسی

رکھتی نہین کسیکے یہ غیرت کی آن کو — سب خاک مین ملاتی ہی حرمت کی شان کو
سو محنتون مین اسکے کہپاتی ہی جان کو — چوری پہ آکے ڈالے ہی مفلس کے دہیان کو

آخر ندان بھیکھ منگاتی ہی مفلسی

دنیا مین لیکے شاہ سے ای یارو تا فقیر — خالق نہ مفلسی مین کسیکو کرے اسیر
اشراف کو بناتی ہی اک آن مین حقیر — کیا کیا مین مفلسی کی خرابی کہون نظیر

وہ جانے جسکے دلکو جلاتی ہی مفلسی

ولہ

اس ارض و سما کے عرصہ مین چھوٹا کچھ کچا ہی — یہ ٹھاٹھ تجھی نے باندھا ہی یہ رنگ تجھی نے رچا ہی
حیوان پکھیرو نر ناری کیا بوڑہا بالک بچا ہے — کیا دانا بینا ہوش بھرا کیا بھولا نادان کچا ہی

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہی

کوئی خالق باری رب مولا رحمان رحیم اللہ تکبیری — کوئی الکھ روپ کرتار کہی نرکال نرنجن نردہاری
کوئی رام رام کہکر سمرے کوئی بولے شیو شیو ہر ہر ہی — کوئی وانا منت ویوائل کیا اہس دیوت جن پہ سے

کل عالم تیری یاد کری تو صاحب سبکا سچا ہی

پھلواری لڑی باغ چمن ہی سبکو یاد تری سے بہلے — تو مالی والی رکھوالی کیا برچھ پھلے کیا پیڑ لے
کوئی مالا پھیرے کوئی سمرن ہی سبکے ولین یاد ڈہلی — کیا چوٹی جڑ کیا پھل کونپل کیا ٹہنی پتا کلی کلی

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہے

دریا و سمندر جھیل نہر ندی نالے ڈبرے جوہر — سیپی گھونگھی کوڑ موتی گھڑیال اور ناگے سوس مگر
جونکیں بھینسیں گوہین جھینگے مرغابی بطخ بیل انبر — کیا لاچی پردی اور بھنور کیا کچھوا کچھ لیا جی جنتر

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہے

ہشیار و دانا مست سٹر عیار نظر ناقص کامل — سردار غریب اونچے اعلی زیرک سیانا نادان غافل
رمال نجومی گھڑیالی ملا برہمن پنڈت عاقل — کیا بید مہندس ابجد دان کیا عالم فاضل کیا جاہل

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہے

سیار ثوابت لوح و قلم جنات عدن فردوس فلک — خورشید سے لے مہتاب تلک مہتاب سے لے خورشید تلک
آثار طبائع قوس جدی میزان اسد سرطان ہر یک — کیا رضوان غلمان جنت کے کیا عرش بریں کیا حور و ملک

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہے

ہیں دشت بیابان اور وادی عرصہ میدان صحرا جنگل — ویرانہ پربت جھاڑ شجر بوٹی جھاڑی پیڑ جھل
پیلو یا کہر ریا سینبل کچنار سنبھالو بڑ پیپل — کیا ابر ہوا کیا برق گھٹا کیا دل بادل کیا جل اور تھل

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہے

رابیل نگیر مولسری مدمالت بیلا اور سمن — دوپہری گیندا گل لالہ نافرمان کرنا بان مدن
جائی جوہی شبو نرگس سنگار جنبیلے سیم بدن — کیا پھول گلابی گل طرہ کیا ڈیلا بانسہ سکھہ درسن

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہے

انگور سنگترہ نارنگی بر سیوہ سدا پھل سیتا پھل — نارنج جھنبیلی اور کولے کھٹے میٹھے کمرکھہ کلکل
انبہ املی جامن بلکری باوام چھاری اور جاپھل — کیا گولر کھٹے مولسری کیا شفتالو کیا کٹھل کیا بڑہل

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سبکا سچا ہے

گدھ پنکھہ کلنگ اور باز کوہی سارس بگلا کویل تیتر — خرچاپ ترمتی زاغ زغن سیمرغ اور سارس مور سفر
بہری لگڑ طوطا مینا ہدہد شکری باشی تستر — کیا بلبل قمری لعل بیا کیا مکھی بھنگا اور مچھر

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہی

کچھ گینڈا ناشیر پلنگ آہو ہرنی روباہ گید ڑ — سیہی نیولا سانڈا بجھو مکڑی بیل چیتے اژ د ر
کچھ گوہی پانڈا گرگ چرخ گرگٹ چل پاسا موس و گرب — کیا جل مانس کیا بن مانس کیا ہاتی گھوڑا اونٹ شتر

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہی

ابدال قطب اور غوث ولی ہی دہیان میں تیری دل سبکا — کیا گیانی دہیانی نارد من کیا جوگی جنگم گرو چیلا
تو پالنے والا ہی سبکا اور سبکا تجھسے دہیان لگا — کیا شاہ نظیر اور کیا راجہ کیا مفلس کیا کنگال گدا

کل عالم تیری یاد کرے تو صاحب سب کا سچا ہی

ولہ

میان میں کیا کہون یک روز اپنے دل کے حیرانی — پڑی جب ہجر کی آکر مرے دلپر پریشانی
نہ خوش آیا مجھے گلشن نہ آبادی نہ ویرانی — اوٹھا کر ہاتھہ جی سے اور دل میں مصلحت ٹہانی

کسی صورت سے چلکر دیکھیے کیا ہی وہ جانی

پہر آیا سوچ دل میں اگر یون ہی چلے سے چلیے — جو وہ پہچان جاوے وان تو ناحق مفت میں مرئیے
مگر ایسا کوئی بہروپ کا سوانگ اب سے کیجے — کہ جسکو دیکھیے بہی خوب اور جی کو بہی رکہہ لیجے

جہانمیں زندگانی بہی میان مشکل ہی بہر پانی

یہ کہتا تہا میں جی میں عشق نے یہ بات لا ڈالے — منگا تہوڑا سا گیروا اور وہیں کفنی رنگا ڈالی
اٹہا مندرے گلے کے بیچ سیلی ہر بلا ڈالے — لگا منہ سے بہبوت اور شکل جوگی کی بنا ڈالی

ہوا سر پاؤں سے اودہوت جوگی جوگ کا گیانی

بنا بالونکا اوڈوا کہول بال اور موچہکے منڈوالا — چبا آکہ اور دہتورا کر دیا آنکہونکو گل لالہ
بنا تونبی کو اور کاندہی سے کی اور پرکہہ مرگ چہالا — پہرا ہاتوں میں سمرن اور گلے میں ڈالکر مالا

چلا پڑہتا ہوا گورکہ سبد اور ناتہہ کی بانی

جب آیا پاس در پر جو وان سنکہہ آنکر بجوایا — صدا سنتے ہی وہ محبوب گہبرا کر نکل آیا

ولیکن دیکھتے ہی مجکو اوس عیار نے تاڑا　　پکارا آؤ جوگی جی بڑی کی آج تو کر پا

جو کچھہ درکار ہو لیجے منگا دیجئے محل پانی

مرا دل خوش ہوا یعنے مجھے اسنے نہین جانا　　اور اوس عیار نے پہلے ہی یارو مجکو پہچانا

کہا جوگی جی کس نگری مین ہی اب آپکو جانا　　کبھی آئے تھے آگے یا ابھی اس جا ہوا آنا

لگا عیار گی سے جا نگر دینی اناکانی

پھر اسمین کھلکھلا کر ہنس دیا اور دیکھکر مجکو　　کہا جوگی جی اب تم ٹک ہمارے پاس آ بیٹھو

ذرا کپڑے اتارو جوگ کے اور منہ کو دہو ڈالو　　بھبھوت ایسی ہی ملنی ہی تو پھر منہ سے لگا لیجو

یہ کہکر اور وہین لا رکھدیا آگے مرے پانی

جو مین پانی وہ منہ دہونیکو اوس کافر نے رکھوایا　　وہین دہڑکا مرا دل اور پکارا لو غضب آیا

کہا ناحق کے جوگی تونے پیچھے جہاڑ لگوایا　　مجھے آتی ہی کہو یا سر بھی اپنا مفت کٹوایا

بھلا کب مجکو چھوڑیگا وہ قاتل دشمن جانی

یہ کہتا تھا مین جسمین اسمین قاتل کھینچ کر تیغا　　پکارا کیون سنے جوگی تو نے اتک منہ نہین موڑا

نہ تہا میرے تصدم مین دم ولیکن ہوش جب آیا　　زمین پر لوٹ سب کچھہ پھینک ایسا وانسے بھاگا

کہ جیسے چھوٹ کر بھاگے کوئی وحشی بیابانی

پکارا دیکھیو جانے نپاوے دوڑیو لیجیو　　ولیکن مین جو بھاگا پھر کہان پاوے کوئی مجکو

لگے کہنے کبھی آنا ادہر کو پھر بھی جوگی ہو　　سمجھنا ہی کسی دن ہم سے تو نے جو کیے جو جو

بھلا سب تیری شوخی شرارت ہم نے پہچانی

نظیر اسدم مجھے جب بھاگنے کی گھات یاد آئی　　چھٹا ظالم کے پھندے سے دوبارہ زندگی پائی

جہان لیجا کے میری بھی خبر جس جس نے پہنچائی　　ہر اک غمخوار نے نے مجھسے کہا آگر کے ای بھائی

خدا کے واسطے ایسی نکیجو پھر تو نادانی

ولہ

خونریز کرشمہ ناز ستم غمزونکی جھکاوٹ ویسی ہی
مژگان کی سنان نظرونکی انی ابرو کی کھچاوٹ ویسی ہی
قتال نگہہ اور دشت غضب انکھونکی لگاوٹ ویسی ہی
پلکونکی جھپک پتلی کی پھرت سرمہ کی گھلاوٹ ویسی ہی
عیار نظر مکار ادا تیوری کی چڑہاوٹ ویسی ہی

بیدرد ستمگر بے پروا بیکل چنچل چٹکیلی سی
دل سخت قیامت پتھر سا اور باتین نرم رسیلی سی
آنونکی بان ہٹیلی سی کاجل کی آن کٹیلی سی
وہ انکھیان مست نشیلی سی کچھ کالی سی کچھ نیلی سی
چتونکی دغا نظرونکی کپٹ سینون کی لڑاوٹ ویسی ہی

تھی خوب دوپٹہ کی سر پر سنجاف تمامی کی الٹی
بلدار لٹین تصویر جبین چکری مینڈی سجی کنگھی
دل لوٹ لیا سب کیونکر او دیکھ نکلے کیونکر جی
وہ رات اندھیری بالون کی وہ مانگ چمکتی بجلی سی
زلفونکی کھلت پٹی کی جمت چوٹی کی گندھاوٹ ویسی ہی

اس کا وہ جبین اور تیہہ کی انداز قیامت شان بھری
اور گہری چاہ زنخدان مین سو آفت کی طوفان بھرے
وہ نرمی صاف ستارا سی اور موتی سی دامان بھرے
وہ کان جواہر کان بھرے کن پھولون با جان بھرے
بیندی کی لٹک جھمکے کی جھمک بالی کی ہلاوٹ ویسی ہی

چہرہ پر حسن کی گرمی سی ہر آن جھمکتے موتی سے
خوش رنگ پسینے کی بوندین سو بار جھلکتی موتی سی
ہنسنے کی ادا مین پھول جھڑے باتون مین ٹپکی موتی ہی
وہ پتلے پتلے ہونٹھ غضب وہ دانت چمکتی موتی سی
پانونکی رنگاوٹ قہر ستم دہڑیونکی جماوٹ ویسی ہی

اوس سینے کا وہ چاک ستم اس کرتی کا تن زیب غضب
اوس قد کی زینت قہر و بلا اوس کافر جیب کا زیب غضب
ان دو بھیونکا آزار براں گیندونکا آسیب غضب
وہ چھوٹی چھوٹی سخت کچین وہ کچے کچے سیب غضب
انگیا کی بھرک گوٹونکی جھمک بندونکی کساوٹ ویسی ہی

تھی پہنی دونو ہاتھونمین کافر جو کڑے کنگا جمنی
کچھ شوخ کڑونکی جھنکارین کچھ جھمکے جڑی پہونچی کی
یہ دیکھ کے عالم عاشق کا سینہ مین تڑپے کیونکر جی
وہ پتلی پتلی انگشتین پورین وہ نازک نازک سی
مہندی کی رنگت فندق کی بہت چھلونکی چھلاوٹ ویسی ہی

تقریر بیان سی باہر ہی وہ کافر حسن اہا ہا ہا
لیکن جھمکیں ان باہونکی یار آوے کہون کیا کیا
کچھہ اب نئے کچھہ حسن بنا کچھہ جوش جوانی اٹھنے کا
وہ بانکی یارو ہوش ربا عاشق سے کھیلے بانک بنا
پونہچی کی پہونچ پونہچے پہ غضب بانکونکی بندوٹ ویسی ہی ہا

وہ کافر ہیچ جی دیکھہ جسے سو بار قیامت کا لرزی
ہر جنبش مین سو جھنکارین ہر ایک قدم پر سو جھمکی
پازیب کڑے پایل گھنگرو کڑیان چھڑیان گجر توڑے
وہ چنچل چال جوانی کی اونچی ایڑے نیچی پہنچی
گھنگھرون کی گھمک دامن کی جھٹک ٹھوکر کی لگاوٹ ویسی ہی

یک شور قیامت ساتھہ چلے نکلے کافر جس دم بن ٹھن
مذکور کرون کیا اب یارو اس شوخ کی کیا کیا چنچل پن
بلدار کمر رفتار غضب لکی قاتل جی کی دشمن
کچھہ ہاتھہ ہلین کچھہ پانون ہلین پھڑکے بازو تھرکے سب تن
کافی وہ بلا بالی وہ ستم انگلی کی نچاوٹ ویسی ہے

یہ ہوش قیامت کافر کا جو بات کہون وہ سب سمجھی
یہ شوخی پھرتی بیتابی یک آن کبھی نچلی نہ رہے
سر اوٹھے نہ بچلے سو انگ کرے باتونمین لڑے نظرونمین لڑے
یہ چنچل اچپل مٹکے چٹکے سر کھولے ڈہانکے ہنس ہنس کر
قہقہے کی ہنساوٹ اور غضب ٹھٹھونکی اڑاوٹ ویسی ہی

کبھی یار نے چٹکی سی لیلے چھیڑ کے چھڑکے دیوے گالی
نظرون مین صاف اڑا لیوے دل اس ڈھنگی کافر عیاری
ہر آن جو خوش ہر دم اچھا ہر بات خوشی کی چہل بھرے
اور ہٹ جاوے سو کوس پرے گر بات کہون کچھہ مطلب کی
رس رنگ کے ضلعے غمزون کی چلت ٹھٹھونکی اڑاوٹ ویسی ہی

قاتل ہر آن نئے عالم کافر ہر آن نئی جھمکین
دل بس کرنیکے لاکھون ڈھب جی لینے کی سو گھاتین
بانکی نظرین ترچھی پلکین بھولی صورت میٹھی باتین
ہر وقت بنین ہر آن سجین ہر دم مین بدلے لاکھہ سجین
بانکی جھمک گھونگھٹ کی ادا جوبن کی دکھاوٹ ویسی ہی

جو اس پر حسن کا عالم ہی وہ عالم حور کہان پاوے
جب ایسا حسن بھبوکا ہو دل تاب بھلا کیونکر لاوے
گر پردہ منہ سے دور کرے خورشید کو چکر آجاوے
وہ مکھڑا چاند کا ٹکڑا سا جو دیکھہ پری کو غش آوے
گالونکی دمک چوٹی کی جھمک رنگونکی کھلاوٹ ویسی ہے

تصویر کا عالم نکہہ سکہہ سے چہب تختی صفا پر کی سی   کچہہ چین جبین پر اینٹہہ رہی ور ہونٹونمین کچہہ گالی سی
بیدردی سختی بہتیری اور مہر محبت تہوڑی سے   جہوٹی عیاری ناک چڑہی بہولی سنبہالی کچی پیسی
باتونکی لگاوٹ قہر ستم نظرونکی ملاوٹ ویسی ہی

کچہہ ناز و ادا کچہہ مغروری کچہہ شرم حیا کچہہ بانک بنا   کچہہ آمد حسن کے موسم کی کچہہ کافر حسن رہا گدرا
کچہہ شور جوانی اٹہنے کا چہہ متا ہی ہنڈکر جوبن دیا   وہ سینہ ابہرا جوش بہرا وہ عالم جسکا جہوم رہا
شانونکی اکڑ جوبنکی کہڑ سج دہج کی سجاوٹ ویسی ہی

یہ کافر گدری کا عالم گہبرائے پری بہی دیکہہ جسے   وہ گورا صاف گلا ایسا بہ جاوے موتی دیکہہ جسے
دل لوٹتے ہیے ہاتہہ ملے اور غش کہاوے جی تکہہ جسے   وہ گردن اونچی حسن بہری کٹ جاوے صراحی دیکہہ جسے
وائین کی مرت بائین کی بہرت پہونچونکی کہچاوٹ ویسی ہی

جب ایسے جنکا دریا ہو کس طور نہ لہرون مین بہئیے   گر مہر و محبت ہو بہتر اور جور و جفا ہو تو سہیے
دل لوٹ گیا ہی غش کہا کر بس اور تو آگے کیا کہئیے   ملجاے نظیر ایسی جو پری چہاتی سی لپٹ کر سو رہیے
ہونٹونکی جہپک بغلونکی لپک سینونکی ملاوٹ ویسی ہی

ولہ

رکہہ بوجہہ سر پہ نکلا اشتر ملا تو ایسا   گہیرا خرابیون نے لشکر ملا تو ایسا
بڑہ گئے جو بال سر کے افسر ملا تو ایسا   مفلس کا زرد چہرہ جو زر ملا تو ایسا
آنسو جو غم سے ٹپکا گوہر ملا تو ایسا

جب مفلسی کا اگر سر پر پڑے ہی سایہ   پہرتا ہی مرد کیا کیا در در خراب و رسوا
بنتا ہی مفلسی مین مفلس کا آیہ نقشا   پورا ہنر جو سیکہا تو بہیکہ مانگنے کا
یہ بدنصیبی دیکہو جوہر ملا تو ایسا

مفلس نے گرچہ مرکر کی نوکری کسی کی   کیسی ہی محنتین کین لیکن طلب نہ پاسکے
جیدہر کو ہاتہہ ڈالا پائی نہ پہوٹی کوڑی   کی عاشقی تو سر پر یک ہی سر لیسی ٹوپی

سو وہ بھی اس سے لے لے دلبر ملا تو ایسا

آخر کو تنگ ہو کر جب مفلسی کے مارے | چیلا ہوا کسیکا اور سب پہنے سیلی تاگے
وہاٹنے سو لنگوٹی ہرگز نہ پائی سے اپنے | ونکو ملائے جھاڑو شبکو منگائے ٹکرے

مفلس کو پیر و مرشد رہبر ملا تو ایسا

اٹا ملا تو ایندھن چولہا توا ندارد | روٹی پکاوے کس پر گھر مین توا ندارد
گر ٹھیکرے پہ تھوپے تو پھر مزا ندارد | نو چھید پیندی غائب چمچہ گلا ندارد

پانیکا گر سبو ہین جھجر ملا تو ایسا

قلیے پلاؤ زردے دودھ اور ملائی کھوئے | پوری کچوری لڈو سب مفلسی نے کھوئے
جب کچھ ہوا میسر دن رات روئے دھوئے | یا خشک ٹکڑے چابے یا پانیکے بھگوئے

سو کھا ملا تو ایسا اور تر ملا تو ایسا

کمخواب تاش شروع تن زیب خاصہ ململ | سب مفلسی کے ہاتوں گئی سے اپنے ہاتھ مل مل
پگڑی رہی نہ جامہ پٹکا رہا نہ آنچل | لے ٹاٹ کی قبا پر جوڑا پرانا کمبل

ابرا ملا تو ایسا استر ملا تو ایسا

نہ جھاڑو جھاڑنیکی پیوند کی نہ سوئے | دالان نہ صحن چھتی نہ طاق نہ بخارے
اپلا نہ آگ پانی چولہا توا نہ تسکے | ٹوٹا سا ایک اوسارا دیوار جھانکٹوں کی

قسمت کی بات دیکھو گھر ملا تو ایسا

ہو صبح اور سورج جب آکے منہہ دکھاوے | لے شام تک اسی کے گھر بیچ دھوپ جاوے
آندھی چلے تو گھر مین سب خاک دھول جاوے | برسے جو مینہہ تو باہر ایک بوند پھر نجاوے

پھوٹے نصیب دیکھو چھپر ملا تو ایسا

جن دن لجاکے اوپر دن مفلسی کے آئے | پھر دو دن بھاگے اون سے سب اپنے اور پرائے
آخر کو مفلسی نے یہ دکھ اسے دکھائے | کھانا جہاں تھا بٹتا وان جاکے ٹکڑے کھائے

کمبخت کو جو کہانا اکثر ملا تو ایسا

تعظیم تہی ہر اک جا تہا پاس جب تلک زر
کپڑے پہنون سے بیٹہا جس بزم مین وہ جاکر
مفلس ہوا تو کوئی دیکہے نہ پہر نظر بہر
سب فرش سی اوٹہا کر ٹہلایا جوتیون پر

مفلس کو ہر مکان مین آدر ملا تو ایسا

گر مفلسی مین اوسنے دو تین لڑکے پاے
دیکہہ انکے گہنے پاتے آنکہون مین آنسو لاے
اور کنبے والے لڑکے وان کہیلنے کو آئے
سر کی کو چہیل سیجے تہہ اور کڑے بناے

بدبخت کے بچون کو زیور ملا تو ایسا

اسباب تہا تو کیا کیا رکہتے تہے لوگ رشتہ
نہ بہائی بہائی کہتا نہ بیٹا کہتا بابا
مفلس ہوئے تو ہرگز رشتہ رہا نہ ناتا
اسپر نظیر مجکو رونا بہت ہی آتا

اس مفلسی زدے کو ٹبر ملا تو ایسا

غزل

دیکہہ عقد ثریا ہمین انگور کی سوجہی
کیون بادہ کشو ہمکو بہی کیا دور کی سوجہی

موسی کے تئین گو شجر طور کی سوجہی
پر ختم رسالت کو بہت دور کی سوجہی

ہمنے تو اُسے دیکہہ کے جانا کہ پری ہی
پریون نے جو دیکہا تو اونہین حور کی سوجہی

غش کہا کے گرا پہلے ہی شعلہ کی جہلک سے
موسی کو بہلا کہیے تو کیا دور کی سوجہی

دیکہا جو بہانی مین وہ گورا بدن اسکا
بلور کی چوکی پہ جہلک نور کی سوجہی

سر پانون سے جب پہنس گئے اوس زلف سیہ مین
تب ہمکو سیاہی شب دیجور کی سوجہی

جنت کے لیے شیخ جو کرتا ہی عبادت
کیا غور جو خاطر مین تو مزدور کی سوجہی

مصنوع مین صانع نظر آوے تو نظیر آہ
نزدیک ہی کیا ہی کہ جہان دور کی سوجہی

ولہ

کہتے ہیں یاں کہ تجھسا کوئی مہ جبیں نہیں … پیارے جو ہم سے پوچھو تو یاں کیا کہیں نہیں

تجھسا تو کوئی حسن میں یاں نازنیں نہیں … یوں نازنیں بہت ہیں پہ ناز آفریں نہیں

ساقی کو جام دینے میں اوس خوش نگہ کو آہ … ہر دم اشارتیں ہیں کہ اسکے تئیں نہیں

اتنا تو چھیڑتا ہوں کہ کہتا ہی جب وہ شوخ … بندہ تو میرا مول خریدا نہیں نہیں

جب اس نہیں کے کہنے سے تانے ہی وہ برا … آ بھی پھر اسکو کہتا ہوں ہنسکر نہیں نہیں

ساقی تجھے قسم ہی جو دیوے مجھے تو جام … یاں دم میں دم ہی ہوتی نہیں جب نہیں نہیں

پوچھے ہی اس سے جب کوئی قتل نظیر کو
کہتا ہی ہم نے مارا ہی ہاں ہاں نہیں نہیں

ولہ

کروں احوال کا اپنے بیان کیا تجھسے میں یارا … ہماری نقد دل جسدن بساط عشق میں ہارا

پھر از بس جی کو وحشت میں راتوں کو آوارا … سحر آیا جو ہیں میں کلبہ احزان میں بیچارا

وہیں یکبارگی جوش جنوں نے دلکو للکارا

کہ بس کیا کر چکا عمر اپنی صرف اشعلۂ آتش … دیا آیا تری گرمی میں حرف ای شعلۂ آتش

نہیں بالا تو ہی دریائی ژرف ای شعلۂ آتش … پڑا ہی کیا فسردہ مثل برف ای شعلۂ آتش

بہار آئی دکھا گر تجھہ میں ہی کچھہ قوت ویارا

یہ سنتے ہی بھبوکا ہو گیا دل طیش میں آکر … لیا ایک ایسا چکر جسطرح پھرتا ہی گھن چکر

کنار و جیب سے سب دھجیاں کر ڈالیں سر تا سر … اڑا کر گرد ملکر خاک نکلا گھر سے پھر باہر

پڑا یہ بید او ٹھوکر کے نعرہ آہ کا مارا

جہان اکنون ز خود رفتم نمیدانم کجا ہستم … بہ تنگی جان گذشتم او کہ راہ از کہ پیوستم

زرہ بگرفت اکنون این زمان شور جنون و ستم … ہجوم محشرم ہنگامہ ام دیوانہ ام مستم

نہ از پائی شناسم سر نمیدانم ز سر پا را

یہ پڑہتے ہی ہوئی پہر تو جنون کی اور سر سائی — عجب دیوانہ پن کی آگے موج آنکھوں مین لہرائی
جو ہین دریا مین ل نے آگے پہر چلنے کی ٹہرائی — قضا نے لا وہین اک اسقدر زنجیر پہنائی

کہ جسکے غل کا پونہچا عرش کے کانون مین جہنکارا

خدا جانے اڑا لائی قضا جاکر کہان سے وہ — زمین سے نکلے کا فریاکہ اوتری آسمان سے وہ
نرالی تہی غرض ای یارو زندان جہانسے وہ — گہسیٹے دور تک جاتی تہی اس شور و فغان سے وہ

مگر گرجا زمین سے کے رعد سے کے نوبت کا نقارا

گریبان چاک سر عریان پریشان منہہ برہنہ پا — جگر مین شور محشر اور زبان اوپر اہا ہا ہا
لگا پہرنے جو ہین شعلہ ہر اک سے گہر مین ہر اکجا — محلے مین پڑا غل دوڑیو چلیو غضب آیا

دوانہ ہو گیا ہی پہلوان یارو جنون مارا

مچا بیداد و فریاد اسقدر اور الامان جب ہان — کوئی بہاگا کہین جاکر ہوا کوئی کہین پنہان
تو پہر اس حال سے آخر نکل کر وہان سے سر گردان — گیا یک دیر مین اور وہان جو لعبت گر اوٹہے ہان ہان

تو نکلا وہانسے گہبرا کر بتون کا باندہ پشتارا

عجب عالم ہوا اوسدم کہین ہو حق کہین ہو ہا — اوسی انبوہ سے جاکر پہر اک مسجد کو جا گہیرا
موذن بہاگے اور عابد چہپے حجرون مین اپنے جا — مُصَلّا پہاڑ تسبیح توڑ کے لوٹے پہوڑ کر اوس جا

بکتی زاہد کچل ڈالے کیا واعظ کا سر پارا

جنون نے پہر کڑک اور تہرتہرا کر وہانسے مارے پیر — تو آ پونہچا اسی عالم سے اک میخانہ کے اوپر
مغان و مغبچہ بہاگے شرابی کانپ اوٹہے تہرتہر — خم و قرابۂ مینا و ساغر توڑ کر یکسر

زمین میکدہ سب می سے کردی خونکا گارا

چمن کے دیکہنے کی پہر ہوئی اسجا سے تیاری — کچل مارے تمامی پہول پہل اور تختہ و کیاری
ستم یہ دیکہا اک آتش زدے بلبل جو جہنکاری — تو لی پہر راہ جنگل کی نکل اسطور یکبارگی

بگولا باد کا یا برق یا آتش کا انگارا

فضا دیکھی جو صحرا کی تو زنجیرین تڑا ڈالین
بلند و پست میدانونکی سب گردین اُڑا ڈالین
ہجوم جوش سے ہر کوہ کی کمرین ہلا ڈالین
تو پھر اس کوہ و صحرا مین عجب دہومین مچا ڈالین
کبھی فرہاد کو گھیرا کبھی مجنونکو جا مارا

چلا اسمان سے ایسا ہوا کا اگے اک جھوکا
کہ اس شور جنون کا آہ سب عالم گیا گذرا
چڑہا اس جوش سے انکھوین مین آگرا اشک کا دریا
کہ ٹریان سب نکلے کا فوار سر مژگانسے یون اچھلا
گویا چھوٹا ہزارا ساونون اور بہادونکا فوارا

گھٹا اٹھی جنونکی اور دہوان آہونکا آگھمڑا
کڑک نالے کی بجلی نے پھر اس عالم کو چمکایا
تماشا دیکھنے کو اوس گھڑی اک عالم آ امڈا
لگا یون منہہ برسنے ہر طرف لڑکونکے پتھرونکا
پڑے ہی جیسی جھڑیان باندھکر اولونکا بوچھارا

بڑہا پھر تو جنون کے جوش کا اس جوش پر سامان
جبھی سی کھل گئی شور قیامت کی بہی اگر وہان
پڑے تھے اشک کے جو جون سے نالونکے نشان ہان اور ہان
نقیب یہ آہ کہتا تھا بڑہے جانا ٹک ای یاران
کوئی پامال ہو جاوے تو پھر اپنا نہین چارا

زمین سے آسمان تک بندھ گیا ایسا سمان آکر
ہجوم خلق سے جین نہین مچی ہی کوٹھے کوٹھے پر
وحوش وطیر نکلے کانپ اوٹھے دیوار و در تھرتھر
ہوا سناٹی لیتی تھے فلک کو آگیا چکر
تماشا دیکھتین تھین حورین ملک کرتے تھے نظارا

عجب دیوانگی نے پھر تو کین گھڑی ملاقاتین
کبھی دہنین کبھی بائین وہ کہاتین ورے گھاتین
اوڑا اوپر تو کر آیا فلک کے کان مین باتین
کہڑا رہتا تو پڑتی تھین زمین کے فرق پر لاتین
جو چلتا تھا تو پھر پامال تھا کیا سنگ کیا خارا

میان پھر تو جنون کے بندھ گئین یون سعد جہلائین
کہ ٹھٹھہ کے ٹھٹھہ ہو گئی خلقت کے اور بند ہو گئین راہین
جو اسمین کوچہ دلدار کی دلکو ہوئین چاہین
تو لیہ بھاگا جنون وہ اسکے گلے مین ڈال کر بانہین
لی آیا وہان کہ تھا جسجا وہ برج حسن کا تارا

کیا آ کر جنون نے دلکا وہان یہ غلغلہ بر پا
کہ بن کر آگ اور خس بس جلا یا گہر قیسون کا

نہ وہ انبوہ رہا نہ وہ مزا نہ دہوم نہ چرچا
نظیر آیا جو ہن یا پہر ہوش مین تو کہہ کے یہ بولا

کہ آخر ہر کمالی را زوالی میشود یار ا

ولہ

ہین مرد اب وہی کہ جنہو نکا ہے فن درست
حرمت انہون کے واسطے جنکا چلن درست

رہتا نہین کسیکا سدا مال و دہن درست
دولت رہی کسی کی نہ باغ و چمن درست

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

دنیا مین اب انہون کو تین سے کہیے بادشاہ
جنکے بدن درست ہین دن رات سال و ماہ

جس پاس تندرستی و حرمت کی ہو سپاہ
ایسی پہر اور کون سی دولت ہے واہ واہ

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

جو گہر مین آئے میری وہ حشمت پناہی ہے
بن تندرستی سب وہ خرابی تباہی ہے

یہ تندرستی یارو بڑی بادشاہی ہے
سچ پوچھیے تو عین یہ فضل الٰہی ہے

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

گر دولتوں نے اسکا بہرا ہی تمام گہر
بیمار ہی تو خاک سے بدتر ہی سب وہ زر

ہو تندرست گرچہ یہ مفلس ہے سر بسر
پہر نہ کسیکا خوف نہ ہرگز کسیکا ڈر

جتنے سخن ہین سب ہین یہی ہی سخن درست
اللہ آبرو سے رکہے اور تندرست

عاجز ہو یا حقیر ہو پر تندرست ہو
بے زر ہو یا امیر ہو پر تندرست ہو

قیدی ہو یا اسیر ہو پر تندرست ہو | مفلس ہو یا فقیر ہو پر تندرست ہو

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

اسمیں تمام ختم ہیں عالم کی خوبیاں | ہو تندرستی اور ملے حرمت سے آب و نان
قسمت سے جب یہ دونوں میسر ہوں پھر تو ہاں | پھر ایسی اور کون سی نعمت ہے میری جان

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

پروا نہیں اگرچہ لکھا یا پڑھا نہو | محتاج حق سوا یہ کسی اور کا نہو
حسن و جمال و علم و ہنر گو ملا نہو | اک تندرستی چاہیے کچھ ہووے یا نہو

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

بیمار گرچہ لاکھ طرح سے ہو بادشاہ | تو اوسکو جانیے کہ گدا سے بھی ہے تباہ
ہم تو اوسی کو شاہ کہیں اور جہان پناہ | اب جسکا تن درست ہو حرمت سے ہو نباہ

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

ہوں گرچہ لاکھ دولتیں بیمار کے کنے | اور نعمتوں کے ڈھیر لگے ہوں بنے ٹھنے
بہتر ہیں مفلسی کے میاں چاہیے چنے | جو تندرست ہیں وہی دولہ ہیں اور بنے

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

جب تندرستیوں کی رہیں دلمیں بستیاں | پھر سو طرح کے عیش ہیں اور ہے پرستیاں
کھانیکو نعمتیں ہوں یا فاقہ مستیاں | سب عیش اور مزے ہوں جو ہوں تندرستیاں

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

چاہا جو دل نے نشے کو تو وونہیں منگا لیا
آیا جو عیش دل میں خوشی سے اڑا لیا
محبوب دلبروں کو گلے سے لگا لیا
جو مل گیا سو پی لیا چاہا سو کھا لیا

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

آیا جو دل میں سیر چمن کو چلے گئے
بیٹھے اوٹھے خوشی سے ہر اکجا چلے پھرے
بازار چوک سیر تماشے میں خوش ہوئے
جاگے مزے میں راتکو یا خوش ہو سو رہے

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

قدرت سے یہ جو تن کی بنی ہے ہر ایک کل
گر ہو خدانخواستہ اک کل بھی چل بچل
جبتک یہ کل بنی ہے تو ہی آدمی کو کل
پھر نہ خوشی نہ عیش نہ کچھ زندگی کا پھل

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

ادنی ہو یا غریب تونگر ہو یا فقیر
ہے سبکو تندرستی و حرمت سے دلپذیر
یا بادشاہ شہر کا یا ملک کا وزیر
جو تونے اب کہا سو یہی سچ ہے ای نظیر

جتنے سخن ہیں سب میں یہی ہے سخن درست
اللہ آبرو سے رکھے اور تندرست

ولہ

کیا عالم انہو نے سیکھہ لیے جو بن لکھے کو بانچے ہیں
دل انکے تار ستاروں کے تن انکے طبل طمانچے ہیں
اور بات نہیں منہ سے نکلے بن ہونٹھ ہلائے جانچے ہیں
منہ چنگ زبان دل سارنگی پا گھنگرو ہاتھہ کمانچے ہیں

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سُر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

کل باجے بج کر ٹوٹ گئے آواز لگی جب تھرانے
سنگیت نہین یہ سنگت ہی مٹھوی ہی جس سے ٹھٹ ٹھانے
اور چھم چھم گھنگرو بند ہوئے تب گت کا انت لگے پانے
یہ ناچ کوئی کیا پہچانے اُس ناچ کو باجے سو جانے

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سُر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

جب ہاتھ کو دہویا ہاتھون سے جب ہاتھ لگے تھرکانیکو
جب آنکھ اوٹھائی ہستی سے جب نین لگی مٹکانے کو
اور پانون کو کھینچا پانون سے جب پانون لگے گت پانیکو
سب کا چھید کبھی سنا ناچے اُس سیا چھیل چھبانیکو

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سُر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

جو آگ جگر مین بھڑکی ہی اُس مشعل سے اجیالی ہی
جس گت پھر اُنکا پانون پڑا اس گت کی چال نرالی ہی
جو منہ پر حسن کی زردی ہی اور زردی کی سب لالی ہی
جس مجلس مین وہ ناچے ہین وہ مجلس سب سے خالی ہے

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سُر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

سب گھنگھٹ اُٹھا پہنا پہنک ادہر اور دہیان ادہر پر دہر گئے ہین
بن گھنگرو جھمک دکھاتے ہین بن جوڑ مٹکو ہرتے ہین
بن تارون تار ملاتے ہین جب نرت نرالا کرتے ہین
بن ہاتھون بھاو بتاتے ہین بن پانون گھمر گت بھرتے ہین

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین
جو بے گت بے سُر تال ہوئے بن تال پکھاوج ناچے ہین

تھل تھنگنے خاطر ناچ کیا جب مورت انکی آ ہی گئی
جب چھیل چھبیلی سندر کی چھب نینون اندر چھا ہی گئی
کہین آپ گیا کہین ناچ گیا اور تان کہین لہرا ہی گئی
اک مورچھا گت سی آ ہی گئی اور جوت مین جوت سما ہی گئی

ہین راگ اونہین کے رنگ بھرے اور بھاو اونہین کے سانچے ہین

جو نے گت لے سُر تال ہو بن تال پکہاوج نا نچے ہین

سب عیش بن کا دور ہوا جب گت پر آمردنگ بجی
تن بہنگ ہوا ول دنگ ہوا سب آن گئی سنے آن سجی

یہ نہ چاکون نظیر اب یان اور سنے دیکہا ناچ اجی
جب عین ندلی جا دیا ہین اس تا نکا آحسنہ نکلا جی

ہین راگ اونہین کے رنگ بہرے اوبہاؤ اونہین کے سانچے ہین
جو نے گت لے سُر تال ہو بن تال پکہاوج نا نچے ہین

ولہ

صحن چمن مین واہ واہ زور بچہی تہی چاندنی
چاند ہلور ین لیتا تہا اور کہلی تہی چاندنی

آیا تہا یار گلبدن پہن کے بادلہ زری
چمکی تہی تار تار مین مہ کی جہلک ذری ذری

بوس و کنار و جام می عیش و طرب ہنسی خوشی
اسمین کہین سے یک بیک مرغ سحر نے بانگ دی

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

کیا ہی مزون سے عیش کی رات تہین کامیابیان
چہوٹین تہین ماہتاب کی نہرون مین ماہتابیان

اگلے جنی تہین صف بصف می کی گئی گلابیان
ہمکو نشون کی مستیان یار کو نیمخوابیان

سینو نمین اضطرابیان آنکہو نمین بیحجابیان
اسمین فلک سے نے رشک سے ڈالین یہ کچہہ خرابیان

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

شب کو دلو نمین واہ واہ زور مزونکی تارے تہے
ہم سے دوچار یار تہا یار سے ہم دوچار تہے

دونو دلو نمین پیار تہا دونو گلو نمین ہار تہے
وصل سے کے بیقرار تہے عیش کے کاروبار تہے

سینہ مین آسمان کے تیر حسد کے پار تہے
ایک پلک مین ناگہان سب وہ مزی شرار تہے

صبح ہوئی گجر بجا پہول کہلے ہوا چلی
یار بغل سے اوٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

چاندنی واہ چاندنی کرتی تھی کیا جھلک جھلک
چہک رہی تھین بلبلین باغ رہا تھا سب مہک
جام کے لب سے ہر گھڑی نکلے تھی مے چھلک چھلک
یار بغل مین غنچہ لب بوسے تکے سو لپک لپک
عیش و طرب کی لذتین ہونے لگین جو یک بیک
ایسے مزے ہین عیش مین آتے نہین کہنے سے کہتا وہک

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

ایک طرف تو نور مین ماہ رہا تھا جگمگا
ایک طرف وہ رشک مہ میرے بغل مین تھا پڑا
دونو دلون مین لذتین دونو جیون مین عیش تھا
مے کی گلابی ہاتھ مین آنکھون مین چھا رہا نشا
ہونٹھ سے ہونٹھ لگ رہے سینہ سے سینہ مل رہا
اتنے مین آ وہ یکبیک کیا ہی غضب یہ ہو گیا

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

واہ ہو تھین رات کیا چاندنی کی اُجالیان
جھوم رہی تھین باغ مین سنبل و گل کی ڈالیان
شوخ بغل مین ناز سے کھولے تھا زلفین کالیان
خوش ہو گلے لپٹ لپٹ دیتا تھا میٹھی گالیان
ہم بھی نشہ مین مست تھے ساقی کی پی کے پیالیان
جلکے فلک نے اسمین ہاے آفتین لا ڈالیان

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

کیا ہی چمن تھا عیش کو واہ برسے تھی نور کی جھڑی
تار نشہ کے تھے بندھے لوٹے تھی چاندنی پڑی
غنچہ دہن تھا چنبلی تھی جوہی کڑی کڑی
دیتا تھا بوسے پیار کے سینہ سے مل گھڑی گھڑی
چشم سے چشم لب سے لب چھاتی سے چھاتی جب لڑی
کیا ہی گھڑی تھی عیش کی اسمین یہ آ بلا پڑی

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

باغ تھا یا کہ خلد وہ یا کہ بہشت یا ارم
یار تھا یا کہ حور تھا یا کہ پری وہ یا صنم

چاندنی تھی وہ چاندنی چاند کا رنگ جس سے کم
دونو نشہ مین مست ہو کے پلنگ پہ جبکہ ہم
پیتے تھے مے گھڑی گھڑی پیتے تھے کو دمبدم
عین مزا تھا وصل کا اسمین نظیر ہے ستم

صبح ہوئی گجر بجا پھول کھلے ہوا چلی
یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی کی جی مین رہ گئی

ولہ

رات لگی تھی واہ واہ کیا ہی بہار کی جھڑی
شمع و چراغ و گلبدن بارہ دری تھی باغ کی
منہہ کے مزے ہوا غل مے کے نشے گھڑی گھڑی
موسم خوش بہار تھا ابر و ہوا کی دھوم تھی
یار بغل مین غنچہ لب رات اندھیری جھک رہی
اسمین کہین سے ہی ستم ایسی اک آپون چلی

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

شب کو ہوئین اہا اہا زور مزون کی مستیان
سبز ولونکی بستیان جنس خوشی کی سستیان
دھوم جھون مین ستیان جھلمین پڑین آستیان
بجلی کی شکلین ہنستیان بوندین پڑین برستیان
دونو مین عیش مستیان دونو مین مے پرستیان
اسمین فلک نے یک بیک لوٹین دلون کی بستیان

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

برسے تھی کیا ہی جھوم جھوم رات گھٹائین کالیان
بجلیون کی اجالیان بارہ دری کی جالیان
جلتی تھین مے کی پیالیان منہہ پہ نشہ کی لالیان
کوئلین بولین کالیان بہ چلے نالے نالیان
عیش کی جھومین ڈالیان باہین گلو مین ڈالیان
اسمین فلک نے توڑ کر سب وہ ہوائین کھالیان

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندین تھمین سحر ہوئی
پہلو سے یار اٹھ گیا سب وہ بہار بہ گئی

ابر و ہوا کی واہ واہ شب کو عجب ہی زور تھے
مہک رہا تھا سب چمن مینہہ کے جھڑاکے زور تھے

کوک پپیہے موروں تھے جھینگروں کی بھی شور تھے
باغ سے تا باغباں جتنے تھے شور و بور تھے
بادہ کشی کے دور تھے عیش و طرب کے جور تھے
آ پڑے اسمیں ناگہاں یہ جو خوشی کے چور تھے

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندیں تھمیں سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار رہ گئی

چار طرف سے ابر کی واہ اوٹھی تھی کیا گھٹا
مے سے تھا مینہ بھی جھوم جھوم چھا جوں امنڈ امنڈ پڑا
ہم بھی ہوا کے لہر میں پیتے تھے مے بڑا بڑا
بجلی کی جگمگاہٹیں رعد رہا تھا گڑ گڑا
جھوکے ہوا کے چل رہے یار بغل میں لوٹتا
دیکھ ہمیں اس عیش میں سینہ فلک کا پھٹ گیا

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندیں تھمیں سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار رہ گئی

زور برسنے رنگ سے تھا مینہ جھمک جھمک
جام رہے چھلک چھلک شیشی سے مے بھبک بھبک
ہم بھی نشوں میں خوب چہک لوٹتے تھے بہک بہک
بوندیں پڑیں ٹپک ٹپک پانی پڑے چھپک چھپک
یار بغل میں با نمک عیش و طرب تھی بیدھڑک
کیا ہی سماں تھا عیش کا اتنے میں آہ یک بیک

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندیں تھمیں سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار رہ گئی

کیا ہی مزہ تھا واہ واہ ابر و ہوا و یار گل
عیش و نشاط بر محل بارہ دری کا تھا محل
پیتے تھے جی مچل مچل پیتے تھے جیسے پل پل
مے سے تھا مینہ سنبھل سنبھل آ رہی تھی شمع جل
شمع سے بھر رہی بغل دل میں قرار جی میں کل
اسمیں نظیر یک بیک آ کے یہ مچ گئے خلل

ابر کھلا ہوا گھٹی بوندیں تھمیں سحر ہوئی
پہلو سے یار اوٹھ گیا سب وہ بہار رہ گئی

ولہ

تسکو چمن میں واہ واہ کیا ہی بہار تھی مچی
پھول سے کھلے تھے پھول پھول غنچہ سے کھلے کلی کلی

چلا چنبیلی رائے بیل موتیا جوہی سیوتی
باد صبا بہی چلتی تھی عطر گلاب مین بسے

حوض سے بہرے چھلکتے تھے نہر بلور ین لیتے تھی
شوخ بغل مین غنچہ لب مے کے نشو نکی تار سے گے

عیش و طرب کے لہر مین رات جب آ ہی ڈہل گئی
اسمین کہین سے ہی غضب نکلی جو مگر چاند نی

صبح سے کے ڈر سے ہڑ بڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بہی دغا مین آ گئے مفت بہار لٹ گئی

رات تو کیا ہی عیش کی ٹہہری تھی آ گئے انجمن
تارے کہلے تھے مہر تن پہول سے کہلے چمن

نرگس و نار و یاسمن سوسن و طرے نسترن
کبک و تدرو خندہ زن بلبل و قمری نعرہ زن

یار بغل مین گلبدن ساغر گلے مین پیرہن
سینہ بسینہ تن بہ تن عیش و طرب کے سب بدن

اسمین رقیب دل شکن آیا گجر کا کرکے فن
تہالے کہین سے لا شتاب ی ہی بجا ٹہن ٹہن

صبح سے کے ڈر سے ہڑ بڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بہی دغا مین آ گئے مفت بہار لٹ گئی

باغ مین شب کو واہ واہ کیا ہی مزو نکے گہور سے تھے
طوطے و بگلے مور تھے فاختو نکے بہی شور سے تھے

شوخی پہ اپنے زور تھے اوسکے بدن بہی زور سے تھے
توڑے کڑے و بعور تھے چہلے بہی پور پور سے تھے

یار ہمارا چاند تہا چاند سے ہم چکور سے تھے
دونو چکپی و دور سے تھے دونو ٹنگ و ڈور سے تھے

می کی نشو نکے شور سے تھے کپڑے بہی شور بور سے تھے
بولا رقیب دن ہوئے دوڑیو یارو چور سے تھے

صبح سے کے ڈر سے ہڑ بڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بہی دغا مین آ گئے مفت بہار لٹ گئی

کیا ہی مزے تہے رات کو یار و مین تمسے کیا کہون
صحن چمن ارم نمون و الیان جہومین سر نگون

شوخ بغل مین فر و فنون عیش و طرب فنون فزون
می کے بہی تہی سبو اگے خون چہرے نشو مین لالہ گون

یار کے ناز او فسون اپنے بہی عشق اور جنون
جام بکار منہہ لگون عیش پکارے دم نہ لون

اسمین رقیب بد شگون کچھ نہ بنا تو وہ زبون
تب پہلے ہی پہر سے بنکے مرغ بولا ہی آکے گردون

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی وغا میں آگئے مفت بہار لٹ گئی

لوٹین ہین کیا ہی ہم نے واہ رات مزے بہار کے
کاکل مشکبار کی طرہ تابدار کے
باہین گلون مین یار کی بوس و کنار پیار کے
بھاگا رقیب یار کے ہاتھون پہ ہاتھ مار کے
انکھڑیان سرمہ دار کی لعل مسی نگار کے
می کے نشون کی تار کی پھولونکے تبا خمار کے
ہاتھون مین گجرے تار کے لپٹے گلون مین ہار کے
کچھ نہ بنا تو وہی اذان دے اٹھے پہ جا پکار کے

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی وغا مین آگئے مفت بہار لٹ گئی

رات ہوئی تھی واہ واہ کیا ہی نشہ رسا رسا
شوخ بغل مین چاند سا دیتا تھا بوسے ہنس ہنسا
جام بدن مین جیسا پھول ہوا تھا بس بسا
اسمین رقیب گر کسا کر کے سحر کا وسوسا
پیتے تھے سے بسا بسا پھولون مین ہم بسا بسا
زلفون مین اسکے دل پھنسا آن وا امین جی پھنسا
نیند مین یار ہمسا لے تھا جما ہی کسمسا
لا کے نقارہ یا دہل دھون دھون بجا یا کس کسا

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی وغا مین آگئے مفت بہار لٹ گئی

کیا ہی نظیر رات کو عیش کے تھے مقابلے
جی پہ خوشی کے در کھلے رنج و تعب کے فاصلے
ناز و ادا کے جو چلے عیش و طرب کے غلغلے
اسمین رقیب دم شنے بولا ہی سحر کے اشعلے
می کے نشے ابھی بہت چلے لگے فراغ حوصلے
شوق نکلے ناز چلے بوسونکے تھے معاملے
یار لپٹ رہا گلے دل مین خوشی کے ولولے
بانگ ہو کہ مسافر و کوچ کرین ہین قافلے

صبح کے ڈر سے ہڑبڑا یار نے گھر کی راہ لی
ہم بھی وغا مین آگئے مفت بہار لٹ گئی

ولہ

آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا
اک پیڑ پہ تھے جنگل کے ہوا اسکا گذارا

رہتے تھے بہت جانور اوس پیڑ کے اوپر
اوسنے بھی کسی شاخ پہ گھر اپنا سنوارا

دیکھا جو طیوروں نے اوسے حسن مین خوشرنگ
وہ ہنس لگا سبکی نگاہون مین پیارا

بازو لگڑ و جرہ و شاہین ہوے عاشق
شکروں نے بھی شکرے سے کیا اسکا مدارا

کچھہ لال چڑے پیدونے پدے ہی نہ غش تھے
پدری بھی سمجھتے تھی اوسے آنکھہ کا تارا

زاغ و زغن و طوطی و طاؤس و کبوتر
سب کرنے لگے اوسکی محبت کا اشارا

جتنے غرض اس پیڑ پہ رہتے تھے پرندے
اوس ہنس پہ اون سبنے دل و جان کو وارا

صحبت جو ہوئی ہنس کی اون جانوروں مین
اک چند رہا خوب محبت کا گذارا

اوس ہنس کو جب ہوگئے دو چار مہینے
اک روز وہ یاروں کی طرف دیکھہ پکارا

لو یارو ہم اب جاوینگے کل اپنے وطن کو
اب تمکو مبارک رہے یہ پیڑ تمھارا

اسبات کے سنتے ہی جو ہر یک کے اوڑے ہوش
سب بولے یہ فرقت تو نہین ہمکو گوارا

ہم جتنے ہین سب ساتھہ تمہارے ہی چلینگے
یہ درد تو اب ہمسے نجاویگا سہارا

اسمین جو شب ہو چکی ہوئی صبح نمودار
پر اپنا ہوا پہ جو ہن اوس ہنس نے مارا

سب ساتھہ چلے اسکے وہ ہمراز و ہواخواہ
ہر ایک نے اوڑنے کی لیے پنکھہ پسارا

دو کوس اوڑے تھے جو ہوئی ماندگی غالب
پھر پر مین کسی کے نرہا قوت و یارا

کوئی تین کوئی چار کوئی پانچ اوڑا کوس
کوئی آٹھہ کوئی نو کوئی دس کوس مین ہارا

کوئی یہان رہا کوئی وہان رہا کوئی رہگیا لاچار
کوئی اور اوڑا آگے جو تھا سب مین کرارا

چیلین رہین کوے گئے اور باز بھی تھک گئے
اوس پہلے ہی منزل مین لیا سبنے کنارا

سب رہ گئے جو ساتھہ کے ساتھی تھے نظیر آہ
آخر کے تئین ہنس اکیلا ہی سدھارا

ولہ

کیا پھری یارو جسے آجائے بڑھاپا
عشرت کو ملا خاک مین غم لائے بڑھاپا
اور عیش جوانی کے تئین کھائے بڑھاپا
ہر کام کو ہر بات کو ترسائے بڑھاپا

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلائے بڑھاپا

جو لوگ خوشامد سے بٹھاتے تھے گھڑی پہر
اب آکے بڑھاپے نے کیا ہائے یہ کچھ قہر
چھاتی سے لپٹتے تھے محبت کی جتا مہر
اب جن کے کنے جاتے ہین لگتے ہین انہین زہر

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلائے بڑھاپا

آگے تو پریزاد یہ رکھتے تھے ہمین گھیر
سو آکے بڑھاپے نے کیا ہائے یہ اندھیر
آتے تھے چلے آپ جو لگتی تھی ذرا دیر
جو دوڑ کے ملتے تھے سو اب لیتے ہین منہ پھیر

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلائے بڑھاپا

تھے جب تلک ایام جوانی کے ہرے روکھ
نت بیٹھے تھے پرند انکے جبتک تھا ہرا روکھ
محبوب جو ملتے تھے سو دیکھ جنہین بھوکھ
اب کیا ہی جو پت جھڑ ہوا اور جڑ ہی گئی سوکھ

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلائے بڑھاپا

آتے تھی جہان گلبدن اور یوسف ثانی
مرجائین تو اب منہ مین نہ ڈالے کوئی پانی
دیتے تھے ہمین پیار سے چھلوں کی نشانی
کس دکھ مین ہمین چھوڑ گئی ہائے جوانی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلائے بڑھاپا

یاد آتے ہین ہمکو جو جوانی کے وہ ہنگام
اور جام وہ آرام مئے عیش اور آرام

دن سب مین جو دیکھون تو نہین ایک کا اب نام
کیا ہم پہ ستم کر گیئے یہ گردش ایام

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہاپا

مجلس مین جو اونکے تو ساغر ہین چہلکتے
چہلین ہین بہارین ہین پریرو ہین جہمکتے
ہم اون کی بیٹہین دور ہین رشک سے تکتے
وہ عیش و طرب کرتے ہین ہم سر ہین پٹکتے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائی بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائی بڑہاپا

اب پانون پڑین اونکے تو ہرگز نہ بلاوین
جا بیٹہین تو ایکدم مین خفا ہوکے اوٹہاوین
اتنا تو کہان اب جو کوئی جام پلاوین
گر جان نکلتی ہو تو پانی نہ چواوین

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑہاپا

جب عیش کے مہمان تہے اب غم کی ہوئے ضیف
اب خون جگر کہاتے ہین جب پیتے تہے سو کیف
جب اینٹہہ کے چلتے تہے سپر باندہ اوٹہا سیف
اب ٹیک کے لاٹہی کو کتین سے چلتے ہین صد حیف

سب چیز کو ہوتا ہے برا ہای بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑہاپا

تہے ہم بہی جوانی مین بہت عشق کی پورے
وہ کوسنے گلرو تہے جو ہم سے نہین گہورے
اب کے تو بڑہاپے نے کیئے ایسے ادہورے
پر جہڑ گئے اور دم اوڑ گئی پہرتے ہین لنڈورے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑہاپا

کیا یارو اولٹ ہی گیا ہمسے زمانا
جو شوخ کہ تہے اپنے گلا ہونکے نشانا
چہیڑے ہے کوئی ڈال کے داوا کا بہانا
ہنسکر کوئی کہتا ہے کہان جاتے ہو نانا

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑہا پا

پوچھین جسے کہتا ہے وہ کیا پوچھے ہی بڈھے ہے
آوین تو یہ غل ہو کہ کہان آوے ہی بڈھے ہے
بیٹھین تو یہ ہو دھوم کہان بیٹھے ہی بڈھے ہے
دیکھین جسے کہتا ہے وہ کیا دیکھے ہی بڈھے ہے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑہا پا

کیا یار کہین گو کہ بڑہا پا ہے ہمارا
پر بوڑھے ہے کہا نیکا نہین تو ہی سہارا
جب بوڑہا ہمین ہای جہان کہہ کے پکارا
کافر نے کلیجہ مین گویا تیر سا مارا

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑہا پا

خوبان ہین اگر جاوین تو ہوتی ہی یہ پہکڑی
کھینچے ہے کوئی ہاتھ کوئی پکڑے ہی لکڑی
موچھین کہین تپی کسے لیے جاتی ہین پگڑی
داڑہی کو پکڑ کھینچ کوئی جھاڑے ہی مکڑی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلای بڑہا پا

کہتا ہی کوئی چہین لو اوس بڈھی کی لاٹھی
کہتا ہی کوئی شوخ کہ ہان کھینچ لو داڑہی
اتنی کسی کافر کو سمجھ اب نہین آتی
کیا بوڑہے جو ہوتے ہین تو کیا اونکے نہین جی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہاے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاے بڑہا پا

یک وقت وہ تہا ہم بہی مزے کرتے تھے گن گن
محبوب پریزاد نئے ہتے تھے سلے بن
یک وقت یہ ہی ہای جو سب کرتے ہین اب گھن
یا ایک وہ ایام تھے یا ایک یہ ہین دن

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہای بڑہا پا

عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہاپا

بوڑہوں مین اگر جاوین تو لگتا نہین وہان دل
وہان کیونکہ سے لگے دل تو ہی محبوبوں کا مائل
محبوبوں مین جاوین تو وہ سب چہیڑین ہین بلمل
کیا سخت مصیبت کی پڑی آ کے مشکل

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہاے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلای بڑہاپا

نکہت کو ہماری اگر اسواری گئی ہے
تو وہان بہی لگی ساتہہ ہی خواری گئی ہے
سنتے ہین کہ کہتے ہوئی نہاری گئی ہی
لو دیکہو بڑہاپے مین یہہ مت ماری گئی ہے

سب چیز کو ہوتا ہی براہاے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہاپا

پگڑی ہو اگر لال گلابی تو یہ آفت
کہتا ہی ہر ایک دیکہہ کے کیا خوب ہی رنگت
ٹہٹہے سے کوئی کہتا ہے کہ شکل پہ رحمت
لاحول ولا دیکہیے بوڑہے کی حماقت

سب چیز کو ہوتا ہی بُرا ہاے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہاپا

گر بیاہ مین جاوین تو یہ ذلت ہی اوٹہانا
چہٹتی ہی سنے باپ نکاحی کا نشانا
رنڈیوں مین اگر جاوین تو مشکل ہے پہر آنا
افسوس کسی جا نہین بوڑہے کا ٹہکانا

سب چیز کو ہوتا ہے براہی بڑہاپا
عاشق کو اللہ نہ کہلائے بڑہاپا

دنیا کے تماشے کو اگر جاوین تو یارو
کہتا ہی ہر اک دیکہہ کے جاتے ہو کہان کو
اور ہنسکے شرارت سے کوئی تعنے ہی بدخو
کیون خیر ہی کیا خصم سے ملنے کو چلی ہو

سب چیز کو ہوتا ہی براہاے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ کہلائے بڑہاپا

گر آج کو ہوتے وہ جوانی کے زمانے
مشکل ابھی پڑجاتی نہیں تھے چھڑانے
قدرت تھی جو یوں چھیڑ کے بیٹھے وہ زنانے
اکدم میں ابھی لگتی او سے بجانے

سب چیز کو ہوتا ہے برا ای بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

گر ناچ میں جاویں تو یہ حسرت ہی ستاتی
اور انکے طرف جاویں تو انکھیں ہی لڑاتی
جو ناچے ہی کافر وہ نہیں دہیان میں لاتی
پر ہمکو تو کافر وہ انگوٹھا ہے دکھاتی

سب چیز کو ہوتا ہی برا اسے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

گر نانگا او نہیں کوئی بوڑھی ہی کہاتے
پھبکی سے پڑائی سے لگاوٹ ہی جتاتی
البتہ بڑھاپے پہ ہی ٹک رحم وہ لاتے
پر پھر بھی وہ ہمکو ذرا خوش نہیں آتی

سب چیز کو ہوتا ہی برا اسے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

تب چکلے کی جو اندر کی وہ کہلاتی ہی کسبی
منھ دیکھتے ہی کہتے ہیں سب آؤ بڑے جی
گر اونہیں کبھی جاویں تو ہوتی ہی خرابی
کیا آئے ہو یہاں کرنے کو پیری و مریدی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ای بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائی بڑھاپا

گر جاویں طوایف میں تو لگتی ہیں ستانے
ہنس ہنس کوئی پوچھے ہی نمازوں کے دوگانے
کیا آئے ہو حضرت ہمیں قرآن پڑھانے
ٹھٹھے سے کوئی پھینکے ہی تسبیح کی دانے

سب چیز کو ہوتا ہی برا اسے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلائے بڑھاپا

گو جھک کے کمر پاؤں سے سر آن لگا ہے
ہر دم تو ہو بانکا وہی دھیان لگا ہے

کہتے ہین جسے ہمکو یہ ارمان لگا ہی | کہتا ہی وہ کیا بوڑھے کو شیطان لگا ہی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہی بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہا پا

نقلین کوئی اون لبون کی بناوے | چلکر کوئی گبڑیکی طرح قد کو جہکاوے
داڑہی کے کسنے انگلی کو للا کے نچاوے | یہ خواری تو اللہ کسیکو نہ دکہاوے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہی بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہا پا

تہے جیسے جوانین کی دہوم ڈہر گئے | ویسے ہی بڑہاپے مین چہٹے آنکے تہکے
سب آکے کافر وہ نظارے سے وہ جہکے | اب عیش جوانونکو ہین اور ہونکو دہکے

سب کو ہوتا ہی برا ہے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہا پا

گر حرص سے داڑہی کو خضاب اپنی لگاوین | جہری جو پڑی منہہ پہ اسے کیونکہ مٹاوین
گو مکر سے ہنسنے کیتئین دانت بندہاوین | گردن تو پڑی ہلتی ہی کیا خاک چہپاوین

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہا پا

بوڑہے ہوے پر حسن کی چاہت نہین چہٹتی | آنکہونسے یہ دیدار کی لذت نہین چہٹتے
اور ویسے ہی محبوب کی لذت نہین چہٹتی | سب چہٹ گیا پر دید کی یہ لت نہین چہٹتے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہی بڑہا پا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہا پا

سنتے ہو جوانو یہ سخن کہتے ہین ہمسے | کرتے ہو جو کر لو وہ مزے عیش و طرب کے
جاویگی جوانی تو پہر افسوس کروگے | تم جیسے ہو ویسے تو کبہی ہم بہی جوان تہے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا

اب جتنے ہو معشوق یہ سب یاد رکھو بات
محبوبو غنیمت ہی جوانی کی یہہ اوقات
جو ہو سو کرو چاہنے والون کی مدارات
جب کو بڑہاپے ہوے پہر تو ہوے ڈہاک کی دو پات

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا

اب جس سے رہین صاف تو ہوتا ہے وہ گدلا
اس چرخ ستمگار نے سینہ مین حسد لا
اللہ نہ دکہلاوے کسی کو یہ ملولا
کیا ہم سے جوانی کا لیا آہ یہہ بدلا

سب چیز کو ہوتا ہے برا ہی بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا

تہے جیسے جوانی مین پیے جام سبو کے
جب آکے گلے لگتے تہے محبوب بہبو کے
ویسے ہی بڑہاپے مین پیے گہونٹ لہو کے
اب کہیے تو بڑہیا بہی کوئی منہ پہ نہ تہوکے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا

یہہ ہونٹہہ جواب پوپلے یارو ہین ہمارے
ہنستے تہے جوانی مین تو پریونکے گذارے
ان ہونٹون نی بہی سونکے ٹہے رنگ ہین پیارے
اور اب تو چڑیل سے آنکے اک لات نمارے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکہلاے بڑہاپا

تہے جیسے جوانی کے چہٹے زور ہی سر شیخ
نکلا ہوا تن سو کہہ روئی بال رگین نخ
ویسے ہی بڑہاپے کی پڑی آکے اب پیخ
حلوا ہے ٹی جرخانے ہتے لیسے ہو چرخ

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہے بڑہاپا

عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاوے بڑھاپا

محفل میں وہ مستی سے بگڑنا نہیں ہوئے ساقی سے پیالوں پہ جھگڑنا نہیں ہوئے
ہنس ہنس کے پریزادوں سے لڑنا نہیں ہوئے وہ گالیاں وہ بوسوں پہ اڑنا نہیں ہوئے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاوے بڑھاپا

کیا دور تھا سر جو کہنے کا ہوتا تھا صد افسوس ہر غنچہ دہن دیکھ کے کرتا تھا صد افسوس
اب مر بھی اگر جاویں تو ہوتا ہی کد افسوس افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس

سب چیز کو ہوتا ہے برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاوے بڑھاپا

جب جانکی بوڑھا ہمیں چھیڑیں ہیں یہ لکھواہ اور چھیڑ کے مجلس سے اوٹھاتے ہیں اگر آہ
اوس وقت تو ہم یار و دم سرد سے بھر آہ رو رو کے یہی کہتے ہیں اب کیوں نہ مرے اللہ

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاوے بڑھاپا

وہ جوش نہیں جس سے کوئی خوف سی دہلی وہ زعم نہیں جس سے کوئی بات کو سہہ لے
جب ہوس ہو تو ہاتھ سے تھکے پانوں بھی پہلے پھر جس کے جو کچھ شوق ہیں آ وسو ئی کہہ لے

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاوے بڑھاپا

گر ہوتی جوانی تو ابھی دھوم یہ مچتی چھاتی سے لپٹ دم میں کہ ٹک ڈالتے پسلی
جب کرتی وہ انگیا کی اڑا ٹھا لیتے دھجی پر کیا کریں یارو کہ بڑھاپے نے بری کی

سب چیز کو ہوتا ہی برا ہائے بڑھاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاوے بڑھاپا

کرتے تھے جوانی مین تو سب لیتے آ چاہ — اور حسن کہاتے تہے وہ سب آ نکے دلخواہ
یہ پھر بڑہاپے نے کیا آہ نظیر آہ — اب کوئی نہین پوچھتا اللہ ہے اللہ

سب چیز کو ہوتا ہے برا ہی بڑہاپا
عاشق کو تو اللہ نہ دکھلاوے بڑہاپا

ولہ

نظر آیا مجھے یک شوخ ایسا نازنین چنچل — کہ جسکے دیکھکر سج دہج میرا دل ہو گیا بیکل
ادا بھی چلبلی اور آن مین بھی کچھ عجب چھلبل — فسونگر انکھڑیان ظالم کی اور جسپر لگا کاجل
کبھی نظرین لڑاوے اور کبھی مکھڑے پہ لے انچل — پڑا اور کانین جھلکے گلے مین سج رہی ہیکل
نگارے گلعذارے نوبہارے نازپیرائے — دلآرامے پری شکلے بتے شوخے دلآرائے

وہ یہ سمن تن او جہری لکہہ تین چند لجائے
بہوین دہنکین تان کین پلکین تان جہلائے

سنے مجھے اوس شوخ چنچل نے جب اپنا حسن دکھلایا — دکھا کر یک نظر چلتا ہوا اور مجھکو تڑپایا
گرا مین ہوکے بیخود یون پریکان جیسے ہو سایا — پھر اسمین ہوش جب آیا تو دل سینہ مین گھبرایا
بہت سا اوس گھڑی مین نے تو یہ آ دلکو سمجھایا — نمانا دلسے ہرگز ڈہونڈہتا ہی وسکا ٹھہرایا
کشیدم نالہ از شوق پیراہن قبا کردم — برائے جستن او صبر و تسکین را رہا کردم

بہینٹ بھی جاتین کبھی نستین آنسو لائے
ہی کوئی ایسا منت جو تیم مندر بتائے

کہون کیا اوس گھڑی یارو عجب احوال تھا میرا — ہر اک سے پوچھتا تھا ہر گھڑی اوس شوخ کا ڈیرا
طلب کی کثرتین اور جستجو کا شوق بہتیرا — ادہر آہونکی سوزش اور ادہر اشکون نے آ گھیرا
کبھی تھی اسطرف جھانکی کبھی تھا اوسطرف پھیرا — جو کوئی پوچھتا تھا کیون میان کیا حال ہی تیرا
از و میگفتم احوالم بپرس اے یار غمخوارم — خرابم دلفگارم بیقرارم نو گرفتارم

الگن پہندا ہے اوریری اور من نہین دتیو روے
درکن جادو وڈارکے سدّ بدہ دینی کہوے

ابہی یہان ایک پریرو گر گیا ہی مجہکو دیوانہ
پلایا اوسکی آنکہون نے مجہے اس مے کا پیمانہ
ہون یکدم تو مین اپنا سناؤن اوسکو افسانہ
اگر وانی چنان کن لطف تا بینم مکانش را

میرا دل ہو گیا اوس شمع رو کو دیکہہ پروانہ
نگہہ نے کر دیا اوسکے مجہے یک پل مین مستانہ
مکان اوسکا تجہے معلوم ہے ای یار کچہہ بانہ
نہم سر بر درش در شوق بوسم آستانش را

نیہ گری کا ہارہی ہون توری بلہار
بارت ہی موہے برہ دکہہ لیجل سے واکے دوار

یہ سنکر تہا وہ کہتا مین تجہے اوسکا پتا دیتا
ابہی لیجا کے تجہکو اوسکی ڈیوڑہی پر بٹہا دیتا
اور اوسے جاکے اوسکے حلقۂ در کو ہلا دیتا
ولیکن آن بت سرکش ز عاشق عار میدارد

نہین ہین ساتہہ جاکر تجہکو اوسکا گہر بتا دیتا
جو وہانکے بیٹہنے کے طور ہین وہ سب جتا دیتا
نکلتا جب تو خوبی سے تجہے اوس سے ملا دیتا
رسیدن تا درش آسان نباشد کار میدارد

پلک کٹارین یار کے ہر دو رکت بہاے
کہہ کے آہ سا مرت جو وسکے دوار جاے

یہ باتین کہکے تہا میرے بہت وہ دلکو بہلاتا
مگر مجہکو بغیر از دیکہنے کے کچہہ نتہا بہاتا
کبہی دیوانہ بنکر سوی صحرا تہا نکلجاتا
بہ بینم آخرش او راز من تا کی نہان باشد

جو الفت مین ہتاتے ہین وہی تہا مجہکو بتلاتا
کبہی تہا آہ کرتا اور کبہی تہا اشک بہرلاتا
دل شیدا کو اپنے تہا کبہی اسطرح سمجہاتا
اسیران محبت را کجا پروای جان باشد

نیہ لگکے رہت ہی ان مین سے دہو کہوے
پیت لگکر جب پک رکہا ہونی ہوی سو ہو

وہ تہا یہ بات سنتا جب مرا منہہ دیکہہ رہتا تہا
مرا دل آتش فرقت مین اوس گہری دہتا تہا

جو چلتا تہا تو وہ اپنی طرف کو ہاتہہ گہتا تہا
نتہا کچہہ بن جو آتا اوس سے دردو رنج سہتا تہا

گریبان تک پڑا اشک اسکی آنکھوں سے بہتا تھا
وہ کہتا تھا اگر پھر جا تو میں یوں اوس سے کہتا تھا
کشم آہ و نمایم گریہ و شام و سحر گردم
نہ بینم تا رخش از جستجو ہرگز نہ برگردم

پتیم سے نین من مدھ کے کینوں بان کمان
بن دیکھے وا روپ کے میری کرہت پران

چلا وہاں سے میں اوس غمخوار کی باتوں سے گھبرا کر
یہی تھی آرزو لیکن کوئی بتلائے اسکا گھر
پریشان حال پھرتا تھا کبھی ادھر کبھی اودھر
بتایا جب مکان اوسکا تو بیٹھا ایک رستے پر
یکایک دیکھتا کیا ہوں کہ آ پونہچا وہیں دلبر
اوٹھا میں اور کہا یوں رکھکے سر اوسکے قدموں پر
مرا مجروح کردی در نگاہم رخ بپوشیدی
چہ تقصیرم کہ دلبردی و حال من نپرسیدی

من میرا بس کر لیو کاہے سے کیے اوٹ
ایسی موتین من ہرن کہاں آئی کھوٹ

کہی یہ بات جب اوس شوخ سے میں نے بچشم نم
تجھے پہلے نہ ناز ہیں وہ نازنین مجھسے ہوا برہم
لگا مجھکو جھڑکنے ہی گھڑی تیوری چڑہا باہم
پھر اسمیں رحم جو آیا تو ہنسکر یوں کہا اسدم
سنجھے زخمی جو کر آئے سے شہاب تیغ نگہ سے ہم
لگا دینگے ترے ہر زخم پر اب لطف کا مرہم
نظیر اینحرف چون گفت آن نگار دلستان من
غم از دل رفت و آمد شاد ما نیہا بجان من

من میرو یابات میں پیت بہیو پرسند
نکسو دکھہ من نچ تی آن بھری آنند

ولہ

کوڑی ہی نہ جنکے پاس وہ اہل یقین ہیں
کھانیکو اونکے نعمتیں سو بہتریں ہیں
کپڑے بھی اونکے تن ہیں نہایت مہین ہیں
سمجھیں ہیں اوسکو وہ جو بڑے نکتہ چیں ہیں

کوڑی کے سب جہاں میں نقش و نگین ہیں
کوڑی نہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں

کوڑے بغیر سوتے تہے خالی زمین پر
سپنکے سنہری بند گئے جاموںکے چین پر
کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین

کوڑی ہوئی تو سونے لگے شہ نشین پر
ہوتی کے پیچہے لگ گئے گہوڑونکے زین پر
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی ہی چاہتی ہی سدا بادشاہ کو
لیکر چہڑی رومال گدا سے بہی شاہ کو
کوڑیکے سب جہانمین ہین نقش و نگین ہین

کوڑی ہی تہام لیتی ہی فوج و سپاہ کو
پہرتا ہی ہر دوکانپہ کوڑی سکے چاہ کو
کوڑی نہو تو کوڑی سکے پہر تین تین ہین

کوڑی نہو تو پہر یہ چہبیلا کہاں سے ہو
رتہہ خانہ فیلخانہ طویلہ کہاں سے ہو
کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین

منڈوا کے سر فقیر کا چیلا کہاں سے ہو
کوڑی نہو تو سائین کا میلا کہاں سی ہو
کوڑی نہو تو کوڑی سکے پہر تین تین ہین

کاندہے پہ تیغ دہرتے ہین کوڑیکے واسطے
سانتک تو لوگ مرتے ہین کوڑیکے واسطے
کوڑیکی سب جہانمین نقش و نگین ہین

آپس ہین خون کرتے ہین کوڑیکے واسطے
جہہ جان دے گذرتے ہین کوڑیکے واسطے
کوڑی نہو تو کوڑی سکے پہر تین تین ہین

گالی و مار کہاتے ہین کوڑیکے واسطے
سو ملک چہان آتے ہین کوڑیکے واسطے

شرم و حیا اوٹہاتے ہین کوڑیکیواسطے
مسجد کو ہین ڈہاتے ہین کوڑیکیو اسطے

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کتنے تو ہم مین ایسے ہین کوڑیکے مبتلا
خست نہین ہی ایسا ہی کوڑے کا مرتبہ

کوڑی ہو گندگی ہین تو لین دانت سے اوٹہا
کوئی دانت سے اٹہاوے ہم انگہوںسے لین اوٹہا

کوڑیکے سب جہانمین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

کوڑی ہی پالتی ہی طوایف کیتین لتاڑ

کوڑی ہی اسکی لیتی ہے انگیا و کرتی پہاڑ

کوڑی ہی لونڈے باز کی کرتی ہی جہڑ جہاڑ ۔ لڑکا بہی دم مین آتا ہے سن کوڑیونکا جہاڑ

کوڑی کے سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کے پہر تین تین ہین

بن کوڑی خور دبی کے برابر بہی پت نتہی ۔ کوڑی جب آئی پاس تو بن بیٹہے سیٹہہ جی
آگے گماشتو سے نکے کہلی ہر طرف بہی ۔ پہر وہ جو کچہہ کہین تو وہی بات ہی سہی

کوڑیکے سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

بن کوڑی تہین نہ تیل کی باسی سنکوڑیان ۔ کوڑی ہوی تو چہٹنے لگین سب لبنے چوڑیان
یون خلق دوڑے تکہیان جون گوہ پہ دوڑیان ۔ خالق نے کیا ہی چیز بنائین ہین کوڑیان

کوڑیکے سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

خاصے محل بنہاتے ہین کوڑیکے زور سے ۔ سپکے کوئین کہدواتے ہین کوڑیکے زور سے
پل اور سرا بناتے ہین کوڑیکے زور سے ۔ باغ و چمن لگاتے ہین کوڑیکے زور سے

کوڑیکے سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

سب لے مفلس و فقیر سے تا شاہ او وزیر ۔ کوڑی وہ دلربا ہی کہ ہی سبکے دلپذیر
دیتے ہین جان کوڑی پہ طفل و جوان و پیر ۔ کوڑی عجب ہی چیز ہی اب کیا کہون نظیر

کوڑیکے سب جہان مین نقش و نگین ہین
کوڑی نہو تو کوڑی کی پہر تین تین ہین

ولہ

سب پیسے ہی کا امیر کے دل مین خیال ہی
پیسا ہی فوج پیسا ہی جاہ و جلال ہے
پیسے ہی کا فقیر بھی کرتا سوال ہے
پیسے ہی کا تمام یہہ رنگ و دوال ہے

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسے کے ڈھیر ہونے سے سب ٹھاٹھہ ساٹھہ ہین
پیسے کے ٹوٹے کو گھڑیان چھہ سات آٹھہ ہین
پیسے کے زور شور ہین پیسے کے ٹھاٹھہ ہین
پیسا نہو تو پیسے کے پھر ساٹھہ ساٹھہ ہین

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا نہو تو ہاتھی بھی دمڑیکا دستا ہے
ہر وقت جسکے سامنے پیسا برستا ہی
پیسے سے اونٹ لاکھہ شتر فیکو ستا ہے
لادے ہی اونٹ کو کوئی ہاتی کو کستا ہی

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا جو ہووے پاس تو کندن سے ہین ڈلے
پیسے سے جتنی لاکھہ کی یک لعل دیکھے کے
پیسے بغیر میٹھے کنے اوس سے ٹولے سے بھلے
پیسا نہو تو کوڑی کو موتی کوئی سے لے

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسے سے چہرہ تاش سے کے طرے سنہری ہین
ہر لحظہ ماہ عید نما شکل و چہرے ہین
سیر و طرب کے عیش و مزے گھرے گھرے ہین
ہر دم بسنت ہولی دیوالی دسہرے ہین

پیسا ہی رنگ و روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا نہو تو باغ و کنوے پھر کہان کسنے ہون
کھانے کو پوری اور یہ کوے پھر کہانسے ہون

عیش و طرب کے سب نگے ٹوٹے پھر کہانے ہون
حلوا کچوری مال تہ ٹوٹے پھر کہانے ہون

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا جو ہو تو دیو کی گردن کو باندھ لائے
پیسے سے لالہ بھیا جی اور چودھری کہلائے
پیسا نہو تو مکڑی بھی جالی سے بر نہ آئیے
بن پیسے ساہوکار بھی یک چور سا دکہائیے

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

چہرہ بھی لعل و رب کے درپن کی بیچ ہے
پوری بھگت بھی پیسے کی سمرنکے بیچ ہی
گر در ہے تو سیر بھی گلشن کے بیچ ہے
درسن بھی خوب روپ کے سب دہن کی بیچ ہی

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

جوڑے چمن بہار ہین پیسے کیواسطے
خوشبو کے پہول ہار ہین پیسے کیواسطے
گہنے مرصع کار ہین پیسے کیواسطے
سب نقش اور نگار ہین پیسے کیواسطے

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسے سے موتی چونی کا عز و وقار ہے
پیسے سے اعتبار ہی اور افتخار ہے
پیسے مین گر غمی ہو تو وہ بھی بہار ہے
پیسے بغیر شادی بھی ہووے تو خوار ہے

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

پیسا ہی جس دلاتا ہی انسان کے ہاتھ کو
بہائی سگا بھی آنکے پوچھے نہ بات کو
پیسا ہی زیب دیتا ہی بیاہ اور برات کو
بن پیسہ پاؤ دولہے نے آدھے رات کو

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہی

پیسے نے جس جہان مین بچھایا ہی اپنا جال
پیسے کے آگے کیا ہین یہ محبوب خوشجمال
آ پہنستے ہین اوس مکان مین خوش شکلون کے پر و بال
پیسا پر کچھ لائے پر ستا نہ نکال

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہی
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

تیغ اور سپر اوٹھاتے ہین پیسے کی چاٹ پر
میدان مین زخم کھاتے ہین پیسے کی چاٹ پر
تیر و سنان لگاتے ہین پیسے کے چاٹ پر
یہان تک کہ سر کٹاتے ہین پیسے کے چاٹ پر

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

عالم مین خیر کرتے ہین پیسے کے زور سے
دوزخ مین فیر کرتے ہین پیسے کے زور سے
بنیاد دیر کرتے ہین پیسے کے زور سے
جنت کی سیر کرتے ہین پیسے کے زور سے

پیسا ہی رنگ روپ ہے پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

دنیا مین دین دار کہاتا ہی نام سے
پیسا ہی جسم و جان ہی پیسا ہی کام سے
پیسا جہان کے بیچ وہ قائم مقام ہے
پیسے ہی کا نظیر یہ آدم غلام ہے

پیسا ہی رنگ روپ ہی پیسا ہی مال ہے
پیسا نہو تو آدمی چرخے کی مال ہے

ولہ

ہی دنیا جسکا ناؤن میان یہہ اور طرح کی بستی ہی
جو مہنگون کو تو مہنگی ہی اور سستون کو یہہ سستی ہے
یہان ہر دم جھگڑے اوٹھتے ہین ہر آن عدالت بستی ہی
گر مست کرے تو مستی ہی اور پست کرے تو پستی ہے

کچھہ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف او عدل پرستی ہے
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور کسی کا مان رکہے تو اسکو بہی ارمان ملے
جو پان کہلاوے پان ملے جو روٹی دیوے تو نان ملے
نقصان کرے نقصان ملے احسان کرے احسان ملے
جو جیسا جسکے ساتھہ کرے پہر دیسا اوسکو آن ملے

کچھہ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف و عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور کسی کی جان بخشے تو اسکی بہی حق جان رکہے
جو اور کسی کی آن رکہے تو اسکی بہی حق آن رکہے
جو یان کا رہنے والا ہی یہ دل مین اپنے جان رکہے
یہ نرت پہرت کا نقشہ ہی اس نقشیکو پہچان رکہے

کچھہ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف او عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو پار اتارے اورونکو اسکو بہی ناؤ اترنی ہی
جو غرق کرے پہر اسکو بہی یہان ڈبکون ڈبکون کرنی ہی
شمشیر تبر بندوق سنان اور نشتر تیر نہرنی ہی
یہان جیسی جیسی کرنی ہی پہر ویسی پار اترنی ہی

کچھہ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف و عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور کا اونچا بول کرے تو اسکا بول بہی بالا ہی
اور دے پٹکے تو اوسکو بہی کوئی اوپر پٹکنی والا ہی
بے ظلم خطا جس ظالم نے مظلوم ذبح کر ڈالا ہی
اوس ظالم کے بہی لوہو کا پہر بہتا ندی نالا ہی

کچھہ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف او عدل پرستی ہی
اس ہاتھہ کرو اوس ہاتھہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو مصری اور کے منہہ مین دے پہر وہ بہی شکر کہاتا ہی
جو اور کے تئین اب ٹکر دے پہر وہ بہی ٹکر کہاتا ہی
جو اور کو ڈالے چکر مین پہر وہ بہی چکر کہاتا ہے
جو اور کو ٹہوکر مار چلے پہر وہ بہی ٹہوکر کہاتا ہی

کچھہ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف او عدل پرستی ہے

اس ہاتہہ کرو اوس ہاتہہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور کسیکو ناحق مین یہ جہوٹہی بات لگاتا ہی
اور کوئی غریب بچارا ہی جو ناحق مین لٹ جاتا ہے
وہ آپ ہی لوٹا جاتا ہی اور لاٹہی پائی کہاتا ہی
وہ جیسا جیسا کرتا ہی پہر ویسا ویسا پاتا ہے

کچھہ دیر نہین اندہیر نہین انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتہہ کرو اوس ہاتہہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

جو اور کی پگڑی لے بہاگے اوسکا بہی اور اچکا ہی
جو اور پہ چوکی بہلاوے اوسپر بہی دہونس دہڑکا ہی
یہان پشتی مین تو پشتی ہی اور دیکہے تو یہان دہکا ہی
کیا زور مزا کا جمگہٹ ہی کیا زور یہ بہیڑ بہڑکا ہی

کچھہ دیر نہین اندہیر نہین انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتہہ کرو اوس ہاتہہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

ہی کہٹکا اوسکے ساتہہ لگا جو اور کسیکو دے کہٹکا
اور غیب سے جہٹکا کہاتا ہی جو اور کسیکو دے جہٹکا
چیرے کے بیچ مین چیرا ہی اور پٹکے بیچ جو ہی پٹکا
کیا کہیے اور نظیر آگے ہی زور تماشا جہٹ پٹ کا

کچھہ دیر نہین اندہیر نہین انصاف اور عدل پرستی ہی
اس ہاتہہ کرو اوس ہاتہہ ملے یہان سودا دست بدستی ہی

ولہ

پہ پہہ عجب ہی دنیا کی اور کیا کیا جنس اکٹہی ہی
یہان مال کسیکا میٹہا ہی اور چیز کسی کی کہٹی ہی
کچھہ پکتا ہی کچھہ بہنتا ہی پکوان مٹہائی بٹہی ہے
جب دیکہا خوب تو آخر کو نہ چولہا بہار نہ بہٹی ہے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکہہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکے کی سی ٹٹی ہے

کوئی تاج خرید ہنس ہنس کر کوئی تخت کہڑا بنواتا ہی
کوئی کپڑے رنگ کے پہنے ہی کوئی گدڑی اوڑہے جاتا ہے
کوئی بہائی باپ چچا نانا کوئی نانی پوتا کہلاتا ہی
جب دیکہا خوب تو آخر کو نہ رشتا ہی نہ ناتا ہے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہی

ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکے کی ٹٹی ہے

کوئی سیٹھ مہاجن لاکھہ پتی بزاز کوئی پنساری ہے
یہان بوجہہ کسیکا ہلکا ہی اور کسیکی بہاری ہے
کیا جانے کون خریدیگا اور کسنے جنس اتاری ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو دلال نہ کوئی بیوپاری ہے

غل شور ہبولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

کوئی پہول کی بیٹھے مسند پر کوئی رووے اپنی دولتکو
کوئی بولے اپنا مجہسے لو اور میرا ہو سو مجہکو دو
کوئی لڑتا ہی کوئی مرتا ہی کوئی جہگڑے حصہ بانٹنکو
جب دیکھا خوب تو آخر کو کچہہ لینا ایک نہ دینا دو

غل شور ہبولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی سی ٹٹی ہے

رمال نجومی عامل ہی اور فاضل ملا سیانا ہی
کوئی عاقل کامل دانا ہی کوئی مست پڑا دیوانہ ہے
تعویذ فلیتہ فال فسون اور جادو منتر لاتا ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب حیلہ مکر بہانہ ہے

غل شور ہبولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکی کی سی ٹٹی ہی

کوئی لوٹے کوچہ گلیونمین تیار کسیکا ڈیرا ہی
کوئی باغ لگواتا ہی اور گہر کسیکا گہیرا ہے
نت قصے جہگڑے کرتے ہین یہ میرا ہی یہ تیرا ہی
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ میرا ہی نہ تیرا ہی

غل شور ہبولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہی
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکے کی ٹٹی ہی

کہین دہوم مچی ہی قرضونکی کہین قرضونکا دکہہ کہنا ہی
کوئی ہیر اپنا پر لکہتا ہی اور بیچی کوئی چہینا ہے
ہر روز تقاضا دہرنا ہی وکہہ دینا پیسا لینا ہی
جب دیکھا خوب تو آخر کو کچہہ لینا ہی نہ دینا ہی

غل شور ہبولا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھہ چکے اس دنیا کو یہ دہوکے کی ٹٹی ہی

کوئی بنیا ہے کوئی تیلی ہے کوئی بیچے پان تنبولی ہے
کہیں گیہوں ڈلی ہے ناجو کی کہیں تھیلا تھیلی کھولی ہے
کوئی سیر پرکھ کر کھینچے ہے کوئی باندھ پھرتا جھولی ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو یکدم کی بولا ٹھولی ہے

غل شور ہوا اگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی ٹوپی پہنے جاتا ہے کوئی باندھے پھرا عمامہ ہے
کمخواب گزی اور گاڑھے کا نت قضیہ ہے ہنگامہ ہے
کوئی صاف برہنہ پھرتا ہے نہ پگڑی نہ پاجامہ ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ پگڑی ہے نہ جامہ ہے

غل شور ہوا اگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی بال بڑھائے پھرتا ہے کوئی سر کو گھونٹ منڈاتا ہے
کوئی پوجا کھات کھانے ہے کوئی چھاپا تلک لگاتا ہے
کوئی کپڑے رنگی پہنے ہے کوئی ننگے منگتا آتا ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب چھوڑ اکیلا جاتا ہے

غل شور ہوا اگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے کوئی ناچے ہے کوئی گاتا ہے
کوئی مال اکٹھا کرتا ہے کوئی کنجی قفل لگاتا ہے
کوئی پہنے جھمکے بھاگے کوئی دھونس بڑکا لاتا ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو سب جھگڑا رگڑا جاتا ہے

غل شور ہوا اگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کوئی بیچے بھنگ شراب افیون کہیں ٹوڈی کی پھیری ہے
کوئی جھگڑے اپنے جاگہہ پر یہ میری ہے یہ تیری ہے
کوئی پلا سر پر لاتا ہے کوئی لادی بیل بکھیری ہے
جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ تیری ہے نہ میری ہے

غل شور ہوا اگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے

کہیں تلی ٹیہو کی تھوتی ہے کہیں گھاس کے گٹھے کی پولی ہے
کہیں چھلنی چھاج پٹاری ہیں کہیں چولہا چکی چولی ہے

ترکاری سگین ساگ برا گر کاندا کا جڑ مولی ہے — جب دیکھا خوب تو آخر کو سب جو دیکھتا بھولی ہے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہے

کہیں پان اٹھیری ہاٹ کڑی کہیں مرکہہ چھرخ نکلا ہے — کہیں بوک ردیتا خوردہ ہی کہیں کوڑی پیسا دھیلا ہے
کہیں ڈھانچ پلنگ کا بچتا ہی کہیں جھنکار سی سا ہے — جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ پڑی ہی کہاٹ بکھرنا ہے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہے

کوئی شکر آبا اڑاتا ہی کوئی ہاتھ پہ رکھی تتلی ہی — شاباش کوئی سے بیٹھا ہے اور ڈر کے سینے دلی ہی
ہی تار کسیکے ہاتھو نہیں اور ناچتی پھرتی تتلی ہے — جب دیکھا خوب تو آخر کو نہ ریشم سوت نہ تتلی ہے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہی
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی ٹٹی ہی

اب کسکا رنگ برا کہیے اور کسکا روپ بھلا کہیے — یکدم کی بیٹھک لگی ہی یہ انبوہ ہزار جیا کہیے
یہ سیر تماشے دیکھ نظیر اب جا کہیے بیجا کہیے — کچھ بات نہیں بن آتی ہی چپ چاپ بھلی ہی کیا کہیے

غل شور ہوا آگ ہوا اور کیچڑ پانی مٹی ہے
ہم دیکھ چکے اس دنیا کو یہ دھوکے کی سی ٹٹی ہی

ولہ

اوس شوخ کے ستم کا گلا آہ کیا کرون — تن بسکہ کر ہوا ہی میرا کاہ کیا کرون
سنتے ہیں ناشنک شام و سحرگاہ کیا کرون — ملتا نہیں ہی تو سے وہ گمراہ کیا کرون

فرصت تو سانس کی بھی نہیں آہ کیا کرون
کیا بیبسی ہی آہی مر اللہ کیا کرون

جبدن سے اوس سے آنکھ ہوا مرا نصیب — دل بھر کے اکدن نہوا دیکھنا نصیب

ہون جاگتی مین تو بھی نہ سین جاگا نصیب — کن بختیون مین آن پڑا اب مین یا نصیب

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا آ بنی ہی ای میرے اللہ کیا کرون

ادہر تو مجکو قتل کرے ہی وہ نیک نام — اودہر کو آرہے ہین اجل سے کئی مجھے پیام
اب یار کو سناؤن کہ رکھون اجل کو تھام — اس کشمکش مین اب کہو کیا کیا کرون مین کام

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا آ بنی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

گر یار کی خوشی نہ کرون تو وہ ہو خفا — اور جو اجل کو روکون تو ہانستی ہے وہ برا
عرصہ تھا زندگی کا سو گھڑیون پہ آ لگا — اس دو گھڑی مین آہ مین کیا کیا کرون بھلا

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا آ بنی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

گر اپنی زندگانی کا کرتا ہون اب حساب — پل مارنے کی دیر ہی پانی کا جیون حباب
کیونکر بہے نہ غم سے مرے آنسو ونکا آب — اتنی سی زندگی مین بھی کیا کیا سہون عذاب

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا آ بنی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

جو جی چھپا کے اب نہ سہون یار کے جفا — تو عاشقون کی بیچ کہاتا ہون بیوفا
اور جی کو دیکھتا ہون تو یکدم کی ہی ہوا — ان مشکلون کی بیچ کرون آہ اب مین کیا

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا آ بنی ہی ای مرے اللہ کیا کرون

گر ہاتھ کے ہو بیٹھ رہون اب مین صبر کر — تو لوگ طعنہ دیتے ہین ہنس ہنس کے گھر بگھر
اور یار سے ملون تو وہ کرتا نہین نظر — اس بیکسی مین آہ کہان پٹکون اپنا س

فرصت تو سانس کی بھی نہیں آہ کیا کرون
کیا ایسی ہی اے مرے اللہ کیا کرون

نہ آہ کا مکان نہ رونیکی اب سبے جاے
گر اک غم سے پٹنے تو مراجی اوسی اٹھ جاے
نہ دلکو میرے صبر نہ دلدار منہ لگاے
اس آسمان بہشتی کو کہون کس سے اب مین ہاے

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا ایسی ہی اے مرے اللہ کیا کرون

گر یار کے گلی مین رہون جا کے بیقرار
ہر آن توڑتا ہی میری آس بار بار
تو تیغ نے مجکو اوٹھاتا ہے بار بار
اس رنج و غم کی آہ مین کس سے کہون پکار

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا ایسی ہی اے مرے اللہ کیا کرون

روؤن تو مجکو اور رولاتا ہے وہ حبیب
گر عمر دیکھتا ہون تو آیو بھی عنقریب
بولون تو یون سے کہنے کہ چل مت نکال جیب
اور یار سے سلوک یہ ٹھہرے ہین یا نصیب

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا ایسی ہی اے مرے اللہ کیا کرون

چاہون کہ مجکو عشق مین اپنے کرے اسیر
نہ مجکو قتل کرتا ہے ظالم نہ دستگیر
تو دور بہاگتا ہی سے مجھے جان کر حقیر
کیا بیطرح سے غم مین پہنسا ہون مین اے نظیر

فرصت تو سانس کی بھی نہین آہ کیا کرون
کیا ایسی ہی اے مرے اللہ کیا کرون

ولہ

دل خوشامد سے ہر اک شخص کا کیا راضی ہے
بہلا فرزند بہی خوش باپ چچا راضی ہے
آدمی جن و پری بھوت بلا راضی ہے
شاہ مسرور غنی شاہ و گدا راضی ہے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

اپنا مطلب ہو تو مطلب کی خوشامد کیجے
اور نہو کام تو اسٹد ہب کی خوشامد کیجے
انبیا اولیا اور سب کی خوشامد کیجے
اپنے مقدور غرض سب کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

چار دن جسکو خوشامد سے کیا جہک کی سلام
وہ بہی خوش ہو گیا اپنا بہی ہوا کام ہین کام
بڑے عاقل بڑے دانا نے نکالا ہی یہ دام
خوب دیکہا تو خوشامد ہی کی آمد ہی تمام

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

مفلس ادنی و غنی کی بہی خوشامد کیجے
بدبخیل اور سخی کی بہی خوشامد کیجے
اور جو شیطان ہو تو اوسکی بہی خوشامد کیجی
گر ولی ہو تو ولی کی بہی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

پیارے جوڑ دیے ہاتھ طرف جس کے آہ
وہیں خوش ہو گیا کرتے ہی وہ ہاتھوں پہ نگاہ
غور سے ہمنے جو اس بات کو دیکہا واللہ
کچہہ خوشامد ہی بڑی چیز ہے اللہ اللہ

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہی

پینے او پہننے کہانیکی خوشامد کیجے
ہیجڑے بہانڈ زنانے کی خوشامد کیجے
مست و ہوشیار دیوانے کی خوشامد کیجے
بہولے نادان سیانے کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی

سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

عیش کرتے ہیں وہی جنکا خوشامد کا مزاج
جو نہیں کرتے وہ رہتے ہیں ہمیشہ محتاج
ہاتھ آتا ہی خوشامد سے مکان ملک اور راج
کیا ہی تاثیر کی اس نسخہ نے پائی ہی رواج

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

گر بھلا ہو تو بھلے کی بھی خوشامد کیجے
اور برا ہو تو برے کی بھی خوشامد کیجے
پاک ناپاک برے کی بھی خوشامد کیجے
کتے بلی و گدہے کی بھی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

خوب دیکھا تو خوشامد کی بڑی کھیتی ہے
غیر کیا اپنے ہی گھر بیچ یہ سکھ دیتی ہے
ماں خوشامد کے سبب چھاتی لگا لیتی ہے
نانی دادی بھی خوشامد سے بلا لیتی ہے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہے
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سی خدا راضی ہے

بی بی کہتی ہی میاں آ ترے صدقے جاؤں
ساس بولی کہ کہیں مت جا ترے صدقے جاؤں
خالا کہتی ہی کہ کچھ کھا ترے صدقے جاؤں
سالی کہتی ہی کہ بھیا ترے صدقے جاؤں

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

آپڑا ہی جو خوشامد سے سروکار اوسے
لوہو بنتے پھرتے ہیں الفت کی خریدار اوسے
آشنا ملتے ہیں اور چاہے ہیں سب یار اوسے
اپنے بیگانے غرض کرتے ہیں سب پیار اوسے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہے

روکھی اور روغنی نانی کی خوشامد کیجے
ساقی و جام و شرابی کی خوشامد کیجے
نان بائی و کبابی کی خوشامد کیجے
پارسا بند خرابی کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

جو کہ کرتے ہین خوشامد وہ بڑے ہین انسان
ہاتھ آتے ہین خوشامد سے ہزارون سامان
جو نہین کرتے وہ رہتے ہین ہمیشہ حیران
جسنے یہ بات نکالی ہی مین اوسکے قربان

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

کوڑی پیسے و ٹکے زر کی خوشامد کیجے
اور جو پتھر ہو تو پتھر کی خوشامد کیجے
لعل و نیلم در و گوہر کی خوشامد کیجے
نیک و بد جتنے ہین یکسر کی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

ہمنے ہر دل مین خوشامد کی محبت دیکھی
دلبرون مین بھی خوشامد ہی کی الفت دیکھی
پیار اخلاص کرم مہر و مروت دیکھی
عاشقون مین بھی خوشامد ہی کی چاہت دیکھی

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

پارسا پیر ہی زاہد ہی مناجاتی ہے
ماہی سے ہاتھی تلک چیونٹی ہی یا ہاتی ہی
جواریا چور دغا باز خراباتی ہے
یہ خوشامد تو میان سبکے تئین بھاتی ہی

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

گر نہ میٹھی ہو تو کڑوی کی خوشامد کیجے
کچھ نہ ہو پاس تو خالی ہی خوشامد کیجے

جانی دشمن ہو تو اوسکی بہی خوشامد کیجے | سچ اگر پوچہو تو جورو کی بہی خوشامد کیجے

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

مرد و زن طفل و جوان خورد و کلان پیر و فقیر | جتنے عالم مین ہین محتاج و گدا بادشاہ و وزیر
سبکے دل ہوتے ہین بہت بہین خوشامد کے اسیر | تو بہی واللہ بڑی بات یہ کہتا ہی نظیر

جو خوشامد کرے خلق اوس سے سدا راضی ہی
سچ تو یہ ہی کہ خوشامد سے خدا راضی ہی

ولہ

پڑہ علم کئی سند مین گر ہم کامل ادراک ہوئے | اور لاد کتابین اونٹون پر سینی کے دراک ہوئے
معقول پڑہے منقول پڑہے ہر منطق مین چالاک ہوئے | یا جتنے علم کی دریا ہین ان دریا کے پیراک ہوئے

سب جیتے جی کی جہگڑے ہین سچ پوچہو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سی آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

رمال نجومی جفری ہو یا غیبون سے کے احکام کہے | گل تارے جہان لیے سارے اور ہیئت کے تختے پر رقم جیسے
نہہ دیکہہ اجل کے شکلونکا سب داخل خارج ہول گئے | نہ رمل جفر کچہہ پیش گئی نہ تختے قرعے کام آئے

سب جیتے جی کی جہگڑے ہین سچ پوچہو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

مشہور حکیم اور بید ہوئے یا پڑہ کر علم طبابت کا | والان کتابون سے روکا اور نسخونسے صندوق بہرا
جب وقت مرض کی آن لیا سب بہول گئی نبض اور قارورہ | گو نسخے لاکہہ مجرب تہے پر کام نہ آیا ایک نسخا

سب جیتے جی کی جہگڑے ہین سچ پوچہو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

لیے ہاتہہ قلم اور باندہ سپر گر ہوئی سپاہی مستعدی | ونرات لیے گرہ کاٹنے شمشیر کہینچی اور قلم چلی

جب کلک قضا نے حرف لکھے اور سیف اجل کی آ چمکی
یہاں فتر طبلک ٹوٹ گئے واں تیغ سپر بھی پٹ پڑے

سب چلتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

یا کوٹھی کر کر بیٹھ گئے یا کھودیں میں کو کھیتی کی
لکھ ڈالیں بہیاں لاکھوں کی بوڑھالی دھرتی بڑی بھلی
جب ہنڈی آئی مالک کی اور آ کر جم کی بھیج لگی
یہاں کوٹھی کوٹھی بیٹھ گئی وہاں کھیتی باڑی کھیت لگی

سب چلتے جی کی جھگڑی ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

یا مست شرابی رند ہوئے یا زاہد تا مقدور ہوئے
یا پی کر مے دل شاد ہوئے یا جلوں میں مسرور ہوئے
جب عمر کے پیالے وصل ہوئے آ ساعت پر معمور ہوئے
یہاں جبہ تسبیح دور ہوئی وہاں ساغر شیشے چور ہوئے

سب چلتے جی کی جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

اسد دنیا کی دھن دولت میں گر شاہ سلیمان جاہ چلے
یا ٹھاٹھ سے میر وزیر اعظم یا راجہ بن کر آ کے چلے
منہ دیکھ اجل کے لشکر کا تب لیکر گھر کی راہ چلے
سب ہاتھی گھوڑے سنگ گئے نہ تخت چھتر ہمراہ چلے

سب چلتے جی کی جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

سب چھوڑ فقیر آزاد ہوئے یا دنیا داری لوٹ گئے
یا شال دوشالے اوڑھے یا اپنے چلے ہنو گوٹ گئے
سنگ اور قضا کی سنٹی سے سر دو نو کے جب پھوٹ گئے
یہاں سیلی تاگے ٹوٹ گئے وہاں جامے تن کے چھوٹ گئے

سب چلتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے
جب موت سے آ کر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے

یا حاکم یا محکوم ہوئے یا عاقل یا معقول ہوئے
یا خادم یا مخدوم ہوئے یا جاہل یا مجہول ہوئے
زردار ہوئے سردار ہوئے مردود ہوئے مقبول ہوئے
کچھ اور نہ دیکھا آخر کو سب آن تہیں دھول ہوئے

سب جتنے جی کے جھگڑے ہین سچ پوچھو تو کیا خاک ہووے
جب موت آ کر کام پڑا سب قصّے قضیے پاک ہووے

جو خاک مصوّر زرگر تھے یا ہاتھ ہنر اور پیشے تھے
یا پھیری کے دوکان لئے یا جنگل جنگل بستے تھے
جو علم و ہنر ہم سیکھے تھے اور جتنے اپنے پیشے تھے
اب اے نظیر اب کیا کہیے سب جتنے اندیشے تھے

سب جتنے جی کے جھگڑے ہین سچ پوچھو تو کیا خاک ہووے
جب موت آ کر کام پڑا سب قصّے قضیے پاک ہووے

ولہ

سن رے اے شوخ گلبدن نادان
سب تجھے کہہ کہہ کے ہم ہوئے حیران
اس طرح پھر سے کے منہ چبا کر پان
خیر سے تو ہنسا نہ کر ہر آن
اسمین ہوگا ہماری جی کا زیان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

گلبدن تالیان بجاوین گے
غنچہ لب منہ بنا چڑاوین گے
کتنے انکھو نمین مسکراوین گے
کتنے آئینہ لا دکھاوین گے
کیا ہی چھیڑینگے ہر گھڑی ہر آن
اب بھی ظالم ہمارے بات کو مان

تو جو خوبان مین خوار ہووے گا
اپنی سب دلبری ڈبووے گا
بات سب مفت اپنی کھووے گا
ہاتھ پھر سر پہ رکھکے رووے گا
کچھ نہ پھر بن سکیگا اے نادان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

کل تو وہان ایک گورا سا لڑکا
اپنے یارون مین کچھ وہ کہتا تھا
ہم تو جانے وہ صاف تھا جھوٹا
یا خدا جانے تھا وہی سچا

تو تو اس طور کا نہین انسان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

ہم نے پوچہا کہ کیا لیا بوسہ
مین کہا ہاتہ سینہ پر پہیرا
وہ تو کچہہ اور اور ہے چرکا
اوسنے سودا ہی بار رلا ڈالا

جائے اب اوسکا دین اور ایمان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

ہم نے اوسے کہا تو جہوٹا ہے
بولا صاحب تمہین تو سودا ہے
کیا وہ ایسا خراب و رسوا ہے
وان تو جہگڑا سے سارا پرچہا ہے

کیا تمہارے ہین بند اتنے کان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

ہمسے پہر بات کہو کہ پوچہے
بولا وہ تم تو سنتے ہو کمسے
کیا کسی سے لگا لیا چہاتی
اجی ترکی سے ہے وہان تمام ہوئے

جب تو کچہہ ہم بہی ہوگئے حیران
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

اوہی اوسکے چہرے سے بہجتے تہے
کبہی حسن سے انکے ہوش کہوتے تہے
کتنے موتی کہرے سے پروتے تہے
ہم اسی ونکو یارور وتے تہے

آخر اوٹہے ہین سو تو کیسے طوفان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

کہہ بہلا وہ جو کچہہ سکے تہا جب
آہ اب ہمکو اس سے کیا مطلب
کچہہ بہی سچ یا کہ جہوٹہہ ہی یہ سبب
سچ بہی ہوگا تو تو سکے کا کب

شرم کاہے کو کہلنے دیگی زبان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

تو جو رانکو انہین جاتا ہے
قہقہے مار کہل کہلاتا ہے
جی مین پہولا نہین سماتا ہے
ہمکو اب پہر یہ ہول آتا ہے

کہین سے ویسے ہی پہر نہون بہتان

اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

آج جانا کہین جو ہی ٹہا نا ۔ دیکہیو اوسکے ساتہہ مت جانا
آفت اس حسن پر تو مت لانا ۔ اوسکے زنہار دم مین مت آنا

اسنے ڈرتا ہی ہر گہڑی شیطان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

توبہلا گو کہ ہوشیار رہا ۔ پر دیا جب نشہ سے غشسے پلا
تجہہ کو غافل نشہ مین جب پایا ۔ پہر اچہوتا کسی سے نے کب چہوڑا

رحم کر اپنے حال پر اے جان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

یاد ہی تجکو بات پرسون سے کے ۔ جب نشہ مین سے تجہے خبر نرہے
بات کچہہ اور اور ٹہری تہے ۔ وہین ہم آگئے جو خیر ہوئیے

ورنہ وہان ہو چکا تہا سب سامان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

گر انہون مین تو ہو گیا بدنام ۔ کہی خوبان کرینگے خط ارقام
کتنے ہنس ہنس کے دینگی دشنام ۔ کئی جہک جہک کرینگے آکے سلام

پہر نہلہ مین سے کے کہاڑے اور میدان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

خوبرو بہی بہر آگے چہیڑین سے گے ۔ کاغذون کے طرح چہیڑین سے گے
سب یہہ باتین گڑی اکہیڑین سے گے ۔ خوب سا شہد مین لتہیڑین سے گے

دم مین کر دینگے کرکری سب شان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

تجہے اب پہینکتے ہین جو پہندے ای ستمگر بڑے ہین وہ خندے
وہان کئی ہو چکے ہین شرمندے دیکہہ الفت مین انکے مت تن دےکا

سے نکلے انسان پہر نہ ہو حیوان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

اب تو تہوڑا سا گل پہ پہولا ہی کل کو پہر باد اور بہولا ہے
اتنے جس کے پہر سے بہولا ہے وہ تمہرے عیب سب قبولا ہے

لوگ باندہین سے گے تو تپے طوفان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

پہول ڈالی پہ جب تلک سے ہے کہلا اوسکا وہان سے ہے کچہ اور ہی رتبا
جب کہ اوسکو کسی سے نے توڑ لیا پہر وہین سونگ سانگ پہینک دیا

اس سخن سے کے تو مغز کو پہچان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

آج یہ گال ہین جو گل سے لال لوگ کرتے ہین بلبلون کے مثال
آہ تکلین گے انپہ جسدم بال پہر یہ وہوم اور نہ یہ دہمال

انکے سے ملنے پہ بہول مت انجان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

اب تو ہر کہتے ہین بلہوس کہٹکا کوئی چیرا رنگا کوئی پٹکا
لیکہ جب حسن کہا گیا جہٹکا آتا نہ آ تو بوجہا پہر سٹکا

ہین یہ دو دن سے کے چاو اور ارمان
اب بہی ظالم ہماری بات کو مان

آگے وہ بات یاد ہی پیارے گرچہ سچ کچہ نہ تہی خدا انکے

پر وہ طوفان تو پڑ گئے اُسکے ہم تو اب تک ہین اس سے شرمندے

بلکہ مجھکو بھی خوب ہون گے دھیان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

کیون ستمگر یہ کیسی بات ہوئی اُونسے جو کچھ کہے سو تونے سہی
نوبت اب یہان تلک تو آ پہنچی اب نقارے ہی نہ بجنے ہین باقی

دیکھ عاشق نظیر کو پہچان
اب بھی ظالم ہماری بات کو مان

ولہ

پھرے ہین کیا کیا الٹ پلٹ کر کسی ہین آگر یہ دم کسیکے کوئی کرے ہی کسیکی منت کوئی ہی چومے قدم کسیکے
کسی پہ لطف و کرم کسیکے کسی پہ ظلم و ستم کسیکے کسے پڑے ہی یہان غرض اب جو کوئی ہو بہرم کسیکے

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسیکے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسیکے

نہ کوئی طالب ہوا ہمارا نہ ہمنے دل سے کسیکو چاہا نہ ہمنے دیکھی خوشی کی لہرین نہ درد و غم بھی کبھی اٹھایا
نہ ہمنے بویا نہ ہمنے کاٹا نہ ہمنے جوتا نہ ہمنے گاہا اٹھا جو دل سے بہرم کا پردہ تو سکھ سے اٹھتے ہی بیٹھے آہا

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسیکے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسیکے

یہ بات کلی ہی جو ہمارا کوئی تھا اپنا کوئی بگانا کہین تھی نانی کہین تھی دادی کہین تھے دادا کہین تھا نانا
کسی پہ پھٹکا کسی پہ کوٹا کسی پہ پیسا کسی پہ چھانا اٹھا جو دل سے بہرم کا تھانا تو پھر جو بھی ہے یہ بیٹھے

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسیکے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسیکے

یہ سیر دیکھو ابھی جہان تھی کسی کے آقا کسی کے نوکر کسیکے بندے کسی کے چیلے کسی کے خادم کسیکو چاکر

نہ باپ بیٹے نہ دوست دشمن نہ عاشق اور نہ صنم کسی کے
عجب طرح کی ہوئی فراغت نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے

ولہ

دنیا مین کون ہی جو نہین ہی فدای زر
جتنے ہین سب کے دل مین بہری ہی ہوای زر
آنکھون مین دل مین جان مین سینہ مین جای زر
ہمکو بہی کچھہ تلاش نہین اب سوای زر

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی دنرات ہای زر

کتنے تو زر کو نقش طلسمات کہتے ہین
اور کتنے زر کو کشف و کرامات کہتے ہین
کتنے خدا کی عین عنایات کہتے ہین
کتنے اسی کو قاضی حاجات کہتے ہین

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی دنرات ہای زر

یہ پانی اب جو زیست کی سب کی نشانی ہے
زر کی جھمک کو دیکھہ کے اب یہ بہی پانی ہے
یارو ہمارے جس کے سبب زندگانی ہے
یہ پانی یہ نہین ہی وہ سونیکا پانی ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی دنرات ہای زر

آب طلا کی بوند بہی اب جس کے ہاتھہ ہے
وہ بوند کیا ہی چشمہ آب حیات ہے
دنیا مین عیش دین بہی عشرت کی ساتھہ ہے
زر وہ ہی جس سے دونو جہان مین نجات ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی دنرات ہای زر

سرمہ کی جس کے پاس طلا کی سلائی ہے
آنکھون مین اوسکی آب زر روشنائی ہی
عرش فرش سب اسی دیتا دکھائی ہے
خالق نے دیکھہ نور کی پتلی بنائی ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ونرات ہای زر

زر کہان مین گرا ہی تو وہان بہی بہار ہے
دیوار مین لگا ہی تو وہان بہی بہار ہے
شمشیر پر چڑہا ہی تو وہان بہی بہار ہے
گر خاک مین گرا ہی تو وہان بہی بہار ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ونرات ہای زر

زر کے دیے سے پیر اور استاد نرم ہو
جو شوخ سنگدل ہے پریزاد نرم ہو
زر کے سبب سے دشمن بیداد نرم ہو
زر وہ ہی جسکو دیکہہ کے فولاد نرم ہو

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ونرات ہای زر

کپڑے پہ گر لگا ہی طلائی کلابتون
ہو دسترس تو چور اُچکے کی کیا کہون
مین اسکے تار تار کی تعریف کیا کہون
سچی ہی دلمین ہا کہ مین ہی اوسکو چہین لون

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ونرات ہای زر

جا لوگ روم شام مین زر کو کماتے ہین
دکہن سے زر کے واسطے سب یانکو آتے ہین
تا چین چین زر کے جہاز آتے جاتے ہین
اوزبان سیکہے زر کیواسطے کہین کو جاتے ہین

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی ونرات ہای زر

سونے کی جدولین جو کتابون پہ عام ہین
جنکے ورق ورق پہ سنہری تمام ہین
وہ جدولین وہ رنگ وہ سونیکے کام ہین
سب مین زیادہ اونکے ہی قیمت مین نام ہین

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر

ہر یک یہی پکاری ہی وزرات ہای زر

اب جنکے گھر مین ڈھیر ہین سونیکے وام کے
سب اسکے پانون چھوتے ہین انکے غلام کے
ہر اک امیدوار ہین اونکے سلام کے
کیا ستے ہین طلا ہی علیہ السلام کے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا ابتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی وزرات ہای زر

کتنون کے دل مین ہی یہی کہ زر ہی کماییئے
کہتا ہی کوئی ہای کہان زر کو پاییئے
کچھ کھاییئے کھلاییئے اور کچھ بتاییئے
کیا کیجے زہر کھاییئے اور مر ہی جاییئے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا ابتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی وزرات ہای زر

سونا اگرچہ زرد ہی یا سرخ فام ہی
سب مین زیادہ حسن کے الفت کا دام ہی
لیکن تمام خلق کو اوس سے ہی کام ہے
زر وہ ہی جسکا حسن بھی اونکا غلام ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا ابتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی وزرات ہای زر

رنڈی جو کبھی پہنے ہی سونیکے بالیان
یار اسکے سب سمجھتے ہین پھولونکی ڈالیان
کیا اوسکے منہ پہ حسن سے چمکے ہین لالیان
سب اوسکو چھیڑ چھیڑ کے کھاتے ہین گالیان

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا ابتلای زر
ہر یک یہی پکارے ہی وزرات ہای زر

سب پانون نے جو سونیکے گہنے کی ذیل ہے
یہ چاہ یہ ملاپ تو زر کے طفیل سے ہے
جو دیکھتا ہی اسکو وہی دل کو میل ہے
نے پوچھتے ہین بہوت ہی وہ یا چھیل ہے

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا ابتلای زر
ہر یک یہی پکاری ہی وزرات ہای زر

ہوتی ہین زر کے واسطے ہر جا چڑہائیان — کٹتے ہین ہاتھ پانون سر گلے اور کلائیان
بندوقین اڑ رہی ہین کہین توپین لگائیان — کل زر کی ہو رہی ہین جہان مین لڑائیان

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکارہی ہی دنرات ہای زر

لڑکا سلام کرتا ہی جہک جہک کی رنگ ماہ — بوڑھے بڑے سب اسکیطرف پیار کر واہ
دیتے ہین یہ دعا اسے تب لیسی خواہ مخواہ — ای میرے لعل ہو ترا سونیکے سہرے بیاہ

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکارہی ہی دن رات ہای زر

سب جتنے جہان مین خلق ہی کیا شاہ کیا وزیر — پیر و مرید و مفلس و محتاج اور فقیر
سب پہنسگی زر کے جال مین جی جانسی اسیر — کیا کیا کہون مین خوبیان زر کی میان نظیر

جو ہی سو ہو رہا ہی سدا مبتلای زر
ہر یک یہی پکارہی ہی دنرات ہای زر

ولہ

ہین عاشق اور معشوق جہان ہان شاہ وزیری ہی بابا — نہ رونا ہی نہ دہونا ہی نہ درد اسیری ہی بابا
دنرات بہارین چہلین ہین اور عشق صغیری ہی بابا — جو عاشق ہوئی سو جانتی ہی یہ بہید فقیری ہی بابا

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پہر کیا دلگیری ہی بابا

ہی چاہ فقیر اک دلبر کی پہر اور کسی کی چاہ نہین — اک راہ اسی سی رکھتی ہین پہر اور کسی سی راہ نہین
یان جتنا رنج و تردد ہی ہم ایک سی بہی آگاہ نہین — کچہ مرنیکا سندیہہ نہین کچہ جینے کی پرواہ نہین

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پہر کیا دلگیری ہی بابا

کچھ ظلم نہیں کچھ زور نہیں کچھ داد نہیں فریاد نہیں
کچھ قید نہیں کچھ بند نہیں کچھ جبر نہیں آزاد نہیں
شاگرد نہیں استاد نہیں ویران نہیں آباد نہیں
ہیں جتنی باتیں دنیا کی سب بھول گئی کچھ یاد نہیں

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

جس سمت نظر بھر دیکھے ہیں اس دلبر کی پھلواری ہی
کہیں سبزہ کی ہریالی ہی کہیں پھولوں کی گلکاری ہی
دن رات مگن خوش بیٹھے ہیں اور آس اسی کی بھاری ہی
بس آپ ہی وہ داتاری ہی اور آپ ہی وہ بھنڈاری ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

نت عشرت ہی نت فرحت ہی نت راحت ہی نت شادی ہی
نت مہر و کرم ہی دلبر کا نت خوبی خوب مرادی ہی
جب اُمڈا دریا الفت کا ہر چار طرف آبادی ہی
ہر رات نئی اک شادی ہی ہر روز مبارکبادی ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

ہی تن میں خوشی کا رنگ بنا اور منہ پر ہر دم لالی ہے
جز عیش و طرب کچھ اور نہیں جس دن سے سرت سنبھالی ہی
ہونٹوں میں راگ تماشی کا اور گت پر بجتی تالی ہی
ہر روز بسنت اور ہولی ہی اور ہر اک رات دوالی ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

ہم چاکر جس حسن کے ہیں وہ دلبر سب سے اعلا ہی
اوسنے ہی ہمکو جی بخشا اوسنے ہی ہمکو پالا ہی
دل اپنا بھولا بھالا ہی اور عشق بڑا متوالا ہی
کیا کہیے اور نظیر آگے اب کون سمجھنے والا ہی

ہر آن ہنسی ہر آن خوشی ہر وقت امیری ہی بابا
جب عاشق مست فقیر ہوئی پھر کیا دلگیری ہی بابا

مسدس

دنیا عجب بازار ہی کچھہ جنس یانکی سات لے
میوہ کھلا میوہ ملے پہل پہول دے پہل پات لے

نیکی کا بدلا نیک ہی بد سے بدی کی بات لے
آرام دے آرام لے دکھہ درد دے آفات لے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

کانٹا کسی کے مت لگا گو مثل گل پہولا ہی تو
مت آگ مین ڈال اور کو یہ گھاس کا پولا ہی تو

وہ تیرے حق مین تیر ہی کس بات پر بہولا ہی تو
سن رکھہ یہ نکتہ بے خبر کس بات پر بہولا ہی تو

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

شوخی شرارت مکر و فن سب کا بسیکہا ہی یہان
کہوٹی کہری جو کچھہ کہے تس کا پرکہا ہی یہان

جو جو دکہایا اور کو وہ آپ بہی دیکہا ہی یہان
جو جو پڑا لتا ہی مول تل تل کا لیکہا ہی یہان

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

جو اور کی بستی رکھے اسکا بہی بستا ہی پرا
جو اور کی توڑے گھڑی اوسکا بہی ٹوٹی ہی گھڑا

جو اور کے مارے چہری اوس کے بہی لگتا ہی چہرا
جو اور کی چیتے بدی اوسکا بہی ہوتا ہی برا

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دے اس ہاتہ لے

جو اور کو پہل دیویگا وہ بہی سدا پہل پاویگا
جو آج دیویگا یہان ویسا ہی وہ کل پاویگا

گیہون سے گیہون جو سے جو چانول سے چانول پاویگا
کل دیویگا کل پاویگا کلپایگا کل پاوے گا

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دن کو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دی اس ہاتہ لے

جو چاہیے لیجل آپ سکہڑی سب جنس یان تیار ہی
آرام مین آرام ہے آزار مین آزار ہے

دنیا نجان اسکو سیان دریا کی یہ منجدھار ہی
اور ونکا بیڑا پار کر تیرا بہی بیڑا پار ہے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دے اس ہاتھ لی

تو اور کی تعریف کر تجکو ثنا خوانی ملے
کر مشکل آسان اور کے تجکو بہی آسانی ملے
تو اور کو مہمان کر تجکو بہی مہمانی ملے
روٹی کہلا روٹی ملے پانی پلا پانی ملے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

جو گل کہلاوے اور کا اوسکا ہی گل کہلتا ہی ہے
جو اور کا کیلے ہی منہ اوسکا ہی منہ کلتا ہی ہی
جو اور کا چہیلے جگر اوسکا جگر چہلتا ہی ہے
جو اور کو دیوے کپٹ اوسکو کپٹ ملتا ہی ہی

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

کر چک جو کچھ کرنا ہوا اب یہ دم تو کوئی آن ہے
نقصان مین نقصان ہی احسان مین احسان ہی
شہت مین یان تہمت لگی طوفان مین طوفان ہی
رحمان کو رحمان ہی شیطان کو شیطان ہے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

یان ہر دے تو زہر لی شکر مین شکر دیکھہ لے
نیکون کو نیکی کا مزا موذی کو ٹکر دیکھلے
موتی دیے موتی ملین پتھر مین پتھر دیکھہ لے
گر تجکو یہ باور نہین تو تو بہی کر کر دیکھلے

کلجگ نہین کرجگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دی اس ہاتھ لے

اپنے نفع کیواسطے مت اور کا نقصان کر
تیرا بہی نقصان ہوویگا اس بات اوپر دہیان کر
کہانا جو کہا تو دیکھہ کر پانی پیے تو چہان کر
یان پاؤن کو رکھہ پھونک کر اور خوف سی گذران کر

کلجگ نہین کہ جگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لی
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہہ دی اس ہاتہہ لی

غفلت کی یہ جاگہہ نہین یان صاحب ادراک رہ — دلشاد رکہہ دلشاد رہ غمناک رکہہ غمناک رہ
ہر حال مین توبہی نظیر اب ہر قدم کے خاک رہ — یہ وہ مکان ہی او میان یان پاک رہ بیباک رہ

کلجگ نہین کہ جگ ہی یہ یان دنکو دی اور رات لیے
کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتہ دیے اس ہاتہہ لیے

ولہ

جہان مین یارو خدائی کی کیا خدائی ہی — کہ ہر کسی کو تکبر سے ہے خود نمائی سے ہے
ادہر جوانی بڑہاپی پہ چڑہ کے آئی ہی — ادہر بڑہاپے کی ادس بہوئی چڑہائی ہے

عجب جوانی بڑہاپے کی اب لڑائی سے ہے

جوانی اپنی جوانی مین ہو رہی سرشار — بڑہاپا اپنے بڑہاپے مین دم رہا ہی مار
ہوئے ہین دونون جو لڑنے کیواسطے تیار — ادہر جوانی نے کہینچی ہی طیش سے تلوار

بڑہاپے نے بہی ادہر لاٹہی ایک اٹہائی ہے

ادہری تیر سا قامت ادہر وہ پیٹہہ کمان — ادہر وہ سیڑہا بدن اور اودہر اکڑ کے نشان
جوانی کہتی ہی بڑہ کر کہ سن بڑہاپے میان — کہ تیری خیر اسیمین ہی چل سرک اس آن

وگرنہ تیری اجل میرے ہاتہہ آئی سے ہے

مین آج وہ ہون کہ رستم کو کہڑکہڑا ڈالون — پہاڑ ہووے تو اکیدم مین ہل ہلا ڈالون
درخت جڑ سے اکہاڑون زمین ہلا ڈالون — ابہی کہے تو تری دہجیان اوڑا ڈالون

کہ مجکو زور کے قوت کی بادشاہی سے ہے

کہا بڑہاپے نے گر تجہہ مین زور ہی بیجا — تو ہانجی دیکہین ہمارے تو سامنے آجا
اگرچہ زور ہمارے نہین ہی تن مین رہا — مسوڑون سے تیری ہڈیون کو ڈالون چبا

نہ ہمسے لڑ کہ اسی مین تری بھلائی ہے

اگرچہ تو بھی نیا ہم پرانے ہین لیکن — نیا بھی تو ہی دن آخر پرانا ہے سو دن
ہزار گو کہ ترا زور پر چڑھا ہی سن — پہ ہم نچھوڑین تری کان اب مروڑے بن

کہ تونے آکے بہت دھوم یان مچائی ہے

کہا جوانی نے سنکے تیرا تو اب ہی کیا احوال — تو میرے کان مروڑیگا کہان یہ تیری مجال
نہ تیری پاس طمنچہ نہ تیر سیف نہ ڈھال — ابھی گھڑی مین بکھرتا پھریگا ایک ایک بال

یہ ڈاڑھے ہے سو تونے جو مدت مین اب بڑھائی ہے

کہا بڑھاپے نے سنکر کہ تو اگر ہے پہاڑ — تو ہم بھی سو کھ کے جڑ بیٹھے ہوئے ہین جھاڑ
ابھی سکے تو ترے کپڑے سب لتے ڈالین پھاڑ — ذراسی بات مین اکدم کے بیچ لیوین اکھاڑ

ہر ایک مونچھ یہ تیری جو تاو کھائی ہے

یہ سنکے بولی جوانی کہ چل نکمہ تو بات — ابھی جو آنکھ کے ماروں تری کمر مین لات
کہین ہو پاؤن کہین سر کہین پڑا ہو ہات — جسے تو جینا سمجھتا ہی اور خوشی کی بات

وہ تیرا جینا نہین ہے وہ سنلے حیائی ہی

یہ سنکے بولا بڑھاپا کہ تونے جھوٹ کہا — جو تجھ سے سچ تو ہمین کو مزا ہی جینے کا
شراب ہو جو پرانی تو اڑتے چلے ہی نشا — پرانے جب ہوئے چاول تو ہی اونہین مین مزا

قدیم سے ہے یہ مثل سبہنے کیا بنائی ہے

ترے تو خلق مین ہی چار دن کی سبکو چاہ — جہان تو ہو چکی پھر بس وہی ہی حال تباہ
ہمین ہین وہ کہ کرین ہین تمام عمر نباہ — تو آپ ہی دیکھ گریبان مین ڈال کر منہ آہ

کہ اب ہی کس مین وفا کس مین بیوفائی ہے

جوانی جب تو یہ بولی بڑھاپے سے سنکر — تری وفا سے مرے بیوفائی سے ہے بہتر
مین جب تلک ہون بہارین مرے ہین سر تا سر — جو سلطنت ہو گھڑی بھر کی تو بھی ہی خوشتر

مزے تو لوٹ سے لیے گو کہ پھر گدائی ہے

یہ سنکے بولا بڑھاپا وہ سلطنت ہی کیا | کہ جسکے ساتھ لگا ہو زوال کا دھڑکا
ہمیں ملی وہ بزرگی کی منزلت اسجا | کہ جب تلک ہیں رہیگی ہمارے ساتھ سدا

خدا نے ایسی ہمیں دولت اب دلائی ہے

کہا جوانی نے چل جھوٹی اب نکر تکرار | مرے تو واسطے عیش و طرب ہیں باغ و بہار
شراب و ناچ مزے گلبدن گلی میں ہار | تری خرابی یہ دیکھی ہے ہمنے کتنی بار

کہ تونے ہر کہیں ذلت ہی جاکے پائی ہے

سن مجھے خدا نے دیا ہی وہ مرتبہ اور شان | جدھر کو جاؤں اودھر عیش رنگ پھول و پان
اوچھل ہی کود ہی لذت مزے خوشی کی میان | گلے سے لپٹتے ہیں محبوب گلبدن ہر آن

گھڑی گھڑی کی نئی سیر ہی اوڑائی ہے

کہا بڑھاپے نے چل جھوٹ اتنا مت بولے | فدا تو جن پہ ہی وہ تیرے پاؤں ہیں پڑتے
ہمیں کہیں ہیں وہ حضرت تجھے کہیں آتی | ہزاروں بار پڑے تجھپہ لات اور گھونسے

بھلا بتا تو کہیں سے ہمنے مار کھائی ہے

سن تجھے کچلتے ہیں وہ خوبرو جو لاتوں میں | ہم انکو مار اوتارین ہیں دم کی باتوں میں
ہم عیش دنکو سے اوڑاتے ہیں اور تو راتوں میں | کریں ہیں عشق کو ہم جسطرح کی گھاتوں میں

تجھے کہاں ابھی اس بات میں رسائی ہے

تو جنکے واسطے گلیوں میں اب پھری ہی خوار | ہم اونکی لوٹے ہیں عیش و طرب کے بیچ بہار
سن تجھے تلاش و طلب ہیں کٹی ہی لیل و نہار | ہم اپنی ٹٹی میں بیٹھے ہی کھیلتی ہیں شکار

تو کیا وہ جانے جو کچھ ہمنے گھات پائی ہے

بڑھاپے نے کہا اسدم جوانی سی بابا | مرا تو وصف کتابوں میں ہی لکھا ہر جا
بزرگی اور مشیخت بڑھاپے میں ہی سدا | تری جو بات کا مذکور ہے کہیں آیا

تو ہر طریق مین خواری ہی تجھہ برائی ہی

جو ہین جوانی نی خواری کا منہ سی نام لیا بڑہاپا ڈور جوانی سے دو ہین آ لپٹا
مڑوڑ ین موچہین ادہر سفید داڑہی کو کہینچا لٹے جو دونو بڑا ہر طرف یہ شور مچا

کہ یار و دوڑیو فریاد ہی دہائی ہے

کہڑے تہے لوگ ہزارون جو دونون لڑتے تہے گہڑی پچہاڑتے تہے اور گہڑی پچہڑتے تہے
جو ہانو چہوڑتے تہے تو کمر پکڑتے تہے ہر اک طرف سے نئے گہونسے لات جڑتے تہے

تو سب یہ کہتے تہے کیا انکے جی مین آئی ہی

یہ مارکوٹ کا آپس مین جب ہوا چرچا نظیر اسمین وہین ایک ادہیڑ بن آیا
کچہہ اسکو روکا ادہر اور کچہہ اوسکو سمجہایا تم اپنے خوش رہو یہ اپنے خوش ہے بہر جا

ملاپ خوب ہی لڑنے مین کیا بڑائی ہی

ولہ

سنے مجہے ایدوست تیرا ہجر ایسا ستاتا ہی کہ دشمن بہی مرے احوال پر آنسو بہاتا ہی
یہ بیتابی یہ بیخوابی یہ سنپلے جیبنی دکہاتا ہی نہ دل لگتا ہی گہر مین اور نہ صحرا مجکو بہاتا ہی
اگر کچہہ منہ سے بولون تو مزا الفت کا جاتا ہی وگر چپکا ہون رہتا تو کلیجہ منہ کو آتا ہے
مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

کوک کرون تو جگ ہنسی اور چپکے لاگے گہاو
ایسکٹہن سنیہہ کا کس بدہ کر ون اوپاو

نہ تہا معلوم جو الفت مین غم کہانا بہی ہوتا ہی جگر کی بیکلی اور دل کا گہبرانا بہی ہوتا ہے
سسکنا آہ کرنا اشک بہر لانا بہی ہوتا ہی تڑپنا لوٹنا بیتاب ہو جانا بہی ہوتا ہی
سپیکے پر اپنے پہر آپہی کو دکہہ پانا بہی ہوتا ہی کف افسوس کو ململکے پچہتانا بہی ہوتا ہی
اگر دانستمے روز ازل داغ جدائی را نمی کردم بدل روشن چراغ آشنائی را

جو مین ایسا جانتی پیت کیئے دکھ ہوے
نگر ڈھنڈورا پھیرتی پیت نکیجو کوے

سحر سے شام تک صحرا مین پھرنا ونکو مین مارے
لبون پر آہ دل مین رنج جون آتش کے انگارے
جب اسکی ہی یہ مرضی ہی تو چپ بیٹھے ہین بیچارے
زحال من کہ چو نم لب زخت وار حمی نیاید

لگا کر شام سے تا صبح گننا رات کے تارے
نہ جسے دل چاہتا ہی اوسکو کچھ پروا نہین بارے
مگر اسکے تصور مین یہی کہتے ہین اے پیارے
دل من سوخت آیا در دلت باشد اثر یا نہ

آہ دیئی کیسی بہئی ان چاہت کے سنگ
دیپک سے بہاوین نہین جل جل مرے پتنگ

کبھی ہو کر گریبان چاک صحرا کو نکلتا ہون
لگے ہی آگ دل مین شمع سان جلکر پگھلتا ہون
بدن مین دیکھکر شعلہ بھڑکتے ہاتھ ملتا ہون
ز تاب آتش دوری کہ میسوزد دل و جان را

کبھی گھبرا کے پھر گھر کیطرف ناچار چلتا ہون
دھوان اٹھتا ہی آہونکا برنگ موم گلتا ہون
بھبھوکے تن سے اوٹھتے ہین ستی کیطرح جلتا ہون
نمودہ نبض من پر آبلہ دست طبیبان را

برہ آگ تن مین لگی جر گئے سب گات
ناری چھوت بید کے پڑے پھپھولے ہات

غضب ہے ایک تو سمجھے نہ دل اور جی بھی گھبراوے
نہو دل کیونکہ ٹکڑے اور نہ جان کسطور اکتاوے
لگے جو آگ دل مین پھر وہ بجھنے کسطرح پاوے
چو ہر دم دل آتش دوری فتد اورا کہ بنشاند

تن اوپر ہر گھڑی اوس دلربا کی شکل یاد آوے
در و دیوار سے کیونکر نکوئی سر کو ٹکراوے
اگر جسنے لگائی ہو وہی آکر بجھا جاوے
مگر آنکس کہ آتش زد ہمون سے آبلے بر افشاند

ہر دم اندر رون لگے دھوان نہ پرگھٹ ہوے
جا تن لاگے سو لکھے یا جن لائی ہوے

کہان تک کہا سکی غم اب تو غم کھایا نہین جاتا
دل بیتاب کو باتون سے بہلایا نہین جاتا

قدم رکھتا ہون جسجا وہان سے سرکا یا نہین جاتا
یہ پتھر ہاتھ سے تل بھر بھی اکسایا نہین جاتا

پڑا ہون وحشت مین رستہ کہین پایا نہین جاتا
جو چاہون بھاگ جاؤن بھاگ بھی جایا نہین جاتا

بکام یار دور از من نہ پروارم نہ پایدل
عجب در مشکل افتادم چسان طی سازم این منزل

نا مرے پنکھہ نہ پاؤن بل مین انکھہ پیا دور
اُڑ نہ سکون گر گر پڑون رہون بسور بسور

ادہر دل مجھسے کہتا ہی کہ تو چل یار کے ڈیرے
ادہر تن مجھکو کہتا ہی کہ تو مت مجھکو دکھ دے رے

جو کہنا دل کا کرتا ہون تو وہ ہٹتا ہی گھر میرے
و گر تن کی سنون تو اور دکھ پڑتے ہین بہتیرے

نہ دل مانے نہ تن مانے ہر اک اپنی طرف پھیرے
کرون کیا مین نظیر ایسی جو مشکل آنکر گھیرے

دلم دلداری جوید تنم آرام میخواہد
عجائب کشمکش دارم کہ جانم مفت میکاہد

دل چاہے دلدار کو اور تن چاہی آرام
دبدا مین دو ہو گئے مایا ملی نہ رام

ولہ

آہ کیا کہیں رہی یان جب تلک اپنی حیات
تھے بندے کیا کیا تعلق اپنے جیتے ساتھ

جب موئے پھر تو کسی نے آن کر پوچھی نہ بات
زندگی اپنی تھی کل جون شمع گھڑی کی کائنات

اتنے عرصہ ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دنیا مین ہم بادشاہ بھی ہو چکے
صاحب تاج و نگین فرمان روا بھی ہو چکے

مالک ملک و مکان کشور کشا بھی ہو چکے
عاجز و مفلس فقیر و بینوا بھی ہو چکے

اتنے عرصہ ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی نرات مین ہم ہو گئے حشمت پناہ
بخشی و میر و وزیر و منشی و دیوان شاہ

محتسب کتوال قاضی صدر مفتی اہل جاہ
اسقدر تو عمر جس مین یہ تماشے واہ واہ

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم عارف و کامل ہوئے
صاحب کشف و کرامت اور روشن دل ہوئے
عالم و فاضل فقیہ و جاہل و عاقل ہوئے
تھی بھی فرصت اسیمین خاک مٹی گل ہوئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم پوتے اور بیٹا ہوئے
پھر ہمین بابا ہمین نانا ہمین دادا ہوئے
سالے سسر بھائی ماموں اور چچا تایا ہوئے
تھی بھی فرصت اسی مین دیکھیے کیا کیا ہوئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین کیا کیا بنائے ہم نے گھر
مسجد و تالاب و مندر حجرہ و دیوار و در
بیٹھ کر عشرت بھی کی اور بھیک مانگی دربدر
تھے مسافر پھر اسیمین کر گئے آخر سفر

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم دلربا بھی ہو گئے
عاشق و فاسق اسیر و مبتلا بھی ہو گئے
پرکہ مست و خراب و پارسا بھی ہو گئے
تھی بھی فرصت اسیمین تھا جو ہونا ہو گئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایک رات

پھر اسی دن رات مین ہم کوٹھی زر کی بھر گئے
لین بزار اجناس بھی اور بنکلے سوداگر گئے
خاک چھانی اور ضرر اور نفع کیا کیا کر گئے
تھی بھی فرصت انہین جھگڑوں مین آخر مر گئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سرپہ چلے دنیامین ہم بہی ایک دن اور ایک رات

پہر اسی وزرات مین ہم کہیتیان بہی بو گیئے
پہر سپاہی ہو سپر شمشیر کو بہی رو گیئے
شحنہ و عامل مقدم سب کے قانون گو گیئے
تہی بہی اس مین تہا جو ہونا سو کر ہو گیئے

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سرپہ چلے دنیامین ہم بہی ایکدن اور ایک رات

پہر اسی نرات مین اپنا ہوا بیاہ اور برات
دیکہہ ہولی و دوالی عید بہی اور شب برات
لڑکے بالے بہی اسی مین ہو گیئے پہر آٹہہ سات
پہر اسی مین چل بسے آخر کو رکہہ چہاتی پہ ہات

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سرپہ چلے دنیامین ہم بہی ایک دن اور ایک رات

پیشہ مین جتنے جہان مین کیا صغیر کیا کبیر
طفل سے ٹہہرے جوان اور پہر جوان سے ہنکے پیر
سب گیئے ہنسے میان اس حال مین ہو کر اسیر
پہر اسی مین پیر ہو کر مر گیئے آخر **نظیر**

اتنے عرصے ہی مین کیا کیا ہم پہ گذری واردات
سرپہ چلے دنیامین ہم بہی ایک دن اور ایک رات

ولہ

دل دیتا ہون یارب مجہے الزام نہ ہووے
یہ عشق مرا گوش زد عام نہ ہووے
اس کام کا آخر کو بد انجام نہ ہووے
ڈرتا ہون محبت سے مرا نام نہ ہووے
دنیا مین الٰہی کوئی بدنام نہ ہووے

گر یار مرے قتل کو آیا ہی ترا دل
گر یون ہی ارادہ ہی تو مت چہوڑ تو بسمل
بہتر ہی مین حاضر ہون ولے کچہہ نہین حاصل
شمشیر کوئی تیز سے لانا مرے قاتل
ایسی نہ لگانا کہ مرا کام نہ ہووے

بہر عمر میرا اسکے غم و درد سے نالان — آخر ہوا مین ہاتھ سے اوس شوخ کے بیجان
کیا ضد ہے موئے پر بھی آ دیکھے یار آن — آتا ہے مری گور پہ ہمراہ رقیبان
یعنے سے اسے تربت مین بھی آرام نہو وے

پردہ جو ترے غم کا اگر دل سے اوٹھاؤن — ایک آہ مین سو برق سے سینہ کو جلاؤن
نالہ جو کرون کوہ کو جاگہہ سے ہلاؤن — گر صبح کو چاک اپنے گریبان کا دکھاؤن
ای زندہ دلان حشر تلک شام نہو وے

اپنا تو نظیر ایک ستمگر تھا پر یہ دو — پائی تھی صبا نے بھی اوس گل کی کبھی بو
سو اوسکو بھی دل دیکے کیا ہے ہمنے بیک سو — جی دیتا ہی نوحے کی توقع پہ فغان تو
ٹک دیکھیو سودا یہ ترا خام نہو وے

ولہ

کل دیکھا عجب ہمنے اک چنچل شوخ پری جھب سے — یکبار گلے سے آ لپٹی او لیٹ پلنگ جھٹ پٹ سے
سینہ سے سینہ لگتے ہی دل جوش مین آیا جھٹ سی — کچھ اور ارادہ تھا دل مین کمبخت کسی کی آہٹ سے
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

تھا او مکان ایک جلوے کا اور عیش کی چیزین تھین ویسے — ہو مست نشہ مین آ بیٹھے دل کھول خوشی سے سکھ سے
بہت پھیر سے ہو جب مستی مین تیار ہوئی جب وہ بھی تھی — کیا عیش ملا تھا قسمت سے یکبار وہین آئی ہی
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

اوس شوخ پری کے جوبن کا اک باغ کھلا تھا کیا کہیے — اور سرخ بدن مین جوڑا تھا او عطر لگا تھا کیا کہیے
دیکھ اسکا سینہ حسن بھرا کیا جوش اٹھا تھا کیا کہیے — سب لگی وسکے پیچ رہی کیا عیش مزا تھا کیا کہیے
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سی

ایک سرخ پلنگ تھا نازک سا اور سیج سو تیار — جب تھے بہ او پہ موسے لپٹے کیا عیش ہوئی بہار رہی جاری
جس وقت وہ نوبت آ پہنچی جھٹ جا پہنچی کی پچکاری — اتنے مین چھٹتے چھٹتے ہی آن بیٹھی سر پر خواری

جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

جو عیش مزے کی خواہش تھی موجود وہ ہوئی تھی آکر سب
باہوں پہ باہیں منہ پہ منہ چھاتی پہ چھاتی اور لب پہ لب
جن باتوں کی ساری لذت ہے سب آ کے ٹھہری تھی جب
اور عیش طرب کے ہوتے ہی کیا قہر ہوا یہ ہائے غضب
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

جس وقت پلنگ پر پہلو میں وہ چنچل اچپل جان پڑی
اس جان صنم کی آتے ہی اس مست کو بھی یاں جان پڑی
گھٹنوں سے گھٹنے جا لپٹے اور ساتھ گلے اوپر ران پڑی
انزال بھی ہونے نہیں پایا جو ہائے یہ آفت آن پڑی
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

یہ تار بندھا تھا عشرت کا جو عیش بڑا لہراتا ہے
اور وقت منی کے چھٹنے کا آیا تو نہیں ٹھہراتا ہے
اتنے میں سر پر کشتی باں نرسنگا آن بجاتا ہے
کیا قہر ہوا ہے کیا کہیے اس بات پہ رونا آتا ہے
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

کیا عیش طرب کی ٹھہری تھی اور نیچے اوپر آنے سے
سب جوڑ آ لگے سینے سے چکر جا پہنچا مال ٹھکانے سے
جب جوڑ وہ بیٹھا تھا لذت میں اس عشرت عیش اڑانے سے
ایک بلی آ ہیں سے چیخ پڑی اور خندی کے چلانے سے
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

اور ہونے کی لذت میں آ لپٹ ہوئی تھی اس گھونسے
کچھ تیر نگہ کے چلتے تھے کچھ تیغ ادا کے چلتے تھے سینے سے
لگتے تھے ٹھونکے عشرت کے اور عیش کے بجتے تھے نو بت
ایک کتا اوس میں بھونکا تھا اس شور سے کی نہ بو ہونے
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

کیا دھوم مچی تھی عشرت کی اور عیش سے آ لپٹے تھی یہ
ڈھپ ہی میں وہ لپٹی تھی ہم اور سے چپٹتے تھے رہ رہ
کیا سخت مصیبت آن پڑی اس عیش کی عالم میں وہ وہ
کمبخت گدھا ایک رینگ اٹھا ایکبار کی ڈھینچو ڈھینچو کہہ
جب عین مزے کا وقت ہوا جب کھل گئی آنکھ مری پٹ سے

جب جگ کی صبح تو ای یارو میں کیا کیا ہاتھ اتاروں گا
اس کتے بلی کے تھر اور لٹھ گدھے کے ماروں گا
نرسنگے والے کو بھی جا اب خوب سا میں للکاروں گا
یہ بات نظیر اس عشرت کی میں کیونکر ہائے بسا روں گا

جب عین مرنیکا وقت ہوا جب کھل گئی انکھہ مری پٹ سے

ولہ

جو مرنا مرنا کہتے ہین وہ مرنا کیا بتلاوے کوئی
وہان جو ہر باتین کہول ملی سب اٹھی اپنی چھوڑ دئی

ہے ڈالی انکھہ دو رنگی کی جب یکرنگی سے تار سوئے
نہ مردوں کا غل شور رہا نہ عورت کی کچہہ آہ و ہی

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون ہوا اور کس سے کہیے کون ہوئے

نقارہ جو دوہن بجتا تھا اور کیا کیا تھی آواز بڑی
جب پہوٹ گیا پہر دیکہو تو آواز اسکی کہان گئی

نر مادہ دونوں ایک ہوے جب آن بہرم کی کہال پہٹی
نہ نر کا کچہہ نر مول رہا نہ مادہ کی پہچان رہی

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون ہوا اور کس سے کہیے کون ہوئی

ہر چار طرف اجیالی تھی اس تیل سکوری باتی کی
وہ جوت نہ تھی اس دیپک کی تھی اور کسی کی اجیالی

سب گھر کے بیچ اجالا تھا کیا نوک بندی تھی نور بہری
جب لو ابجہہ کر سرد ہوا پہر چہائی گئی کل اندہیاری

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون ہوا اور کس سے کہیے کون ہوئے

تھا جب تک خالص دودہ بنا تھی کیا کیا اسمین چیز دہری
براق ملائی ماکہن تھا اور کہویا کا رہا اور ربڑی سے

جب پہٹ کر ٹکڑے دودہ ہوا پہر کہان گئی وہ چکنائی
نہ دودہ رہا نہ دہی رہا نہ روغن مسکہ چہاچہہ ہے

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون ہوا اور کس سے کہیے کون ہوئے

یہ بات سمجہی او رسنو جو لکڑی مین تھی آگ سے لگے
جب بجہکر ٹہنڈی راکہہ ہوئی پہر اسکی آنچ کہان پہنچے

یہان ایکطرف کو دولہا تھا اور ایکطرف کو دولہن تھی
جب دونو ملکر ایک ہوے پہر بات رہی کیا پردے کی

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے

اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

یہ بات نہ سمجھے اور سنو جب مٹکی ڈالی پانی میں
اور رستہ میں جب پھوٹ گئی ہاتھوں کی اینچا تانی میں
نہ راجہ کا مسند پیر رہا نہ بھید رہا کچھ رانی میں
جا کھیر سے ملی کھیر وہیں اور پانی مل گیا پانی میں

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئی
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

یہ بات نہ سمجھی اور سنو جو کپڑا پانی بھیگا ہوتا
سب وہ مردہ بول اٹھے وہاں اور کسی نے رنگ بدلا
جب سوکھا دھوپ کے اندر وہ پھر پانی اس کا کہاں گیا
نہ بھرم رہا نہ رادہ کا نہ دھوکا ہاتھی چیونٹی کا

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

یہاں جتنا جینا مرنا ہے اے یار انہیں کو ڈرنا ہے
اس بھول بھلیاں چکر میں تک رستہ پیدا کرنا ہے
جب ونود کھہ سکھ دور ہوئے پھر جینا ہی نہ مرنا ہے
سب جھوٹے بھرم کی باتوں کو اس بات اور پھر دل ہرنا ہے

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئے

حق ناحق او لوگن کرتے ہو مرنا سمجھیں جینے کو
جو مر گئے آگے مرنے سے وہ جا بھید تو جینے کو
ہے چلنے کا رہنا نام رکھیں اور جینا کھانے پینے کو
ہو خاصی لہر جا لپٹی اس لال سبز رنگ بھینے کو

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئے
اب کس سے پوچھے کون معا اور کس سے کہیے کون موئی

کیا صورت لوگ لگائی کی کیا نقشہ نار ہی ریت کا
جو سمجھیں ان کو آسان ہی نہیں فرق ہی رائی رتی کا
کیا رنگ سنے کا روپ ہوئی کیا سونگ بنا اگ گیت کا
بس اور نظیر اب کیا کہیے ہی زنگ اور شاقدر تکا

ماٹی کی ماٹی آگ اگن جل تیر پون کی پون ہوئی
اب کس سے پوچھے کون موا اور کس سے کہیے کون موئی

وله

وقت سحر کے جو چمن کیا کیا ہو بن پہول رہے ہین
ہون ہین ہین ہین کر ذکر کن اور فیکون کرتے ہین
مینے بولین گٹرون گون مرغیان کون گہن کرتی ہین
طوطیان بہی سب یاد مین اسکی بہیتون بہیتون کرتی ہین

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چن چین چن چن کرتی ہین
چون چین چن چین چون چون کیا سب چپون چپون کرتی ہین

پنکہہ پٹہا کر پنکہہ اسکی غم کی تپ مین تپتے ہین
عنقا اور سیمرغ اسکے فرقت بیچ تڑپتے ہین
سارس گہہ جو اصل بری بگلی پنکہہ سے کلپتے ہین
پنکہہ پکہیرو جتنے ہین سب نام اُسیکا جپتے ہین

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چن چین چن کرتے ہین
چون چین چن چون چون کیا سب چپون چپون کرتے ہین

قمری بولے حق سرہ بلبل بولے بسم اللہ
کبک ٹٹیری چار رون قل اور تیتر بہی سبحان اللہ
دادر مور پپیہی کویل کوک رہی اللہ اللہ
فاختہ کوکو تیہو ہو ہو طوطی بولین حق اللہ

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چن چین چن کرتی ہین
چون چون چن چین چین کیا سب چپون چپون کرتی ہین

شکرا چنچ اور لگہر باشی اور ترمتی باز کوے
کونج کبوتر سبز کہرا پٹنو ککلک ہمار و مار چہچہے
لعل پپیہی ہما صنم بکہ جب پہنے پوشاک سوے
پدڑی پدی لیودی شکرخورے بولین تو ہی تو ہی

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چن چین چنا کرتی ہین
چون چون چن چین چون کیا سب چپون چپون کرتی ہین

چیل کہلتی اُچہل کہی ہے چلون چلون بیت جان میان
کوے قان قان کرتے ہین الآن لکہا گان میان
مرغ بولے مرغابی کل من علیہا فان میان
جتنے پنکہہ پکہیرو ہین سب پڑہتے ہین قرآن میان

سانجہ سویرے چڑیان ملکر چون چن چون چن کرتے ہین
چون چین چن چین چون کیا سب چپون چپون کرتی ہین

ہنس ہما سرخاب تدروین بولین یا رحمان میاں
ققنس تیتر چکوہ چکوی بولین یا منان میان
سارو ہریل اور لٹوری دہیتر یا حنان میان
ہدہد بولین احد احد کچھہ تو بہی تو کرو ہیان میان

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتے ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سچ پوچھو گن گاتی ہین

بوم چنڈول سرک ابابیل اور چکور ین شام چڑی
تلی ٹدی واس سنہری کتری بہونری اور بڑہی
کہین جہان لوی کلنگ اور غوغائی کی دہوم پڑے
مکھی مچھر پسو بہنگے بول سے ہے سب گہڑی گہڑی

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتی ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سچ پوچھو گن گاتی ہین

تن تنا ورلم ہلک ممولا حق حق نا رہ روتی ہین
طائر تو سب تخم محبت اُسکا دل مین بوتے ہین
اگہن سبی چنڈول ابلقے یاد مین اوسکی روتے ہین
پنچھی اوسکی یاد کرین ہم پاؤن پسارے سوتے ہین

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتے ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سچ پوچھو روتے ہین

کس کس کا لون نام غرض ہین جتنے طائر خرد کبیر
پنچھی تو سب یاد کرین اور ہم غفلت مین ہین اسیر
کوئی کہے یا حی توانا کوئی کہے یا رب قدیر
ہم سا غافل دنیا مین اب کوئی نہوگا آہ نظیر

سانجھ سویرے چڑیان ملکر چون چون چون چون کرتی ہین
چون چون چون چون چون چون کیا سب سچ پوچھو گن گاتی ہین

ولہ

آٹے کے واسطے ہی ہوس ملک و مال کی
آٹے ہی دال سے ہے درستی یہ حال کے
آٹا جو پالکی ہی تو ہی دال نالکے
اس سے ہی سبکی خوبی ہی جو حال قال کی

سب چھوڑ بات طوطی و ٹیڈری و لال کے
یارو کچھہ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

اس آٹے دال ہی کا جو عالم مین ہے ظہور   اوس سے ہی منہہ پہ نور ہی اور پیٹ کو سرور
اس سے ہی سے اگے چڑہتا ہی چہرہ پہ سب کی نور   شاہ و گدا امیر اسی کی ہین سب مزدور

سب چہوڑ بات طوطی و پڈری لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹی دال کی

قمری نے کیا ہوا جو کہا حق سرہ   اور فاختہ بہی بیٹہہ کے کہتی ہی قہقہہ
وہ کہیل کہیلو جس سے ہو تم جگ مین سرخرو   سنتے ہوا ہی عزیز اسی سے ہی آبرو

سب چہوڑ بات طوطی و پڈری و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹی دال کی

مینا کے پالنے کی اگر دل مین میل ہے   سچ پوچہیئے تو یہ بہی خرابی کی ذیل ہے
سب عشقبازی وزی کی ہوتی طفیل ہے   روزی نہ ہو تو مینا بہی پہر کیا چڑیل ہے

سب چہوڑ بات طوطی و پڈری و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹی دال کی

آٹا ہی جسکا نام وہی خاص نور ہے   اور دال بہی پری ہی کوئی یا کہ حور ہے
اسکا بہی کہیل کہیلنا سب کو ضرور ہے   سمجہے جو اس سخن کو وہ صاحب شعور ہی

سب چہوڑ بات طوطی و پڈری و لال کی
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹی دال کی

بلبل کے پالنے مین کہو کیا ہے فائدہ   اور جو بیا بہی پالا تو پہر ہاتہہ کیا لگا
کوئی دم مین پیٹ مانگیگا کچہہ مجکو لا کہلا   پہر دال اور آٹا ہی کام آتا ہی دولا

سب چہوڑ بات طوطی و پڈری و لال کے
یارو کچہہ اپنی فکر کرو آٹی دال کے

چہہ پیسوں کے جو عشق مین دل کو لگاؤ گے   تو پیٹ بہر کے کہاؤ گے کپڑے بناؤ گے

طوطی کو یہاں کرکے حق اللہ پڑھاؤ گے — ناحق کو سر کھپاؤ گے کوڑی نہ پاؤ گے

سب چھوڑ بات طوطی و پدڑی لال کی
یارو کچھ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

جن پر ہیں چار پیسے وہی ہیں یہاں امیر — اور جن کے پاس کچھ نہیں وہ ہیں بڑے فقیر
اور جتنے پیشہ ور ہیں کیا حرفہ کیا کبیر — روٹی کا سلسلہ ہی بڑا کیا کہوں نظیر

سب چھوڑ بات طوطی و پدڑی و لال کی
یارو کچھ اپنی فکر کرو آٹے دال کی

ولہ

کیا موسم گرمی میں نمودار ہی پنکھا — خوباں کے پسینوں کا خریدار ہے پنکھا
گلرو کا ہر اک جا پہ طلبگار ہی پنکھا — اب پاس مرے یار کے ہر بار ہے پنکھا

گرمی سے محبت کی پڑا یار ہی پنکھا

کیونکر نہ اٹھے دل سے مرے شعلۂ جان کاہ — جب شوخ کے پنکھے کے تئیں جی سے ہو چاہ
جل جاوے جگر کیوں نہ بھلا رشک سے اب آہ — لگے دل صد چاک ہمارا تھا ہوا خواہ

اور اب تو دل وجان سے ہوادار ہی پنکھا

کیا کیا تجھے الفت کی جتاتا ہی وفائیں — دھوپ آوے تو کرتا ہی پڑا ہاتھ سے چھائیں
بیتاب ہو کر کرکے خوشامد کی ہوائیں — لیتا ہی ہر اک دم ترے مکھڑے کی بلائیں

ایسا تری الفت میں گرفتار ہی پنکھا

یہ انگلیاں نازک جو تمہاری ہیں نمایاں — ڈرتا ہوں کہیں پھانس سے ہووین نہ پریشاں
ان نرم سے ہاتوں کا ترس چاہیے ہر آن — پنکھے کو کھجوری کے نلو ہاتھ میں ایجان

تم کو تو مرے دل کا سزاوار ہی پنکھا

چھیڑا جو مرے دل کی محبت کے اثر نے — گرمی میں کہیں بیٹھ کے پنکھا تجھے کرنے

رنگ شبنم کی تو ورن کے تئین خون جگر نے ۔ سینچون سے شرہ کی مرے گوندھا ہی نظر نے

پنکھے تو بہت ہین پہ یہ نوکار ہے پنکھا

دل باغ ہوا جاتا ہی پہولون کی بہبک سی ۔ اور روح بسی جاتی ہی خوشبو کی مہک سی
کچھ خس سے کچھ اس پانی کی بوندون کی ٹپک سے ۔ نیند آتی ہی آنکھون مین چلی جن کی جھپک سی

کیا یار کے جھلنے کا مزیدار ہی پنکھا

جاڑے مین جو رہتے تھے ہم اوس گل کی کنے ہو ۔ گرمی نے جدا کر دیا گرمی کا برا ہو
حسرت سے بھلا پھر سو نکلے کیونکر نہ جگر کو ۔ کیا گردش ایام ہی دیکھو تو عزیزو

جب یار کے ہم یار تھے اب یار ہی پنکھا

نرمی سے صفائی سے نزاکت کی بھڑک سے ۔ گوٹون کی لگاوٹ سے اور ابرک کی چمک سے
نقشون کے جھڑتے ہین پڑے تار جھپک سے ۔ دریائی و گوسٹے و کناری کی جھمک سے

کیا ہاتھ مین کافر کے جھمکدار ہی پنکھا

اکدم تو میری جان ترے پنکھے کی ہوا لون ۔ گرمی جو کلیجے کی ہی ٹک اسکو نکالون
آنکھون سے لون پیار کرون چھاتی لگالون ۔ گر حکم کرے تو تو مری جان اٹھالون

اک چار گھڑی کو تو مجھے درکار ہی پنکھا

اس دھوپ مین اے جان کہین مت پانون نکالی ۔ جلتی ہی ہین آگ سی پڑ جائینگے چھالے
گرمی ہی ذرا تن کے پسینے کو سکھالے ۔ آنکھون مین مرے بیٹھ کے ٹک سرد ہوا لے

دیدار کا تیرے ہی طلبگار ہی پنکھا

رکھتی تھی ترے حسن سے سامان چمن چشم ۔ صورت سے تری رہتے ہین اوسکی لگن چشم
سوراخ ہی ہر چال سے ہر کہین سے بن چشم ۔ دیکھے ہی ترے منہ کو یہ ہو کر ہمہ تن چشم

یہان تک تو ترا طالب دیدار ہی پنکھا

ہی جا یہ وہ ہوادار جہان اسکا گذر ہو ۔ پھر گرمی تو وہان آپنے پسینے مین چلی رو

کرتا ہی خوشی روح کو دیتا ہی عشرت کمو | رکھتا ہی سدا اسینے وہ قبضے مین ہوا کو

سچ پوچھے تو کچھ صاحب اسرار ہی نکہا

اک شام کی گرمی مین سدا تابہ سحر گاہ | رہتا ہی ہراک وقت پریزادون کی ہمراہ
عاشق کی تئین اسکے بہلا کیونکہ نہو چاہ | پہولونکی گندہاوٹ سے لبِ گل کا نظیر آہ

رشک چمن و حسرت گلزار ہی نکہا

ولہ

کیا تونے حال اس سے مرے درد کا کہا | اور میرے انتظار کا کیا ماجرا کہا
رنج و فراق کچھ نہ کہا تونے یا کہا | قاصد صنم نے خط کو مرے دیکہہ کیا کہا

حرف عتاب یا سخن دلکشا کہا

آتا ہی ہول اتو مرے دل مین ہو بہو | صبر و قرار ہوتے ہین خاطر سے ایکسو
جس جس طرحکی باتین ہوئین تیرے روبرو | تجھکو قسم ہی کچھ نہ پوشیدہ مجھسے تو

کہیو وہی جو اوسنے مجھے برملا کہا

مین تو کمال ہجر مین ہون اوسکے بیقرار | دن رات اوسکے آنے کا رکھتا ہون انتظار
جلدی سنا مجھے جو ہوا تجھپہ آشکار | قاصد نے جب تو سنکے کہا کیا کہون مین یار

پہلے تو مجھکو اسنے بہت نا سزا کہا

ماتھا ہوا مرا عرق شرم بیچ نم | ستنا رہا مین جو جو کہا اوسنے بیش و کم
غصے کی باتین کہہ چکا جب مجھسے وہ صنم | پہر تجھکو سو عتاب سے جھنجھلا کے دمبدم

کیا کیا کہون مین تجھسے کہ کیا کیا برا کہا

سرنامہ خط کا دیکھتے ہی کہا کی پیچ و تاب | نامہ کو دور پہینکدیا ہو کے پر عتاب
اور یون کہا کہ جانتے ہیں خط کا تہا جواب | اسکا مزا چکہاؤ نگا جاکر اسے شتاب

رہ راستی سخن کے تئین بار ہا کہا

سمیرے جو ہوش سنتے ہی اس بات کے اُڑ گئے
گھبرا کے جلد مینے قدم راہ مین رکھی

آیا ہون پر شتاب خبر کرنے کو تجھے
میری تو کچھ خطا نہین تو ہی سمجھ اسے

بیجا کہا یہ اُسنے تجھے یا بجا کہا

تجھ پر تو اوس نگار کی غربو تھی سب عیان
کیون نامہ لکھ کے تُونے کیا درد دل بیان

اب آنکر کریگا وہ کیا کیا خدا ہی جان
کہتا تہا مین تجھے کہ نہ بھیج اُسکو خط میان

لیکن نظیر تونے نہ مانا مرا کہا

ولہ

زر کی جو محبت تجھے پڑ جاویگی بابا
دکھ اوسمین تری روح بہت پاویگی بابا

کھانے کو ہر پینے کو ترساویگی بابا
دولت جو تری یہان ہین نہ کام آویگی بابا

پھر کیا تجھے اللہ سے ملواویگی بابا

دولت جو ترے پاس ہی رکھ یاد تو یہ بات
کھا تو بھی اور اللہ کی کر راہ مین خیرات

دینے سے رہے اُسکے ترا اونچا سدا ہات
اور یہان بھی تری گذریگی سو عیش سے اوقات

اور وہان بھی تجھے سیر ہو کھلاویگی بابا

دولت کی بھی غرض ہی یہی سو نعمتین کھا ڈال
کمخواب پہن بادلہ اوڑھ اور بنا ڈال

باغ و چمن و حوض عمارات بنا ڈال
اکرم تو بھلا خلق مین ویسا بہا ڈال

پھر ورنہ سے تجھے سیر ہو کھلاویگی بابا

دانا کی تو مشکل کوئی اٹکی نہین رہتی
چڑھتی ہے پہاڑوں سے نکلے اور ناؤ سخی کی

اور تونے بخیلی سے اگر جمع اسی کی
تو یاد یہ رکھ بات کہ جب آویگی سختی

خشکی مین تری ناؤ یہ ڈبواویگی بابا

دولت جو ترے گھر مین اب پھولی ہی جون پھول
مردود بھی یہ کرتی ہی اور کرتی ہی مقبول

جو چاہے ترے ساتھ چلے پیانسے یہ مجہول
زنہار خبردار ہو اس بات پہ مت بھول

یہ خندی ہمرے ساتہ نہین جاویگی بابا

یہ رنڈسی پرائی ہی نہ آ اسکے تو چھل مین — آج اسکی بغل مین ہی تو کل اوسکی بغل مین
ٹھنڈک تک نہین پڑنے کی کبھی اسکے تو جل مین — جب تن سے تری جان نکل جاویگی پل مین

توجاویگا اور یہ یہین رہجاوے گی بابا

گر نیک کہا تا ہی تو کر اسجا کچھہ احسان — ہندو کو کہلا پوری مسلمان کو کہلا نان
کہا تو بہی اسی شوق سے اور جلیش پر کہہ دیان — تو اسکو نکہاویگا تو یہ بات یقین جان

اکبر وزر یہ خندی سے تجھے کہا جاویگی بابا

اس سے بہی بہتر ہی تو ہی آپ اوسے کہا جا — بیٹونکو رفیقونکو عزیزونکو کہلا جا
سب ذبر وسے اپنے اسے عشرتمین اڑا جا — پہر شوق سے ہنستا ہوا جنت کو چلا جا

ورنہ سے تجھے پہر دکھہ مین یہپساویگی بابا

گر آویگا حاکم کوئی ظالم تو مری جان — اور تیری سنیگا وہ بخیلی کی سبی گذران
جب سامنے بلاوی گا لگا کر کوئی طوفان — تو جی سے جسے دوست سمجھتا ہی یہ ہر آن

یہ دوست ہی دشمن ترے ہوجاویگی بابا

کوئی کہیگا اسکے تئین باندہکے لٹکا — کوئی کہیگا تو بڑا منہ اسکے مین چڑہوا
کوئی کہیگا کپڑے بہی سب اسکے اتروا — سو ذلت و خواری سے تجھے دیکھکے پہرتا

بندہوا ویگی اور مار بہی کہلواویگی بابا

اور جو کبہی حاکم نے نہ پوچھا ترا احوال — تو چور چرا لیویگا یا ڈاکا کوئی ڈال
کاڑیگا زمین بیچ تو پہر ہووے گا یہ حال — قسمت سے تری جب کبہی آجاویگا بہونچال

پہر نیچے ہی نیچے یہ سرک جاویگی بابا

یہہ تو نہ کسی پاس رہی ہی نہ رہیگی — جو اور سے کرتی رہی وہ تجھسے کریگی
کچھہ شک نہین اسمین جو بڑہی ہی سو گہٹیگی — جبتک تو جیے گا تجھے یہ چین نہ دیگی

اور مرتے ہوے پھر یہ غضب لاویگی بابا

جب موت کا ہوویگا تجھے آنکے دھڑکا — اور نزع تری آنکے دم ڈوبے گا بھڑکا
جب اسمین جو اٹکیگا دم سے نکلے گا پھڑکا — کیتون مین رو سپے ڈالکے جب تو نکلے گھر کا

تب تن سے تری جان نکل جاویگی بابا

تو لاکھ اگر مال کے صندوق بھرے گا — ہی یہ تو یقین آخرش اک دن تو مریگا
پھر بعد ترے اسپہ جو کوئی ہاتھ دھریگا — وہ ناچ مزا دیکھے گا اور عیش کرے گا

اور روح تری قبر مین گھبراویگی بابا

اوسکے تو وہان ڈھولک و مردنگ بجے گی — او روح تری قبر مین حسرت سے جلے گی
وہ کھاویگا اور تیرے تئین آگ سے لگے گی — تا حشر تری روح کو پھر کل نہ پڑے گی

ایسا ہی ست تجھے گور مین تڑپاویگی بابا

جون جون وہ ترے مال سے عشرت مین پلیگا — تو قبر مین رہ رہ کف افسوس ملے گا
جو چاہے کوئی بولی تو پھر بس نہ چلے گا — نے بس تو پڑا قبر مین حسرت کی جلے گا

ذرات تری چھاتی کو گھوا ویگی بابا

جاویگا تری گور کی جانب جو وہ ناگاہ — ساقی و صراحی و پریزاد سے کے ہمراہ
رونا مجھے آتا ہی ترے حال پہ واللہ — جب دیکھیگا سو عیش مین تو اوسکے تئین آہ

کیا کیا تری چھاتی پہ پھر آویگی بابا

تو سوت مو چھاتی پہ اگر ان چڑھے گا — تو وہان بھی ترے واسطے عامل کوئی بلوا
شیشے مین اترواسکے تجھے دیو سنگے گرا — یا خوب سا سلگا کے کوئی بار فلیتا

دھونی بھی تری ناک مین دلواویگی بابا

گر ہوش ہی تجھ مین تو بخیلی کا نکر کام — اوسکام کا آخر کو برا ہوتا ہے انجام
تو کیگا کوئی کھکی کوئی دیویگا دشنام — زنہار نہ لیگا کوئی ہر صبح ترا نام

پیزارین ترے نام پہ لگوا دینگے بابا

کہتا ہی نظیر اب جو یہ باتین سمجھے ہر آن ۔ گر مرد ہی عاقل تو ارے جو دہ تہہ تو مت جان
ٹک غور سے کر گنج پہ قارون کے ذرا دہیان ۔ جیسا ہی اوسے اوسنے کیا خوب پریشان
ویسا ہی مزا تجھکو بھی دکھلاوینگی بابا

ولہ

ہٹ مار اجل کا آ پہنچا ٹک اوسکو دیکھہ ڈرو بابا ۔ اب اشک بہاؤ آنکھون سے اور آہین سرد بھرو بابا
دل ہاتھہ اوٹھا اس جینے سے لے بس من مار مرو بابا ۔ جب باپ کی خاطر روتے تھے اب اپنی خاطر رو بابا
تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

اب جینے کو تم رخصت دو اور مرنے کو مہمان کرو ۔ خیرات کرو احسان کرو یا پُن کرو یا دان کرو
یا پوری لڈو بٹواؤ یا خاصہ حلوا نان کرو ۔ کچھہ لطف نہین اب جینے کا اب چلنے کا کچھہ سامان کرو
تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

دل کو ٹوا نیا جینے سے اٹھے اوس گلے کو مت کاٹو ۔ اب چاٹ فنا کی ٹک چکھو اور حرص کسی کا مت چاٹو
دہن چھوڑ و حصہ بخرکی اور بھاجی اپنی تم بانٹو ۔ تاکند چھپیری کود چکی اب اور دولتی مت چھانٹو
تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ اسپ بہت کودا اچھلا اب کوڑا مارو زیر کرو ۔ جب مال اکٹھا کرتے تھے اب تن کا اپنے ڈھیر کرو
گڑھ ٹوٹا لشکر بھاگ چکا اب میان مین تم شمشیر کرو ۔ تم صاف لڑائی ہار چکے اب بھاگنے مین مت دیر کرو
تن سوکھا کبڑی پیٹھہ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

سر کانپا چاندی بال ہوئے منہ پیلا پلکیں آن جھکیں
قد ٹیڑھا کان ہوئے بہرے اور آنکھیں بھی چندھیا گئیں
سکھ نیند گئی اور بھوک گھٹی دل سست ہوا آواز تھکیں
جو ہونی تھی سو ہو گذری اب چلنے میں کچھ دیر نہیں

تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ پانوں گئے سست اب چلنے سے مت ستی کو حیران کرو
اور پوپلے منہ سے ٹھکو مت ٹل ٹل کر ہلکان کرو
اب آپ ہوئے تم پانی سے مت پانی کا نقصان کرو
کچھ لالچ نہیں ہی اب جینے میں اب مرنے کی پہچان کرو

تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

گر اچھی کرنی نیک عمل تم دنیا سے لیجاؤ گے
تو گھر بھی اچھا پاؤ گے اور سکھ سے بیٹھ کے کھاؤ گے
اور ایسی دولت چھوڑ گئے تم جو خالی ہاتوں جاؤ گے
کچھ بات نہیں بن آنے کی گھبراؤ گے پچھتاؤ گے

تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ عمر جسے تم سمجھے ہو یہ ہر دم تن کو چنتی ہی
جس لکڑی کے بل بیٹھے ہو دن رات یہ لکڑی گھنتی ہی
تم گٹھڑی باندھو کپڑے کی اور دیکھو اجل سر تنتی ہی
اب موت کفن کے کپڑے کا یہاں تانا بانا بنتی ہے

تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

گھر بار روپے اور پیسے میں مت دل کو تم خورسند کرو
یا گور بناؤ جنگل میں یا جمنا پر آنند کرو
موت آن لتاڑیگی آخر کچھ مکر کرو کچھ فند کرو
بس بہت تماشا دیکھ چکے اب آنکھیں اپنی بند کرو

تن سوکھا کبڑی پیٹھ ہوئی گھوڑے پر زین دھرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

بیوپار تو یہاں کا بہت کیا اب وہاں کا بھی کچھ بیوپالو
جو کھیپ ادھر کو چڑھتی ہی اس کھیپ کے یہاں لدوالو

اس راہ مین جو کچہہ کہاتے ہو اس کہانے کو بہی گنوا لو
سب ساتھی پہنچے منزل پر اب تم بہی اپنا رستا لو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پہ زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

دو چار گہڑی یا دو دن مین اب تن سے جان نکلنی ہی
پہر ہڈی پسلی جلنی ہی یا گہلنی ہی یا چلنی ہی
ہی رات جو باقی تہوڑی سے کوئی دم مین پو بہی پہٹنی ہی
اوٹہہ باندہو کمر سوتے ہو پڑے تم کو بہی منزل چلنی ہی

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پہ زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ دولت کام نہ آوی گی مت اسکو تم زنجیر کرو
یہ خاک بدن کی پارا ہی مت مارے اوسے اکسیر کرو
جو پار اوتارے دریا سے ان باتونکو سیر کرو
اب ناو کنارے آپہنچی اب چلنے مین مت دیر کرو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پہ زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

کچہہ دیر نہین اب چلنے مین کیا آج چلو یا کل نکلو
کچہہ کپڑا لتہ لینا ہو سو جلدی باندہ سنبہل نکلو
اب شام نہین اب صبح ہوئی جون معلوم پکہل کر ڈل نکلو
کیون ناحق دہوپ چڑہ جاتے ہو بس ٹہنڈے ٹہنڈے چل نکلو

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پہ زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

یہ اونٹ کرائے کا یارو صندوق جنازہ باری ہے
کس نیند پڑے تم سوتے ہو یہ بوجہہ تمہارا بہاری ہی
جب آ سر پر اسوار چلے پہر گہوڑا ہی نہ عماری ہی
کچہہ دیر نہین اب آہ نظیر تیار کہڑی سواری ہی

تن سوکہا کبڑی پیٹہہ ہوئی گہوڑے پہ زین دہرو بابا
اب موت نقارا باج چکا چلنے کی فکر کرو بابا

ولہ

کہول ٹک چشم تماشا یار باقی ہی پہر کہان
یہ شکار و صید یہ شکری و باشی پہر کہان

مال و دولت سونا روپا تو لا تماشے پھر کہان
دم غنیمت ہی بھلا یہ بود و باشی پھر کہان

دیکھلے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہان

دل لگا الفت مین اور کر لے پریزادون کی چاہ
چاند سے مکھڑون سے مل سورج و شتون پر کر نگاہ
کچھہ مزے کچھہ لوٹ حظ یہ وقت کب ملتا ہی آہ
کہا لے سب پی لے سکھہ دے اوڑھے سے کر لے واہ واہ

دیکھلے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہان

حسن کے لوگون کو بہی کیا کیا حسن کے عالم ہین یہان
سانولے گورے سنہرے سرخ باندھے پگڑیان
کیا جبین کیا کیا دہن کیا ناک کیا چست چھتیان
نیمچے بہو صورتین اور پیاری پیاری انکھڑیان

دیکھلے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہان

صبح ہو تو سیر کر باغون کی جا کر با فراغ
بلبلین چہکین ہین اور گل کھل رہے ہین مثل باغ
شام ہو تو روشنی کو دیکھہ پی مے کے ایاغ
جل رہے ہین جھاڑ مشعل شمع و قندیل و چراغ

دیکھلے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہان

کتنے میخانون کے در پر لوٹتے ہین پی کے مے
کتنے مجلس کر کے سنتے ہین دف و مرونگ و نے
دیرون مین اور مسجدون مین کرتے ہین غل پی ہی پی
ہر طرف وہ ہو مین مچی ہین وید سے اور سیر ہے

دیکھلے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہان

کتنے دل ہین متفق کتنے دلون مین پھوٹ ہے
دوستی ہی دشمنی ہی ضد ہی مارا کوٹ ہے
پیار ہی ہنس بیٹھنا ہی اور جگت اور جھوٹ ہے
عدل ہی اور ظلم ہے غارت ہی لوٹا لوٹ ہے

دیکھلے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہان

واہ واہ کیا کیا نظیر اس خلق کی اطوار ہین
خوار ہین سردار ہین زردار ہین لاچار ہین
گذریان ہین چوک مین بستی سے کیتے بازار ہین
دشت ہین صحرا ہین اور دریا ہین او کہسار ہین

دیکھلے دنیا کو غافل یہ تماشے پھر کہان

ولہ

جہان مین کیا کیا خرد کی اپنی ہر اک بجاتا ہی شادیانے
کوئی حکیم اور کوئی مہندس کوئی ہو پنڈت کتھا بکہانے
کوئی ہی عاقل کوئی ہی فاضل کوئی نجومی لگا کہانے
جو چاہو کوئی یہہ بہید کہولے یہ سب ہین حیلے بہانے

بڑے بہٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

ہوا کے اوپر جو آسمان کا بچھا ہی خیمہ جو تن رہا ہی
یہ اسکی سمجھین نہین طنابین رسکی جو ہین اسکو ٹہرا رہے
ادہر ہی چاند اور ادہر ہی سورج اور ستارے ادہر ہوا ہے
کسیکو مطلق خبر نہین ہی کہ کب بنا ہی کا وہ کیا ہی

بڑے بہٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

فلک جو کہتی کو دور سیگا زمین کا اب جو یہ بستر اہی
کھڑے ہین لاکھون پہاڑ جسپر فلک سے سر جنکا جا لگا ہی
ہزارون حکمت کا ایک بچھونا یہ پانی اوپر جو بچھ رہا ہی
بہت حکیمون نے خاک چھانی کوئی نہ سمجھا یہ بہید کیا ہی

بڑے بہٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

زمین سے لیکر جو آسمان تک بہری ہی لاکھون طرح کی خلقت
کہین ہی ہاتھی کہین ہی چیونٹی کہین ہی چڑیا کہین ہی پربت
یہ جتنے جلوے دکہا رہی ہی یہ سب اسی کی صنعت خدا کی حکمت
جو چاہے کھولے یہ بہید سکے کسیکو اتنی نہین ہی قدرت

بڑے بہٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

کوئی جو پوچھے کسی سے جا کر یہ ملک کیا ہی یہ کب بنا ہی
جو جانتا ہو تو کچھہ بتاوے بتانے سے سوچ لے کہے کہ کیا ہی
ارسطو لقمان اور فلاطون ہر ایک سر کو پٹک گیا ہی
یہہ وہ طلسمات ہی کہ جس کی نہ ابتدا ہی نہ انتہا ہے

بڑے بہٹکتے ہین لاکھون دانا کروڑون پنڈت ہزارون سیانے
جو خوب دیکہا تو یار آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے

کوئی ہی ہنستا کوئی ہی روتا کہین ہی شادی کہین غمی ہی
کہین ترقی کہین تنزل کہین گمان اور کہین یقین ہی

کوئی گھسٹتا زمین کے اوپر کوئی خوشی سے فلک نشین ہے
یہہ بھید اپنا وہ آپ جانے کسیکو ہرگز خبر نہیں ہے

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

عجب طرح کی یہ رنگین چوپڑ غرض بچھائی ہے اب خدا نے
کوئی ہے بیکل کسیکا جگ ہے کہیں ہیں پوہیں کہیں ہیں کانے
جو پاسا پھینکے بنا بنا کر وہ داؤں کتنے ہی دلمیں ٹھانے
جو چاہتا ہو وہ ہارے آوین تو اوسکو پڑتے ہیں تین کانے

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

عجب شطرنج کا سا نقشا بچھا ہے دن اور رات اسجا
جو بات چاہے کرے کسیکو نہ آوے ہرگز وہ بات اسجا
ہزاروں منصوبے باندھے دلمیں بنا دے چالوں کی گھات اسجا
نہیں ہے اک چال جو کہ قائم سبھوں کی بازی ہے مات اسجا

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

عجب طرح کی کرت بنے ہیں کوئی مکدر کوئی صفا ہے
کسیکے سر پر ہے تاج شاہی کسی پہ شمشیر پر جفا ہے
کوئی امیر اور کوئی وزیر ہے کوئی فقیر ہے دل خفا ہے
سبھوں کو اسجا خیال آیا یہہ حق کی قدرت کا گنجفا ہے

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

یہ کون جانے کہ کل کیا کیا اور آج مالک وہ کیا کرے گا
کسے بگاڑے کسے سنوارے کسے لنڈہاوے کسے بھریگا
کسے کی گھر کون ہووے پیدا کسیکے گھر کونسا مرے گا
کسی کو ہرگز خبر نہیں ہے کہ کیا کیا ہے اور کیا کریگا

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

عجب طرح کا یہ جال ہیگا کمند کیتے وہ یا کمندا
سبھوں کی گردن پھنسی ہے اسمین کسیکا ٹوٹا نہ ایک پھندا
نچھوٹے چیونٹی نچھوٹے ہاتھی نکوئی جستی نکوئی بندا
نظیر اتنی مجال کسکی کہاں خدا اور کہاں ہے بندا

پڑے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ولہ

کیا کہوں نقشہ میں یارو خلق کے احوال کا
یہہ بیان تو واقعی ہی ہر کسی کے حال کا
اہل دولت کا چلن یا مفلس و کنگال کا
کیا توانگر کیا غنی کیا پیر اور کیا بالکا
سب کے دلکو فکر ہی دن رات آٹے دال کا

گر نہ آٹے دال کا اندیشہ ہوتا ستدراہ
ساتھہ آٹے دال کے ہے حشمت و فوج و سپاہ
تو نہ پھرتے ملک گیری کو وزیر و بادشاہ
جا بجا گڑھ کوٹ سے لڑتے ہوے پھرتے ہیں آہ
سب کے دلکو فکر ہی دن رات آٹے دال کا

گر نہ آٹے دال کا ہوتا قدم یہاں درمیان
جاگتے دربار میں کیوں آدمی رات و دن
منشی و میر و وزیر و بخشی و نواب خان
کیا عجب نقشہ پڑا ہی آہ کیا کیجے بیان
سب کے دلکو فکر ہی دن رات آٹے دال کا

گر نہ آٹے دال کا یاں کھٹکا ہوتا بار بار
اور جتنے ہیں جہان میں پیشہ ور اور پیشہ دار
دوڑتے کاہیکو پھرتے دھوپ میں پیادہ سوار
ایک بھی جی پر نہیں ہی اس سوا صبر و قرار
سب کے دل کو فکر ہی دن رات آٹے دال کا

اپنے عالم میں یہ آٹا دال بھی کیا فرد ہے
عاشقوں کا بھی اسی کے عشق سے منہ زرد ہے
حسن کی آن و ادا سب اسکے آگے گرد ہے
تا کجا کہیے کہ کیا مرد و کیا نامرد ہے
سب کے دل کو فکر ہی دن رات آٹے دال کا

دلبروں کی چشم ابرو زلف کیا خط خال ہے
کیا کمر پتلی ہی کافر کیا ٹھمکتی چال ہے
ناز کی شوخی ادا یہ حسن لالوں لال ہی
غور کر دیکھا ہی جو کچھ ہی سو آٹا دال ہی
سب کے دلکو فکر ہی دن رات آٹے دال کا

انہیں جنہیں اللہ نے یان کردیا کامل فقیر
اور جتنے ہیں وہ سب ہیں دال آٹے کے اسیر
وہ سب بے پیر سخی داتا ہیں آبہی دل پذیر
ان غریبوں کی ہی اب مشکل ہی گی امی نظیر
سب کے دل کو فکر ہی دن رات آٹے دال کا

ولہ

دنیا میں کوئی شاد ہی کوئی دردناک ہے
یا خوش ہی یا الم کے سبب سینہ چاک ہی
ہر ایک دم سے جان کا ہر دم تپاک ہے
ناپاک میں پلید نجس یا کہ پاک ہے
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

ہی آدمی کے ذات کا اسکا بڑا ظہور
لے عرش تا بفرش چمکتا ہی جسکا نور
گذرے ہی انکی قبر پہ جب وحش یا طیور
رو رو یہی کہے ہی ہر اک قبر کے حضور
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

دنیا سے جب کہ اولیا اور انبیا اٹھے
اجسام پاک اونکے اسی خاک میں رہے
روحیں ہیں خوب حال میں وہ جو کہ ہی نرے
پر جسم سے تو اب یہی ثابت ہوا مجھے
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

وہ شخص تھے جو سات ولایت کے بادشاہ
حشمت میں جنکے عرش سے اونچی تھی بارگاہ
مرتے ہی اونکے تن ہوئے گلیوں کی خاک راہ
اب اونکے حال کی بھی یہی بات ہی گواہ
جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

کس کس طرح کے ہو گئے محبوب کجکلاہ
تن جن کے مثل پھول تھے اور منہ بھی شکل ماہ
جاتی ہی انکی قبر پہ جسدم مری نگاہ
روتا ہوں پہر تو میں یہی کہہ کے دلمیں آہ
جو خاک سی بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

وہ گورے گورے تن کہ جنھوں کی تھی دلمیں جا ی
ہوتے تھے میلے اونکے کوئی ہاتھ گر لگا ی
سو ایسے تن کو خاک بنا کر ہوا اڑا ے
رونا مجھے تو آتا ہی اب کیا کہوں میں ہا ے

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

گر ایک کو ہزار روپے کا ملا کفن
کیڑے مکوڑے کھا گئے دونوں کے تن بدن
اور اک یونہیں پڑا رہا بیکس برہنہ تن
دیکھا جو ہمنے آہ تو سچ ہی یہی سخن

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہے

جتنے جہاں میں ناج ہیں گنگنی سے تا گیہوں
کپڑے جہاں تلک ہیں سپید و سیہ نمون
اور جتنے میوہ جات ہیں تر خشک گوناگون
کمخاب تاش بادلہ کس کس کا نام لون

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

جتنے درخت دیکھو تو بوٹے سی تا بجھاڑ
سب خاک ہونگے جب کہ فنا ڈالیگی اوکھاڑ
بڑھ پیپل آنب نیب چھوارا کھجور تاڑ
کیا بوٹے ڈھیر پات کے کیا جھاڑ کیا پہاڑ

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

جتنا یہ خاک کا ہی طلسمات بن رہا
ترکاری ساگ پات زہر امرت اور دوا
پھر خاک اسکو ہونا ہی یارو جدا جدا
زر سیم کوڑی لعل و زمرد اور ان سوا

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

گڑھ کوٹ توپ رہکلہ تیغ و کمان و تیر
ہونا ہی سبکو آہ اسی خاک میں خمیر
باغ و چمن و محل و مکانات دلپذیر
میری زبان پہ اب تو یہی بات ہی نظیر

جو خاک سے بنا ہی وہ آخر کو خاک ہی

ولہ

ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
قزاق اجل کا لوٹے ہی دن رات بجا کر نقارا
کیا بدھیا بھینسا بیل شتر کیا گونی پلا سر بھارا
کیا گیہوں چانول موٹھ مٹر کیا آگ دھواں کیا انگارا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

گر تو ہی لکھی بنجارا ہی اور کھیپ بھی تیری بہاری ہے
ای غافل تجھسے بھی چڑھتا اک اور بڑا بیوپاری ہے

کیا شکر مصری قند گری کیا سانبہر میٹہا کہاری ہی — کیا داکہہ منقا سونٹہہ مرچ کیا کیسر لونگ سپاری ہی

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

تو بدہیا لادے بیل بہرے جو پورب پچہم جاویگا — یا سود بڑہا کر لاویگا یا ٹوٹا گہاٹا پاویگا
قزاق اجل کا رستے مین جب بہالا مار گراویگا — دہن دولت ناتی پوتا کیا اک کنبا کام نہ آویگا

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

جب چلتے چلتے رستے مین یہ گون تری ڈہل جاویگی — اک بدہیا تیری مٹی پر پہر گہاس نہ چرنے آویگی
یہہ کہیپ جو تونے لادی ہی سب حصون مین بٹ جاویگی — دہی پوت جنوائی بیٹا کیا بنجارن پاس نہ آویگی

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

یہہ کہیپ بہرے جو جاتا ہی یہ کہیپ میان مت گن اپنی — اب کوئی گہڑی پل ساعت مین یہ کہیپ بدن کی ہی کفنی
کیا تہال کٹورے چاندی کے کیا پیتل کی ڈبیا ڈہکنی — کیا برتن سونے روپے کے کیا مٹی کی ہنڈیا چپنی

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

یہہ دہوم دہڑکا ساتہہ لیے کیون پہرتا ہی جنگل جنگل — اک تنکا ساتہہ نہ جاویگا موقوف ہوا جب ان اور جل
گہر بار اٹاری چوپاری کیا خاصہ تن سکہہ اور ململ — کیا چلون پردے فرش نئے کیا لال پلنگ کیا رنگ محل

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

کچہہ کام نہ آویگا تیرے یہ لعل زمرد سیم و زر — جب پونجی باٹ مین بکہریگی ہر آن بنیگی جان اوپر
نوبت نقارے بان نشان دولت حشمت فوجین لشکر — کیا مسند تکیہ ملک مکان کیا چوکی کرسی تخت چہتر

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

کیون جی پر بوجہہ اوٹہاتا ہی ان گونون بہاری بہاری کی — جب موت کا ڈیرا آن پڑا پہر دونی ہین بیوپاری کی
کیا ساز جڑاؤ زر زیور کیا گوٹے تہان کناری کے — کیا گہوڑے زین سنہری کی کیا ہاتہی لال عماری کی

سب ٹہاٹہہ پڑا رہجاویگا جب لاد چلیگا بنجارا

مغرور نہ ہو تلوارون پر مت پہول بہروسے ڈہالون کے — سب پٹا توڑ کے بہاگینگے منہ دیکہہ اجل کے بہالون کے

کیا ڈبے موتی ہیرے کیا ڈھیر خزانے مالوں کے | کیا بغچے تاش مشجر کے کیا تختے شال دوشالوں کے

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلے گا بنجارا

کیا سخت مکان بنواتا ہے کھم تیرے تن کا ہے پولا | تو اونچے کوٹ اوٹھاتا ہے واں گور گڑھے نے منہ کھولا

کیا رینی خندق رند بڑے کیا برج کنگورا انمولا | گڑھ کوٹ رہکلہ توپ قلعہ کیا شیشہ دارو اور گولا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلے گا بنجارا

ہر آن نفع اور ٹوٹے مین کیون مرتا پھرتا ہے بن بن | ٹک غافل دلمین سوچ ذرا ہے ساتھ لگا تیرے دشمن

کیا لونڈی باندی دائی دوا کیا بندا چیلا نیک چلن | کیا مندر مسجد تال کنوئین کیا گھاٹ سرا کیا باغ چمن

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلے گا بنجارا

جب مرگ پھرا کر چابک کو یہ بیل بدن کا ہانکیگا | کوئی ناج سمیٹیگا تیرا کوئی گون سیئے اور ٹانکیگا

ہو ڈھیر اکیلا جنگل مین تو خاک لحد کی پھانکیگا | اس جنگل مین پھر آہ نظیر اک بھنگا آن نہ جھانکیگا

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاویگا جب لاد چلے گا بنجارا

ولہ

جب یار نے اٹھائی چھری تب خبر پڑی | اور وہ ہین اک بدن پہ جڑی تب خبر پڑے

الفت کی آگ دلمین پڑی تب خبر پڑے | جب آنکھ اوس صنم سے لڑی تب خبر پڑی

غفلت کی گرد دل سے جھڑی تب خبر پڑی

جب تک چڑھی جوانی تھی اور بال تھے سیاہ | الفت کسی سے پیار محبت کسی سے چاہ

آئی شراب اسمین بڑھاپے کی خواہ مخواہ | پہلے کے جام مین نہوا کچھ نشا تو آہ

دلبر نے دی پہر اوس سے گھڑی تب خبر پڑے

تھے جب تلک ادھیڑ رہے تو بھی وسولولے | اور جب سفید ہو گئے ہوئے برف کی ڈلی

یارون سے جب تو بولے کہ لو یارو ہم چلے | لائے تھے ہم تو عمر یہان لکھا دیلے

جب سیاہی پر سفیدی چڑھی تب خبر پڑی

داڑہی کی جگہہ رات گئی اور صبح ہوئی ۔ توبھی یہ دلمین خوش تھے کہ مرنا نہین ابھی
دلبر کھڑا بجا رہے تھا گھڑیال عمر کی ۔ سن سن کے سن تو ہوتے تھے پر کچھہ خبر نہتی

باجی جب آ گجر کی گھڑی تب خبر پڑی

اوس حال پر بھی کچھہ نہوئی دید اور شنید ۔ دانتون پر اسمین آ گئی ہلچل پڑی شدید
منشی قضا کا لکھنے لگا جنس کی رسید ۔ داڑہین لگین اکھڑنے کو دندان ہوے شہید

مجلس مین چل چلا یہ پڑی تب خبر پڑی

اس پہلے ہی منہ سے لگے کرنے پھر پناہ ۔ کانونکے اسمین آن کے پردے ہوے تباہ
گردن پھر اسمین ہلنے لگی ہو گئی کم نگاہ ۔ بن دانت بھی ہنسی یہ جب آنکھین چلین تو آہ

جب لاگی آنسوؤن کی جھڑی تب خبر پڑی

ڈہاتے تھے وان مزور تو تن کی محل سرا ۔ یہ گھر بناتے تھے دو ولین اٹھا اٹھا
اسمین قضا کا راج جو کوٹھے پر آ چڑھا ۔ شہتیر سا جو قد تھا سو خم ہو کے جھک گیا

گرنے لگی کڑی یہ کڑی تب خبر پڑی

گو کٹے ہو تو جب بھی نہ سمجھے یہ ہوشیار ۔ لیتے کہ اپنو باندھتے ہیگے کھوڑ یہ بوجھ بہار
پھر اسمین آ گئے سرنے لیا پانو پر قرار ۔ چوگان سے کمر کے بنا سر کی گیند یار

کہیلا جب آ کے گیند تڑی تب خبر پڑی

پہہ تو لگائے بیٹھے تھے اپنے بڑی دوکان ۔ تھے عرق لین دین مین اور کچھہ نہ تھا دھیان
لیکھا جب اسمین عمر کا دیوڑ رہا ہوا جب آن ۔ گیا جو لنڈہ چلا نہ ہوا تب بھی کچھہ گیان

جب لٹ گئی دھڑی کی دھڑی تب خبر پڑی

بستر پہ جب تو آن پڑے لوٹ کر نڈھال ۔ اٹھنے دی کون آہ جو کروٹ ہوئی محال
ہونے لگی فرشتونسے نظرون مین قیل و قال ۔ جی غش مین ڈوبا تو بھی نہ تھا کوچ کا خیال

جب سانس آ کے گلے مین اڑی تب خبر پڑی

چھاتی پہ چڑھ قضا نے لیا جب گلے کو گھونٹ
اکڑی بدن سے جان بھی رگ رگ سے ٹوٹ پھوٹ
پانی کا پھر تو آہ نہ اوترا گلے سے گھونٹ
پنجہ دکھلایا شیر نے تو بھی یہ سمجھے جھوٹ
جب جا پلے سے گلے کی نرٹی تب خبر پڑی

کاندھے پہ رکھ کے پالکی لے آئے جب کہار
اسمیں نہا کے آپ ہی جلدی ہوئے تیار
اور غل مچا کے بولے کہ جلدی سے ہو سوار
کپڑے بدل کے عطر لگا پہن پھول ہار
نکلی سواری دھوم پڑی تب خبر پڑے

جب پالکی میں چڑھ کے چلا آپکا بدن
تو سب یہ کہتے تھے کہ ہوا کون بے وطن
کلمہ نقیب پڑھتے ہوئے چلے ساتھ کر پہن
جب آئی اس گڑھے میں نظیر اوڑھ کر کفن
اوپر سے آ کے خاک پڑی تب خبر پڑی

ولہ

کب لالہ و گل کر سکیں عارض سے تیری ہمسری
محبوب تجھ سے سیکھیں ناز و ادا و دلبری
قد سے خجل ہے سرو بھی رفتار سے کبک دری
ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

ہے شور تیرے حسن کا لیکر زمیں سے چرخ تک
دیکھے ہی جو تیرے تئیں کہتا یہی ہے یکبیک
ذرات صورت کو تری شمس و قمر تکتے ہیں تک
تا نقش می بندد فلک کس را ندا دست این نمک
حورے ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

تیرا رخ اے غنا صنم بھر کر نظر دیکھے ہے جو
دیوانے تیرے عشق میں دل سے نہیں کچھ ایک دو
کھو دین و ایماں کے تئیں باندھے ہے وہ زنار کو
عالم ہمہ یغمای تو خلقی ہمہ شیدای تو
این نرگس شہلای تو آوردہ رسم کافری

ہے خلق و خوبی میں بھرا اسطور سے وہ نازنیں
گر اس بیاں کے راست کا آتا نہیں تجھکو یقیں
بہزاد و مانی دیکھتے تو ہوتے ہیں وہ حیرت قریں
صورتگر نقاش چیں را صورت یارم ببیں

یا صورتی کش نہ چنین یا ترک کن صورتگری

ہین خلق مین ہر سو عیان رنگین ادا زیبا صنم
کی غور تو سچ ہی یہی مجکو محبت کی قسم
گلگون قبا نازک بدن سو زیب و زینت سے بہم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

آیا نظر جس روز سے تجہسا شکر لب مہ لقا
اپنے وطن کو چہوڑ کر مثل نظیر مبتلا
ابرو کمان جادو نظر شیرین سخن او عشوہ زا
خسرو غریبست و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

ولہ

کل ہم جو گئے باغ مین ٹک لطف اٹھانے
اتنے مین کہون کیا تجھے ای یار یگانے
اور دلکو لگے سیر گلستان کی دکھانے
بربود دلم در چمن سرو روانے
زرین کمرے سیمبرے موی میانے

وہ شوخ کہ عالم مین نہ دیکھا ہو کسی نے
کیا تجھسے کہون اسکی مین خوبی کی قرینے
وہ حسن کہ نہ حور نے پایا نہ پری نے
خورشید رخے ماہ وشے زہرہ جبینے
یاقوت لبے سنگدلے تنگدہانے

گلفام گل اندام و دلارام نکوئے
آہو صفتی کبک تگے عنبرین موئے
دلدار دل ازار جفا کار دو روئے
بیدادگری کج کلہی عربدہ جوئے
شکر شکنے تیر قدی سخت کمانے

ابرو خم طاق حرم و زلف سے کنشتے
دل نقش سویدای دل او خط لب کشتی
قد رنج دل طوبی و رخ رشک بہشتی
جادو نظری عشوہ گرے حسن سرشتے
آشوب دلے رنج تنے آفت جانے

وہ رخ کہ ہر اک شوخ پہ بیزاد کو شہ سے
وہ زلف کہ سنبل ہے جسے بیتاب ہو کہدے

گر جو زہبی دیکھے تو اوسے جان مین رہ دے — عیسی نفسی خضر سے ہے یوسف عہد سے

جم مرتبہ تاجوری شاہ جہاں سے

شمشیر نگہ تیر مژہ قاتل سے خلقے — غارت گری بربادہ حاصل سے خلقے

شہور جہان فتنہ جان مقبل سے خلقے — تنگ شکری جون شکریں در دل خلقے

شوخی نمکینے چو نمک شور جہانی

کیا اوسکی مین تعریف کہون حسن و ادا کی — ہی ختم دو عالم کی اسی شوخ پہ خوبی

پہر شل **نظیر** آس بت رعنا سے لگا جی — سنے زلف و رخ و لعل لب او شدہ **سعدی**

آہے و بخارے و غبارے و دخانے

ولہ

مری بغل مین جو وہ گلعذار ہوتا تھا — نہال عیش کے دل کے چمن مین بوتا تھا

خوشی ہو منہ سے منہ اور لب سے لب ملوتا تھا — لپٹ لپٹ کے مین اوس گل کے ساتھ سوتا تھا

رقیب صبح کو منہ آنسوؤن سے دہوتا تھا

وہ تھا جو پاس تو کیا کیا خوشی کی راتین تھین — کنار و بوس کے عیش و طرب کے گھاتین تھین

مزے کی چہلیان چنچل پنے کی باتین تھین — تمام رات تھین اور کہنیان ولاتین تھین

نسونے دیتا تھا مجکو نہ آپ سوتا تھا

کچھ آگے چاہ بنی کی بہی آہ کیا دن تھے — کہ دونو ہر کہین چھپ چھپ کے بیٹھتے اوٹھتے

خوشی سے پیار سے ہنس ہنس کی گفتگو کرتے — جو بات ہجر کی آتی تو اپنے دامن سے

وہ آنسو پوچھتا جاتا تھا اور مین روتا تھا

کسی طرح سے نہ تہی راہ دلمین کینے کو — نجا سکتے تہے گہرینے نہ نینے قرینے کو

سے گلے لپٹتے تو کیا کیا رگڑتے سینے کو — سکتی جو لی تو لوگون سے چہپکے سینے کو

وہ ساتھ کے بیٹھتا تھا اور مین سوئی پروتا تھا

جو لگتی شوخ کے تلوے مین گدگدی کم کم — تو چین مروڑ چڑہا ناک اوبہوین کم خم
مچل کے ہنسکے چہڑاتا قدم کو ہر اکدم — غرض وہ کہانے کو آن و آدا کے سو عالم
وہ مجہسے پانون وہولاتا تہا او مین سہتا تہا

مرے تو دل سے نہین بہولتا ہی وہ عالم — کہ جب پلنگ پہ مرے پاس لیٹتا باہم
گہڑی مچل گہڑی شوخی گہڑی مین وہ دن دو ہم — لٹا کے سینہ پہ چنچل کو پیار سے ہر دم
مین گدگداتا تہا ہنس ہنس وہ ضعف کہاتا تہا

نہووے کیونکہ مرا دامن و گریبان تر — کہ پانی مجہسے منگاتا جو وہ پری پیکر
تو گرم و سرد کی تکرار ناز سے کر کر — تو مجہہ پہ پہینکتا پانی کی کلیان بہر بہر
مین اُسکی چہینٹون سے تو پہر مین بہگوتا تہا

بہئے نہ کیونکہ مجہے کام اشک گلگون سے — کہ جاکے باغ مین ہم کہیلتے تہے پہولون سے
کبہی گلون سے کبہی ڈالیون کی چہڑیون سے — نہانے جاتے تو پہر آہ کرتے چہینٹون سے
وہ غوطے دیتا تہا اور مین اُسے ڈبوتا تہا

اوٹہے نہ کیونکہ مری دل سے آہ کا شعلہ — کہ اسطرحکا ہزارون مین پیار تہے ملتا
کہان وہ عیش کہان دل ہی اور کہان وہ مزا — ہوا نہ تجکو خمار آخر ان شرابون کا
نظیر آہ اسی روز کو مین روتا تہا

ولہ

جو فقر مین پورے ہین وہ ہر حال مین خوش ہین — ہر کام مین ہر دام مین ہر چال مین خوش ہین
گر مال دیا یار نے تو مال مین خوش ہین — بے زر جو کیا تو اوسی احوال مین خوش ہین
افلاس مین ادبار مین اقبال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

چہرہ پہ ملامت نہ جگر مین اثر غم — ماتہے پہ کہین چین نہ ابرو مین کہین خم

شکوہ نہ زبان پر نہ کبھی چشم ہوئی نم ‏ ‏ غم میں بھی وہی عیش الم میں بھی وہی دم

ہر بات ہر اوقات ہر افعال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

گر یار کی مرضی ہوئی سر جوڑ کے سب بیٹھے ‏ ‏ گھر بار چھوڑا یا تو وہیں چھوڑ کے بیٹھے
موڑا او نہیں جیدھر وہیں منہ موڑ کے بیٹھے ‏ ‏ گدڑی جو سلائی تو وہی اوڑھ کے بیٹھے

اور شال اوڑھائی تو اوسی شال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

گر اوسنے دیا غم تو اوسی غم میں رہے خوش ‏ ‏ اور اوسنے جو ماتم دیا ماتم میں رہے خوش
کھانے کو ملا کم تو اوسی کم میں رہے خوش ‏ ‏ جسطور کہا اوسنے اوس عالم میں رہے خوش

دکھ درد میں آفات میں جنجال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

سب جینے کا نہ اندوہ نہ مرنے کا ذرا غم ‏ ‏ یکساں ہیں انہیں زندگی اور موت کا عالم
واقف نہ برس سے نہ مہینے سے وہ کہ دم ‏ ‏ نہ شب کی مصیبت نہ کبھی روز کا ماتم

دن رات گھڑی پہر مہ و سال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

گر اوسنے اوڑھایا تو لیا اوڑھ دوشالا ‏ ‏ کمل جو دیا تو وہی کاندھے پہ سنبھالا
چادر جو اوڑھائی تو وہی ہو گئی بالا ‏ ‏ بندھوائی لنگوٹی تو وہی ہنسکے کہا لا

پوشاک میں دستار میں رومال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

گر کھاٹ بچھانے کو ملے کھاٹ میں سوئے ‏ ‏ دوکان میں سلایا تو وہ جا ہاٹ میں سوئے
رستے میں کہا سو تو وہ جا باٹ میں سوئے ‏ ‏ گر ٹاٹ بچھانیکو دیا ٹاٹ میں سوئے

اور کمان پہنا دے تو اوسی کمان مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

پیالہ لیکر دیا ہاتھہ تو نکلے ہو بھکاری
سیانے پہ چڑہایا تو لگے کرنے سواری
بٹہلا کے کہلایا تو وہین عمر گذاری
اور پانون چلایا تو وہی بات سنواری

جس چال مین رکہا وہ اوسی چال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر موٹہہ منگا دی تو وہی چاب لی خوش ہو
سو کہی جو دلا دی تو وہی چاب لی خوش ہو
اور جوار پہنا دی تو وہی چاب لی خوش ہو
روکہی جو اوٹہا دی تو وہی چاب لی خوش ہو

اور دال کہلائی تو اوسی دال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

پانی جو ملا پی لیا جس طور کا پایا
دی بہوکہہ اگر یار نے تو بہوکہہ کو مارا
روٹی جو ملی تو کیا روٹی مین گذارا
دلشاد رہے کرکے کڑاکے پہ کڑاکا

اور چہال چبائی تو اوسی چہال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

گر اوسنے کہا سیر کرو جا کے جہان کی
کچھہ دشت و بیابان مین خبر تنکے نہ جان کی
تو پہرنے لگے جنگل و پربت کے جہا نکے
اور پہر جو کہا سیر کرو حسن بتان کی

تو چشم و رخ و زلف و خط و خال مین خوش ہین
پورے ہین وہی مرد جو ہر حال مین خوش ہین

قشقہ کا ہوا حکم تو قشقہ وہین کہینچا
آیا جو کہا تو وہین سر کو منڈا یا
جبہ کی رضا دیکہی تو جبہ وہین پہنا
جو رنگ کیا اوسنے وہی رنگ رنگا یا

کیا زرد مین کیا سبز مین کیا لال مین خوش ہین

پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

چادر جو اوڑھائی تو سنٹے ہو گئے یکبار
منہ باندھ کے نکلو تو وہیں ہو گئے تیار
باہر کو چلے فقر کی جھولی کو بغل مار
سر گھونٹ منڈاؤ تو کیا پھر وہی بستار

سب باتھہ میں سب حالمیں سب ڈھالمیں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

کچھہ انکو طلب گھر کی نہ باہر سے انہیں کام
اشغل کی ہوس دلمیں نہ مسندسے انہیں کام
تکیہ کی نہ خواہش ہی بستر سے انہیں کام
مفلس سے نہ مطلب نہ تونگر سے انہیں کام

میدان میں بازار میں جو بال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

انکے تو جہان میں عجب عالم ہیں نظیر آہ
کیا جانے فرشتے ہیں کہ آدم ہیں نظیر آہ
اب ایسے تو دنیا میں ولی کم ہیں نظیر آہ
ہر وقت میں ہر آن میں خرّم ہیں نظیر آہ

جس حال میں رکھا وہ اوسی ڈھالمیں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

ولہ

جہاں میں نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا
دیا فلک نے ہمیں بھی یہ سم جدائی کا
سوائے نہ دیکھا تھا درد و الم جدائی کا
بُرا ہی مرگ سے ایک ایک دم جدائی کا

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

گھڑی گھڑی میں تڑپ کر اٹھی ہی دل سے آہ
جو کوئی شکل ہے دیکھتا ہی اب واللہ
جگر کے ٹکڑے نکلتے ہیں اشک کے ہمراہ
یہی کہے ہی وہ سینہ سے سرد بھر کر آہ

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا

خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

مجھے نکیونکہ مرے دل مین داد اور بیداد — کہ تھی جو عیش و طرب سب وہ ہو گئی برباد
نہ جی کو چین نہ آنکھونکو سکھ نہ دل ہی شاد — بھلا مین کس سے اب اس ظلم کی کرون فریاد

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

کبھی تو یار کی آنے کی راہ تکتا ہون — گلی مین اسکے کبھی جاکے سر پٹکتا ہون
کبھی دوانا ہو جنگل مین جا بھٹکتا ہون — نکلتی جان نہین اور پڑا سسکتا ہون

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

نہ تن سے جان نکلتی ہی اب جو صبر آوے — نہ دل مین زور ہی جو تاب صبر کی لاوے
نہ موت آوے نہ یار آکے منہ کو دکھلاوے — یہ حال ہو تو کوئی آہ پھر کدھر جاوے

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

پھرون ہون دشت و بیابان مین رات دن غمناک — جلاتا آہ کے شعلے سے سب خس و خاشاک
خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک — یہ جس پہ آن پڑے غم وہ کیا جیے پھر خاک

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

مری جو چشم سے ذرات آنسو بہتے ہین — تو جان و دل مری کیا کیا عذاب سہتے ہین
جو آشنا ہین مرے مجھکو دیکھ رہتے ہین — سب اپنے حیف سے ملکے ہاتھ کہتے ہین

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

جو ہی کدہر کی طرف کو کبھی کرون ہون گذار — تو وہ کہیہ مجکو پریشان خراب خستہ و خوار
پیالہ چشم کا آنسو سے بہر ہر اک سے خوار — جگر سے کہینچ کے آہ اور ہی کہی ہے پکار

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

کبھی چمن کو جو گھبرا کے ہون نکل جاتا — تو وہان بہی ستے ذرا دل نہین ہی ٹہراتا
جدہر کو جاؤن ادہر غم جگر کو ہی کہاتا — عجب خرابی ہی کچھ ہائی بن نہین آتا

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

جو کوئی ہجر مین روتا تہا عاشق محروم — مین ہنسکے کہتا تہا دلمین عبث یہہ ہی مغموم
مجہی جو مجہہ پہ بہی آگر فراق کی یہہ دہوم — وہ اسکا درد مجھے ہائے اب ہوا معلوم

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

جو کوئی پوچھے ہی کیا تجہہ پہ دکھہ پڑا ایسا — کہ جس سبب سے تو پہرتا ہی اسقدر شیدا
مین اسکو جس گھڑی دیتا ہون اپنا حال سنا — تو بہر کی انکھون مین آنسو یہی وہ ہے کہتا

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

نہ بہوکھہ لگتی ہی نہ نیند منہہ دکہاتی ہے — جو دن سپیے ہی لہوات مجکو کہاتی ہے
نہ دل لگی نہ کوئی چیز مجکو بہاتی ہے — کلیجہ ٹوٹے ہی اور چہاتی اڈہی آتی ہے

غضب ہی قہر ہی یار و ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکہلاوے غم جدائی کا

نہ سدہ ہی سیر کی مجکو نہ انجمن کی خبر — نہ یاد باغ کی ہی اور نہ شہر و بن کی خبر

نہ دھیان جسم کا اور کچھ نہ پیرہن کی خبر — نہ ہوش دل کا ہی نہ مجکو تن بدن کی خبر

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

جو مجھ پران پڑا دن سیاہ مت پوچھو — ہوا ہون ہجر مین ایسا تباہ مت پوچھو
سوا ہی مرگ نہین اب نباہ مت پوچھو — جو ظلم مجھ پہ گذرتا ہی آہ مت پوچھو

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوی غم جدائی کا

جدائی ہای محبت کی کیا بری ہے شے — کہ دل نہ بزم مین بہلے نہ خوش لگے ہی مے
نظیر ہجر کی اب غم کو رو دیئے تا کے — بہت برا ہی یہہ عاشق کے حق مین دکھہ ہی ہے

غضب ہی قہر ہی یارو ستم جدائی کا
خدا کسیکو نہ دکھلاوے غم جدائی کا

ولہ

جب سے تمکو لیگیا ہی یہ فلک ظالم کہین — جی ترستا ہی کہین اور چشم سے پرنم کہین
ہم پہ جو گذرا ہی وہ گذرا کسی پر کم کہین — نہ تسلی ہی نہ دلکو چین ہے اکدم کہین

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھونسے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

تم تو وہان بیٹھے ہو ہم یہان ہجر کی ہاتون خراب — نہ دن کو بھوکھ ہی نہ راتکو آتا ہی خواب
بیقراری یادگاری انتظاری اضطراب — کیا کہین تم بن پڑا ہی ہم پہ اب کیسا عذاب

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھونسے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

ہر گھڑی آنسو بہانا دیدۂ خون بار سے — رات دن سر کو پٹکنا ہر در و دیوار سے

آہ و نالہ کھینچتا ہر دم دل بیمار ہے
ہی بُرا احوال انتو ہجر کے آزار سے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

یاد آتی ہی تمہاری الفتون کی جب کہ چاہ
پاؤں مین طاقت نہ تن مین زور نہ معلوم راہ
دل کے ٹکڑے ہوتے ہین آنسو نہین جو اہ مجوم
کیا غضب ہی کیا کرین کچھ بن نہین آتی ہی آہ

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

نہ کسی سے مہر و الفت نہ کسی سے پیار ہے
دل اوپر سینہ مین تڑپے جی اوپر بیمار ہے
نہ کوئی اپنا رفیق اور نہ کوئی غمخوار ہے
کیا کہین انتو بہت مٹی ہماری خوار ہے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

گھر مین جی بہلے نہ باہر انجمن مین دل لگے
نہ پہاڑوں مین نہ صحرا مین نہ بن مین دل لگے
نہ خوش آوے سیر نہ سرو سمن مین دل لگے
انتو تم بن نہ گلستان نہ چمن مین دل لگے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

پر نہین آ کر تمہارے پاس جو آ جائیے
چشم تر اور داغ سینہ کے کسے دکھلائیے
جی ہی جی مین کب تلک خون جگر کو کھائیے
دل سمجھتا ہی نہین کیونکر اسے سمجھائیے

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

دم بدم بھرتے ہین ٹھنڈی سانس بید کی طرح
سر پٹکنا اور تڑپنا رات دن دل کی طرح
نالہ و فریاد ہین ہر آن گھایل کی طرح
خاک و خون مین لوٹتے ہین انتو بسمل کی طرح

چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہین نگاہ
ہی جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کہین کیا تم سے آہ
ہر گھڑی شکل نظیر اس غم سے ہی حالت تباہ
بن ہوے ایتو نظر آتا نہین ہرگز نباہ
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی جو تم کہین اور ہم کہین

ولہ

زر وار ہی تو ہرگز مت مار اپنے منکو
جو نعمتین ہین چکھ لین ہین چل تو بہی اس چلن کو
تن زیب تن سکھون سے ترسا نہ اپنے تنکو
مرشد کا ہی یہ نکتہ رکھ یاد اس سخن کو
دلکی خوشی کے خاطر چکھہ ڈال مال و دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکھہ کفن کو

جا بیٹھہ میکدون مین سب دور غم سی ہٹکر
محبوب دلبرون سے خوش ہو لپیٹ اپٹ کر
جھمکا گلابی مے کی پیالے آن پلٹ کر
پی دودہ اور بتاشے میوہ مٹھائی چپٹ کر
دلکی خوشی کے خاطر چکھہ ڈال مال و دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکھہ کفن کو

کمخواب کیا دوشالہ کیا ریشمین و سوتے
بولے جو سوم ہو دامار اوسکے سر پر جوتی
گر شال کا لنگوٹا مت رکھہ قبا اچھوتی
دو دن تو دوستون مین بلوا کے اپنی طوطی
دلکی خوشی کے خاطر چکھہ ڈال مال و دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکھہ کفن کو

یہ نعمتین ہین جتنی جو کچھ ملے سو کہا جا
پیالی بخیل مت بن داتا سخی کہا جا
تاش اور بادلہ مین یکبار جگ مگا جا
اکدم تو اپنا ڈنکا من مانتا بجا جا

دلکی خوشی کی خاطر چکهہ ڈال مال دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکهہ کفن کو

یہانکا بہی مزا ہی کہانا و یا کہلانا
بہوکہی کو دال روٹی ننگی کو کچہہ اوڑہانا
سب گہڑی اُڑا لے جو تجہکو ہو اوڑانا
غافل پہر اس گلی مین تجکو نہین ہی آنا

دلکی خوشی کی خاطر چکهہ ڈال مال دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکهہ کفن کو

جو گلبدن ہین ہٹی و زری اونہین منالے
بوسہ اونہون کا لیکر سینہ سی پہر لگالے
ہنسلے ہنسالے ہردم دیلے دلالے کہالے
جو بن سکی سو اپنی جیکی مزے اوڑالے

دلکی خوشی کی خاطر چکهہ ڈال مال دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکهہ کفن کو

جو پاس ہی زر خیر دست کہہ وہ سکی نہ اندر
مسجد کنوین بنا دے تالاب باغ مندر
دریا کہین بہادے بن جا کہین سمندر
سب کچہہ اُڑا کر ہو رہ سدا قلندر

دلکی خوشی کی خاطر چکهہ ڈال مال دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکهہ کفن کو

باغون کے دیکہہ سیرین بہر جام سی کی چہلکی
اور جہان میلی ٹہیلی کر دہوم اور دہڑکی
آوے جو سوم بہروا گاڑ رہا اسکو دیکے ڈہلکے
تو شوق سی اڑالے عیش و مزے جہلکے

دلکی خوشی کی خاطر چکهہ ڈال مال دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکهہ کفن کو

صندوق مین جو زر ہی اسکو بہی لی گنوادے
میلے بہاکے نالی طبلون کو گہرا دے
کوٹہی مکان حویلی سب کہو کر کہلا دے
گڑیون تلک جلادے ایٹون تلک اڑادے

دلکی خوشی کی خاطر چکهہ ڈال مال دہن کو
گر مر رہی تو عاشق کوڑی نرکهہ کفن کو

جو بخیل کنجوس زر چھوڑ کر مرے گا | یا کھائیگا جنوائی یا خالے لے لگے گا
تیرا وہی ہی جو کچھہ راہ خدا میں دیگا | کھاتا کھلاتا ہنستا تو بہی سدا رہیگا

دلکی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

گر آپڑیگا تجھہ پہ کچھہ حادثہ خلل کا | مالک پہر اور کوئی ٹھہریگا تیرے ڈل کا
آگے سے دے دلا کے ہووے تو اس سے ہلکا | کر سوچ اپنے دلمیں کچھہ آج کا نہ کل کا

دلکی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

زر جوڑ جوڑ اپنے تو پاس گر رکھے گا | یا چھین لیگا حاکم یا چور لے مریگا
تیرا وہی ہی جو کچھہ اب عیش کر چکے گا | جب وقت آئیگا رات کچھہ نہ بن سکیگا

دلکی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جسنے یہ زر دیا ہی پہر وہی دہن بہی دیگا | مال و مکان حویلی باغ و چمن بہی دیگا
جیتا رہیگا جب تک کہانیکو ان بہی دیگا | مر جاویگا تو وہی تجھکو کفن بہی دیگا

دلکی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

جتنے گڑے دبے ہیں سب کہا لے اور کہلا لے | رکھہ دہن اسی کی دل میں اب کہا لے اور کہلا لے
اپنا سمجھہ اسیکو جب کہا لے اور کہلا لے | اب تو نظیر تو بہی سب کہا لے اور کہلا لے

دلکی خوشی کی خاطر چکھہ ڈال مال دہن کو
گر مرد ہی تو عاشق کوڑی نہ رکھہ کفن کو

ولہ

یہ جتنا خلق میں اب جا بجا تماشا ہے — جو غور کی تو یہ سب ایک کا تماشا ہے
بجا نو کم سے اسے یار و بڑا تماشا ہے — جدہر کو دیکھو ادہر اک نیا تماشا ہے
غرض میں کیا کہوں دنیا بھی کیا تماشا ہے

میرے یہ دیکھ کہ تماشے نہیں ہیں ہوش بجا — کسے بتاؤں میں ہا سے کیسے کہوں الٹا
جو ہو طلسم حقیقے وہ جاوے کب سمجھا — عجب بہار کی اک سیر ہے اہا ہا ہا
غرض میں کیا کہوں دنیا بھی کیا تماشا ہے

نہیں ہی زور جنھوں میں وہ کشتی لڑتے ہیں — جو زور والے ہیں وہ آپ سے بچھڑتے ہیں
جھپٹ کے اندے سے بھی پر نکلتے ہیں پکڑتے ہیں — لگا کے چھاتیاں کیڑے اکڑتے پھرتے ہیں
غرض میں کیا کہوں دنیا بھی کیا تماشا ہی

عراقی بھوس کے ٹٹو کھڑے چباتے ہیں — گدہے پلاؤ میں لات مار جاتے ہیں
جو شیر ہیں انہیں گیدڑ کھڑے چڑاتے ہیں — پڑھیں لیو نا چین ہیں مینڈک ملار گاتے ہیں
غرض میں کیا کہوں دنیا بھی کیا تماشا ہے

جنھوں کے پر ہیں وہ پانو سے چلتے پھرتے ہیں — جو ہیں پیر والے ہیں وہ پنکھے جھلتے پھرتے ہیں
مثال روح کے لنجے بھی چلتے پھرتے ہیں — ہرن کے طرح سے لنگڑے اچھلتے پھرتے ہیں
غرض میں کیا کہوں دنیا بھی کیا تماشا ہی

بنا کے نیاریا زر کی دکان بیٹھا ہے — جو ہنڈ سی وال تہا وہ خاک چھان بیٹھا ہی
جو چور تہا سو وہ ہو پاسبان بیٹھا ہی — زمین پھرتی ہی اور آسمان بیٹھا ہے
غرض میں کیا کہوں دنیا بھی کیا تماشا ہی

چکوریں گھستے ہیں اور گدہ گھگو پڑتی ہیں — پتنگے بوند ہیں مچھر فلک پہ چڑہتے ہیں
کتابیں کھول چغد سب بیٹھے سنا یہ کرتے ہیں — نماز بلبلیں طوطے قرآن پڑھتے ہیں
غرض میں کیا کہوں دنیا بھی کیا تماشا ہی

بطونکی لبنی دُمین مورسب لنڈورے ہین سفید کوّے ہین جیلون کے رنگ بہورے ہین
جو ساده سنت ہین پورے سو وه ادہورے ہین کبیٹ کی ندی پہ بگلے بہگت سے پورے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

زبان ہی جس کی اشارے سے وه پکارے ہی جو گونگا ہی وه کہڑا فارسی بگہارے ہے
کلاه ہنس کی کوّا کہڑا اتارے ہے اُچہل کے مینڈکی ہاتہی کو لات مارے ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہے

جو ہین نجیب نسب کے وه بدسبے چیلے ہین کمینے اپنی بڑی ذات کے نغیلے ہین
جو باز شکرے ہین پاپڑ کہر کے وه بیلے ہین گہر تو مر گئے اُلو شکار کہیلے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

چمن ہین خشک بنون بیچ آب جاری ہے خراب پہول ہین کانٹونکی گلعذاری ہے
سیاه گوش کو بیڑے نے لات ماری ہے دبکتے پہرتے ہین چہتے ہرن ہنکاری ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

جنہونکی داڑہی ہی اونکی تو بات واہی ہے جو داڑہی منڈے ہین اُنکی سند گواہی ہے
سیاہی روشنی اور روشنی سیاہی ہے اُجاڑ شہر ہین مُردونکی بادشاہی ہے

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

جنہین عقل نہین وه بڑے سیانے ہین جو عقل کہتے ہین وه باولے دِوانے ہین
زنانے شوق سے مردونکے پہنے بانے ہین جو مرد ہین وه برٹے ہیجڑے سے زنانے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

جنہونکے کان نہین وه ورکی وه سنتے ہین جو کان والے ہین بیٹہے وه سر کو دہنتے ہین
بیستے وہ نہین ہین اور ابے تنکے سے چنتے ہین کباب بہنتے ہین اور سکہلے بہنتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

چمگادڑوں کے تئیں رت جگا مناتی ہے
جو چوہیا ڈہول بجاتی ہی گھونس گاتی ہی
چھچوندر اور بہی گھی کے دیے جلاتی ہے
گلہری بیٹھی ہوئی گلگلے پکاتی ہے

غرض میں کیا کہوں دنیا بہی کیا تماشا ہی

جو نوجوان ہی طوائف وہ بوڑہی بہیلا ہی
سنے ہین جا بجا پڑے چہلنیونکا ڈہیلا ہی
جو بوڑہی بیوس ہی بارہ برس کی ابلا ہے
نقارے پہٹ گئے مردنگ سے ہے طبلا ہی

غرض میں کیا کہوں دنیا بہی کیا تماشا ہی

پہن کے سچنی پوشاک جب کہاتی ہے
پری تو کوڑی کی مسّی کو داغ کہاتی ہی
گدہوں سے ہنستی ہی کتّوں سے مسکراتی ہی
چڑیل پان کے بیڑے گہڑی چباتی ہے

غرض میں کیا کہوں دنیا بہی کیا تماشا ہی

خبیث دیو پلید آہ اک سے لڑتے ہین
بلائیں لپٹی ہین اور بہوت جن جہگڑتے ہین
جو آدمی ہین وہ ان سبکے پاؤں پڑتے ہین
یہ قہر دیکھو کہ زندوں سے مردے لڑتے ہین

غرض میں کیا کہوں دنیا بہی کیا تماشا ہی

گدہا لڑائی میں ہاتی کی تئیں لتاڑے ہے
ہما کو بوم ہر اک وقت مارے دہاڑے ہی
شتر کے گہر کے تئیں لومڑی اجاڑے ہے
غضب ہی پودنا سارس کا پر اکہاڑے ہے

غرض میں کیا کہوں دنیا بہی کیا تماشا ہی

کہلے ہین آک کی پہول اور گلاب جہڑتے ہین
سخی کریم پڑے ایڑیان رگڑتے ہین
بنو سے پکتے ہین انگور آنب سڑتے ہین
بخیل موتیونکو موسلوں سے پہٹکتے ہین

غرض میں کیا کہوں دنیا بہی کیا تماشا ہی

شکر کے غم میں شکر خورے خاک اڑاتی ہی
اوڑیں ہین مچہلیان مرغی کہڑی نہاتی ہی
جلیبی پیڑوں او پر لگی بہین بہناتی ہے
جنگل کے ریت میں مرغابی غوطہ کہاتی ہے

غرض میں کیا کہوں دنیا بہی کیا تماشا ہی

جو ٹھگ تھے اپنی وہ ٹھگ بدیا سے چھوٹتے ہین
مسافر اونکے گلے پھانسے ڈال گھوٹتے ہین
اندھیری رات مین گھر چوٹون کے پھوٹتے ہین
سبھوں کو ونکے تئین ساہوکار لوٹتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہے

تدرو روتے ہین اور زاغ کھل کھلاتے ہین
خموش بلبلین اور بھنگی چہچہاتے ہین
چڑیا اٹاریان اور پدی بنگلے چھاتے ہین
بلون کو چھوڑ کے چپ ہے محل اٹھاتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہے

چرند جتنے ہین پر جھاڑ جھاڑ اڑتے ہین
پرند گرتے ہین اور ربولی جھاڑ آڑتے ہین
پڑین ہین بستیان ویران پہاڑ اور ٹوٹتے ہین
اٹل ہو بیٹھے ہین روکھ پہاڑ اڑتے ہین

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

سلیمان بھوکے ہین چیونٹی کے پاس ڈھیری ہے
کلنگ بری کی چڑیا نے راہ گھیری ہے
عجب اندھیری اجالے کی ہیر پھیری ہے
گھڑی مین چاندنی ہی اور گھڑی اندھیری ہی

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

عزیز تھے سو ہوئے چشم مین سبھون کے حقیر
حقیر تھے سو ہوئے سبھین صاحب توقیر
عجب طرح کے ہوائین ہین اور عجب تاثیر
اب جیسے خلق سے کیا کیا بیان کرون مین نظیر

غرض مین کیا کہون دنیا بھی کیا تماشا ہی

ولہ

اپنی غمخواروں سے کوئی آن ہنسلے بول لے
درد مند و نکال ارمان ہنسلے بول لے
پھر کہان یہ دلبری یہ آن ہنسلے بول لے
دم غنیمت ہی ارے نادان ہنسلے بول لے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنسلے بول لے

آج تجکو حق نے دی ہی حسن و خوبی کی بہار
چاہنے والے سے کر لے کچھ سلوک و مہر و پیار

کوندنا بجلی کا اور جوبن کا مت گن اعتبار
کاٹھ کی ہانڈی نہین چڑھتی ہی پیارے بار بار

ہان لے کہنا مرا ای جان ہنسلے بول لے
حسن ہے دو دن کا ہی مہمان ہنسلے بول لے

اب تو منہ گل ہی پیارے پھر دھتورا آنکھ ہے
آج یہ گلشن کھلا ہی گل کو سو کھا ساکھ ہے
جو اوٹھا شعلہ بھبھوکا آخرش کو راکھ ہے
چار دنکی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ ہے

مان لے کہنا مرا ای جان ہنسلے بول لے
حسن ہے دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

اسقدر مت کر میری جان اپنے جوبن پر گمان
یہہ نہین رہتا سدا کافر کسیکے پاس ہان
جب گئے دانت اور پڑین چہرے کے اوپر جھریان
پھر یہ ہنسنا بولنا اور پھر یہ چھپیان کہان

مان لے کہنا مرا ای جان ہنسلے بول لے
حسن ہے دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

ایسا کوئی حسن والا آہ تو ہمکو بتا
جسکی خوبی کا ہمیشہ ایک سا عالم رہا
کیون خفا ہوتا ہی ہمسے یاد رکھہ ای دلربا
ہاتھہ آتا ہی نہین کافر یہہ جوبن جب گیا

ہان لے کہنا مرا ای جان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

کیا ہمارا حال دل خوبی سے تجھسے کہتی نہین
یا ہماری چاہ تیرے ناز کو سہتی نہین
آہ کہیتی حسن کافر کی ہری رہتی نہین
ناو کاغذ کی ہی پیارے یہ سدا بہتی نہین

مان لے کہنا مرا ای جان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دنکا ہی مہمان ہنسلے بول لے

کیسے کیسے خوبرویان ہو گئے ہین میری جان
اپنے ہمخوارو سے کیا کیا کر گئے ہین جی بیان
تو جو روٹھا رہے ہمسے رہتا ہی نامہربان
دیکھتے ہی دیکھتا غافل حسن پر مت کر گمان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنسلے بول لے

حسن کا عالم ستگر ہر گھڑی ملتا نہیں
مجھسے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جھلتا نہیں
گل بھی کھل کر ایکباری جان پھر کھلتا نہیں
دودہ اور دل جب پھٹا پیارے یہ پھر ملتا نہیں

مان لے کہنا مرا ایجان ہنسلے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنسلے بول لے

آج تو عاشق کا تیرے جان تیرا بادن ہے
اب یہ معشوقی کا سکہ آج تیرے نانون ہے
منتیں ہوتی ہیں اور تیرے نہیں کچھ بھاؤن ہے
بھول مت اسپر میاں یہ ڈہلتی پھرتی چھاون ہے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

دل خریدو کے جو پیاری تجھسے اب کچھ پائیں گے
بات کو ہنسنے کو ڈرے وے جھڑکیان ترسائینگے
لیک اکدن تجکو بھی خوبان یون ہین کلپائینگے
پانڈے جی پہچتا سینگے وہی چنچی کی کہائینگے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

سب اپنے اپنے وقت میں کیا کیا پری وہن سے رہے
پر کسیکا وہ ہی رہے اور نہ سدا جوبن سے رہے
چاند سے مکھڑے سے بیے اور گل سے تنکے آدہن رہے
نہ سدا جیسے لے تر لی اور نہ سدا ساون رہے

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

اب تو چرچے پر ہی تیرے حسن و خوبی کی جھلک
لیک جب جاتی رہی گی یہ جھمک اور یہ چمک
خواہ تو ہنس بول ہمسے خواہ غصہ ہو جھڑک
پھر جو بولیگا تو ہر ایک یون کہیگا چل نہ بک

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے

حسن یہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

اب نظیر آگے ترے رہتا ہی حاضر صبح و شام — پیارے سے ہنس بول پیار پی لی می الفت کا جام
پھر کہان یہ دلبری یہ عیش کے باتین کلام — کچھہ نہ ہوئیگا رہیگا آخرش اللہ کا نام

ہان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے
حسن یہہ دو دن کا ہی مہمان ہنس لے بول لے

ولہ

دنیا کا چمن یارو ہی خوب یہہ آراستہ — سرسبز ہے اوسکا ہر سبزہ یہہ پیوستہ
ہر پھول کے آنے کا جاری ہی سدا رستہ — ہر شاخ منقطع سے ہے ہر برگ ہی برجستہ

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

یان رقص و سما تاری جو آنکے جھولے ہین — جن دیو پری آدم یا باد بگولے ہین
سب وحشی و طائر ہین یا گھاس کے پولے ہین — کچھہ اور نہین یارو یہہ گل وہی پھولے ہین

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

ہر شہر و دہ و قصبہ سب پھولونکی ڈلیان ہین — کوچے ہین سو تختہ ہین گلیان ہین سو کلیان ہین
دیوار و در و حجر سب کیاریان ڈہلیان ہین — اینٹ اینٹ مین ہر گھر کے کیا رنگ ہین لیان ہین

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کی باندہا ہی یہ گلدستہ

انبوہ ہی غنچونکا اور گل کی قطارین ہین — شاخون سے کئے تراکم ہین ہر گونکی بہارین ہین
جو اپنی گھڑی ہو کر خوبی کو سنوارین ہین — سب نے اپنی ہی عالم مین دم حسن کا مارین ہین

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ

کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہہ گلدستہ

کہتا ہی گلاب ہر دم مین عطر سراسر ہون
اور سیوتی کہتی ہی مین اوس سے معطر ہون
بیلا یہہ پکاری ہی مین چاند کا پتر ہون
گل اشرفی کہتی ہی وہ کیا ہی مین بہتر ہون

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

لالہ یہ سناتا ہی مین لعل کا پیالا ہون
سورج مکھی کہتی ہی مین اسکی بہی خالا ہون
صد برگ یہ کہتا ہی سو درجہ مین بالا ہون
گل جعفری کہتی ہی مین اس سے بہی اعلا ہون

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

نسرین و سمن شبو گہیا ہی ثریا کا
نیلوفر و نافرمان سے ہی روپ کنہیا کا
رابیل چنبیلی بہی جلوہ سے ہی ڈلیا کا
دم بہرتا ہی جنت سے ہر پہول کنٹیا کا

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

کہتا ہی کنول ہر دم مین پاک نمازی ہون
اور موگرا کہتا ہی مین مرد ہون غازی ہون
سوسن کی زبان بولی مین ترکی و تازی ہون
گل باسی یہ کہتی ہی مین سب سے تازی ہون

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

مدہ مالتی ناگیسر اور مولسری کہنا
دوپہریا داودی گل چین کٹھل برنا
نرگس ہی پکاری ہی مجہہ پر یہہ نظر کرنا
بیہی کو سہاگن سے سو عشق کے دم بہرنا

دنیا نکہو اسکو یہ باغ ہی سر بستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی یہ گلدستہ

گل کیوڑا کہتا ہی کیا مجکو تراشا ہی / اور کیتکی کہتی ہی صندل کا تراشا ہی
اور موتیا شفتالو زر سیم کا ماشا ہی / اور رنگ حنا مخمل جو ہے سو تماشا ہے

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

ڈیلی و کنیر و کیا نکھرے ڈالی ہے / چنپا و بھچنپا ہی یا موتی کی بالی ہے
سنگلے و مدن بان کی کچھہ بات نرالی ہے / گل چاندنی کہتی ہی میری ہی اجالی ہے

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

دستار پہ گل طرہ کیا شان جماتا ہے / کلگا ہی اودہر اپنی کلگی کو ہلاتا ہے
اور پھول نواڑ یکا بجریکو بڑہاتا ہے / جو گل ہی سو اپنے ہی جوبن کو دکھاتا ہے

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

بن آگ ترئی ٹیسو کیا پہول رہی بن بن / سرسوں ہی اڑوسا ہی پہر اور ہے سن بن
کہتا ہی پیا بانسا ہی حسن میرا سوسن / ورسن یہہ پکاری ہی آ دیکھلے سکھہ درسن

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

قدرت کی بنا جسنے اس باغ کی ڈالی ہے / کیا بولیں نظیر آگے کیا خوب وہ ملی ہی
کیا نقل کا ڈالا کیا اور پہول کی ڈالی ہی / سب کا وہی وارث ہی سبکا وہی والی ہی

دنیا نہ کہو اسکو یہ باغ ہی سربستہ
کیا دست سے قدرت کے باندہا ہی گلدستہ

ولہ

کھلے جبکہ چشم دل حزین تو وہم رہا نہ تری رہا
ہوئی حسرت ایسی کچھ آنکھ پر کہ اثر کلی تک اتری رہی
پڑی گوش جان مین عجب ندا کہ جگر نہ بی جگری رہی
خبر تحیر عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہی
نہ تو تو رہا نہ تو مین رہا جو رہی سو بیخبری رہی

ہو مین کیا ہی فراغتین گئی قید جیبی لباس کی
نہ ہوای اطلس و گلبدن نہ تلاش بادلہ و زری
کوئی پہنو یا کہ پہنو اب غرض اسکو جانے بلا مری
شہ بیخودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ دری رہی

کسی وقت یکتب عقل مین بہت علم ہمنے بھی تھا پڑھا
کہ ہر اک سے حجت و بحث تھی سو مین علم کا یہ کمال تھا
گیا جبکہ مدرسہ عشق مین تو لگے یار و کہون مین کیا
وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخۂ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق مین جو دہری تھی وہین دہری رہی

ترے منہ پہ اتنی ہی وہ جھلک کہ جہان سے جا کے عیان ہوا
اگر آفتاب جمال تھا تجھے دیکھکے وہ نہان ہوا
کوئی آگے تیرے نہ اسکا وہ قمر کہ مہر نشان ہوا
تری جوش حیرت حسن کا اثر اسقدر تو عیان ہوا
کہ نہ آئینہ مین جلا رہی نہ پری کی جلوہ گری رہی

عجب اتفاق ہی خود بخود مرے دل سے تپش نکل گیا
پڑی آگ غم کی وہ تن مین آکہ برنگ شمع پگھل گیا
ادہر آہ شعلہ زبان ہوئی ادہر اشک آنکھون سے ڈھل گیا
چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہین سو ہری رہی

کرے عشق اب وہ جہان مین کہ سبھو نے بیٹھے وہ ہاتھ دھو
نہ کسی کے ڈر سے چھپے کہین کسی کے خوف سے دل کو چھو
اسے کچھ کسی کی خبر نہین ہوا اتنو مثل نظیر وہ
ترے در عشق مین ایمان و دل بھی دیے سراج کو
نہ خطر رہا نہ حذر رہا جو رہی تو بے خبری رہی

ولہ

جہان آہ تب تلک یہان سکھ و آشنا دی غم ہون کی
ہزارون عاشقان جانباز او لاکہون [illegible]
کنار و بوس و عیش و طرب بھی [illegible] ہون گی
گرسنہ [illegible] صدقے [illegible]

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہون گے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

تمہارا اب ہی جتنا حسن کا عالم غنیمت ہے
ہمارا دیکھنا اور عاشقی کا دم غنیمت ہے
اگر ہی ہنس تو بہتر وگرنہ کم غنیمت ہے
بہروسا کچہہ نہیں دم کا عزیزو دم غنیمت ہے

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہون گے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

چمن مین چل کے بیٹہو اور صراحی جام منگواؤ
گلے لپٹو ہمارے اور ہمین ہنس ہنس کے بوسہ دو
پیو پہر ساغر تم بہی اوروں کو بہی پلواؤ
اجل کا دہر ہے ہی سر پہ ای دلدارو سنتے ہو

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہون گے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ہمارے چشم مین آئے تمہارے عارض گلگون
گہڑی بہر بیٹہہ کر ہم پاس کر لو عیش بوقلمون
غرض تم وقت کے لیلی ہو پیاری اور ہم مجنون
کسی کے کہنے سننے پر نجاؤ دیکہو کہتا ہون

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اچہل لو کود لو ہی جب تلک یہ زور نیلو نین
ہمین لو ساتہہ اور سیرین کرو پہولوں کی گلیون مین
غنیمت ہی وہی دم اب جو گذرے رنگ رلیون مین
پہری گی پہر تو آخر تن کی اڑتی خاک گلیون مین

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اکدن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر سینہ ہمارا تمنے چکی کی طرح رہا ہا
موے پر کسنے پوچہا دلبر او کسنے پہر چاہا
تو اب جلدی سے گلے ملکر لگا دو عیش کا پہاہا
ہمین تو رونا آتا ہی یہی کہکر اہا ہا ہا

نہ یہ چہلین نہ یہ دہومین نہ یہ چرچے ہم ہون گے

میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

جو آگے عاشق و معشوق تھے سب مل گئے گل میں
نہ قاتل ہیں رہا جی اور نہ اس قاتل کے بسمل میں

اجل کی تیغ سے دو ٹکڑے ہوکے اڑ گئے پل میں
تو بس اے جاں دلبر و تم بھی یہی ہے جان لو دل میں

نہ یہ چہلیں نہ یہ دھومیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر تم نے ہمارے دل کو دکھ دے دے کے ترسایا
گیا جب وقت کافر ہاتھ سے پھر ہاتھ کب آیا

غلط فہمی تمہاری یا یہ جس نے تمکو سکھلایا
غرض ہم نے تو اب بھی اور تمہیں آگے بھی سمجھایا

نہ یہ چہلیں نہ یہ دھومیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

جو ارماں لے رہے سارے حق میں ہیں اب تو یہی بہتر
کبھی لپٹیں گلے سے اور کبھی ہو کہ پئیں ساغر

کہ دیکھیں چاندنی اور سیر دریا کی کریں جاکر
یہی کہنے کو رہ جاویگا آخر اے مرے دلبر

نہ یہ چہلیں نہ یہ دھومیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اگر برسات ہو یا ابر ہو یا مینہ برستا ہو
اداؤ ناز غمزے چہلے کرنے ہو سو کر لو

پہن پوشاک رنگیں اور ہمارے بر میں آ بیٹھو
فلک کب چین دیتا ہے مری جاں پھر تو آخر کو

نہ یہ چہلیں نہ یہ دھومیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

اُدھر واں حسن کی مستی ادھر یاں عشق کاری ہے
جو کرنا ہو سو کر لو گھڑی عشرت بس کی ہی ہے

چمن ہے ابر ہے ساقی صراحی جام اور مے ہے
غضب ہے ہے یہ جب نکلیگا پھر آہی

نہ یہ چہلیں نہ یہ دھومیں نہ یہ چرچے بہم ہونگے
میاں اک دن وہ آویگا نہ تم ہوگے نہ ہم ہونگے

ابھی یہاں الفتین بستین ہین اور ہان تازگی کی گھاتین
غنیمت ہی ملا ہے پیار کے اور چاہ کی لاتین

جب آنکھین مند گئین سب ہو چکین جتو ان شمار اتین
کہاں پہر دن مزے کے اور کہان یہ چلبلی کی راتین

نہ یہ چہلین نہ یہ وہ ہو مین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اک دن وہ آویگا نہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے

ہمین ہے بیقراری اور تمہین ہر دم طرحداری
غنیمت سے ہے ہماری او تمہاری گرم بازاری

نظیر اب کیا کہے آگے غرض آخر بلا جاری
کہان پہر ہم کہان پہر تم کہان الفت کہان یاری

نہ یہ چہلین نہ یہ وہ ہو مین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
میان اک دن وہ آویگا نہ تم ہونگے نہ ہم ہونگے

ولہ

اک دشت مین سنا ہی کہ اک خوب تہا ہرن
بچا ہی تہا ابہی نہ ہوا تہا بڑا ہرن

پہرتا تہا چوکڑی کا دکہاتا مزا ہرن
دیکہا جو ایک کوے سے نے وہ خوشنما ہرن

دلکو نہایت اوسکے وہ اچہا لگا ہرن

دو باتین کرکے کوے نے اوسکو لگا لیا
دم مین ہرن بہی کوے کی الفت مین آ گیا

کوے سے ہرن مین ٹہہری جو گہری محبت آ
کوا جدہر جدہر کو خوشی ہو کے جاتا تہا

پہرتا تہا اوسکے ساتہ لگا جا بجا ہرن

اک گیدڑ اس ہرن کے لئے سے آگے نابکار
بولا ہزار جان سے مین تم پہ ہون نثار

مجکو بہی اپنا جان غلام او ر دوستدار
اور دل مین یہ کہ کیجے کسیطور سے شکار

اسکی دغا و مکر سے واقف نہ تہا ہرن

گیدڑ یہ کہہ کے مکر سے جسدم گیا اودہر
کوا ہرن سے کہنے لگا کرکے شور شر

یہ سخت مکر باز ہی کر اس سے تو حذر
اک دن دغا سے تجکو یہ پکڑ دیگا فتنہ گر

سنکر یہ بات کوے کے چپ ہو رہا ہرن

دن وہ جب ہرن سے کئے گیدڑ پھر آگیا
مین آج دیکھ آیا ہون کیا کھیت اک ہرا

کوے کے سوتا دیکھ یہ بولا وہ پر دغا
تم کہا اوسکو سے چلکے تو ہو شاد دل مرا

سنتے ہی اوسکی ساتھ اوچھلتا چلا ہرن

جس کھیت پر یہ لیکے گیا اوسکو بدسگال
لے پہنچا جب ہرن کے تئین کھیت پر شغال

وہان پہلے دیکھ آیا تھا وہ اک ہرن کا جال
جاتے ہی وہان ہرن نے دیا منہ کو اوسمین ڈال

منہ ڈالتے ہی جال مین وہان پھنس گیا ہرن

وہان پھر پڑا تا آگیا کوا بھی ناگہان
تڑپے مت اسمین ورنہ تو ہووگا ناتوان

گیدڑ کو دیکی گالی ہرن سے کہا کہ ہان
کوے کی بات سنتے ہی ہمت کو باندہون

جیسے کہ گر پڑا تھا وہین پھر اوٹھا ہرن

گیدڑ لگا جب آنے ہرن کی طرف جھپٹ
یا اک گھڑی تو ایسی لگا پاؤن کی لپٹ

کوا پکارا مار تو سینگ اک جو جاوے پھٹ
جاوے جو اوسکے لگتے ہی گیدڑ کا پیٹ پھٹ

سنکر کھڑے ہو سینگ ہلانے لگا ہرن

گیدڑ نے خوب کوے کو دین چلکے گالیان
اوسمین شکاری آگے ہوا دور سے عیان

صیاد وہان ہوا تھا کسی کام کو روان
کوا پکارا لیٹ جا دم بند کرکے ہان

دم بند کرکے اپنا وہین گر پڑا ہرن

گیدڑ نے اوسکو دیکھکے اک جا کی جھاڑی کی
افسوس کرکے دام کی رسی وہ کھول دے

صیاد اس ہرن کو پڑا دیکھ اوس گھڑی
کوا پکارا بھاگ ارے وقت ہی سے یہ

سنتے ہی وان سے چوکڑی بھرکر اوڑا ہرن

صیاد نے جو دیکھا ہرن اوٹھ چلا جھپاک
سوٹے کو پھینک مارا جو پھرتی سے تاک

جلدی سے دوڑا پیچھے ہرن کے وہ سینہ چاک
بھاگا ہرن لگا وہین گیدڑ کے آ کھٹاک

سر اوسکا پھوٹا اور وہ سلامت گیا ہرن

گیدڑ نے اوس ہرن کا جو چھینا تھا وہان مزا
تھا یہ تو نثر ہم نے اسے نظم مین کہا
پائی اوسی نے اپنی بدی کی وہین سزا
پہنچا نظیر جب وہ خوشی ہوکے اپنی جا
کتوں کے ساتھ پھر وہ بہت خوش ہا ہرن

ولہ

زور جب تلک کہ ہماری بدن وتن مین رہا
کھونڈے گلزار و چمن گلشن و باغ و صحرا
پچگی دم مین اگر کیسی ہی اثقل تھی غذا
دوڑ کے پھر سیر تماشے مین خوشی سے ہر جا
زور کی خوبیان لاکھون ہین کہون مین کیا کیا

عیش و عشرت کے مزے جتنے کہ سب زور مین ہین
لذتین فرحتین کیا کیسے عجب زور مین ہین
خرمی خوشدلی و عیش و طرب زور مین ہین
زندگانی کے مزے جتنے ہین سب زور مین ہین
سچ ہی یہ بات کہ ہی زور ہی مین زور مزا

جب سے کم زور ہوئے تب سے ہوا یہ احوال
ہوگئے سب وہ اچھل کود کے نقشے پامال
سستی و ضعف نقاہت کی چڑھائی ہی کمال
اب جو چاہین کہ چلین پھر بھی اسطور کی چال
قصد کرتے ہین بہت پر کہین جاتا ہی چلا

پانی پیتے ہین تو بلغم وہ ہوا جاتا ہی
پیوین شربت تو ہوا زور گیان وہ لاتا ہی
اور جو ہی چکھین تو چھینکون کا منڈا چھاتا ہی
اور جو کم کھاوین تو پھر ضعف سی غش آتا ہی
پیٹ بھر کھاوین تو پھر چاہیے چورن کو لگا

راہ چلنے مین یہ کچھ ضعف سی ہوتی ہی ڈھال
اور ٹک تند ہوا سے چلنے لگی تو فی الحال
ہر قدم آتے ہین پا بوس کو سو رنج و ملال
چلنی پڑتی ہی پھر اوسوقت تو اسطور کی چال
جیسے کیفی کوئی چلتا ہی بہت کھل لتا

اونچی نیچی جو زمین آگئی رستے مین کہین
ٹک بیک دونون سے گذرے تو یہ طاقت ہی نہین
اوسکی یہ شکل ہی کیا کیسے نقاہت کے تئین
اوترین نیچے کو تو گر پڑنے کے ہوتے ہین یقین

اور جو اوسنے یہ کہین یا نون و تم آتا ہی حشر پا

آوے گر جاڑے کا موسم تو خرابی یہ ہو ۔ تب پہنے تو سیر روئی کی جو بنا کر دو تو
تو بہی ہرگز گل گرمی کی نہین آتی بو ۔ ہو بدن سرد و خنک ایسین کہ ایسا جسکو

دیکہے گر برف کا تہیلا تو رہے سر کو جہکا

اور عیان ہووے جو ٹک ستاکے ہوا گرمی کی ۔ اوسمین کچہہ اور ہی ہوتی ہی نقاہت سستی
موم ہوتے ہین جہان تنکو ذرا دہوپ لگی ۔ اور سینون مین یہ صورت ہی بدن کی ہوتی

جیسے غواص سمندر مین لگاوے غوطا

ضعف کے دام مین ہین اب تو کچہہ اسطور اسیر ۔ جس مین نہ طاقت تحریر نہ تاب تقریر
طبع افسردہ دل آزردہ بدن سخت حقیر ۔ جو جو کم زوریان کرتی ہین وہ کیا کہی نظیر

ایسے ہوئے بس ہین کہ کچہہ دم نہین مارا جاتا

وله

کی وصل کی دلبر نے عنایات تو پہر کیا ۔ یا ظلم سے دی ہجر کی آفات تو پہر کیا
غصہ رہا یا پیار سے کی بات تو پہر کیا ۔ گر عیش سے عشرت مین کٹی رات تو پہر کیا

اور غم مین بسر ہو گئی اوقات تو پہر کیا

مجنون کیطرح ہمنے اگر دلکو لگایا ۔ بیچین کیا روح کو اور تن کو سکھایا
دلبر نے بہی لیلی کے طرح دلکو لبہایا ۔ جب آئی اجل پہر کوئی ڈہونڈا بہی نپایا

قصون مین رہے حرف حکایات تو پہر کیا

جس شوخ پریزاد کی آدل سے ہوئی چاہ ۔ ہر طور سے ملے اوس سے ہار عیش کی ہمراہ
ہنسنا بہی ہوا باتین بہی اچہی ہوئین دلخواہ ۔ حد بوس و کنار اور جو تہا اوسکے سوا آہ

گر وہ بہی میسر ہوا ابہیات تو پہر کیا

تہے وہ جو در لعل سے بہتر لب و دندان ۔ آخر کو جو دیکہا تو ملے خاک مین یکسان

جن انکھون کو ملنا ہو بہلا خاک کے میان — دو دن اگر اون انکھون سے نے دنیا مین پہچان

کی نازو اداؤن کی اشارات تو پہر کیا

دنیا مین اگر ہمکو ملا تخت سلیمان — تابع رہے سب جن و پری آدم و مرغان

جب تن سے ہوا ہو گئی وہ پودے سے جان — پہر اڑ گئی ایک آن مین سب حشمت و سب شان

لے شرق سے تا غرب لگا بات تو پہر کیا

دولت مین اگر ہم ہوئے دارا و سکندر — اور سات ولایت پہ کیا حکم سراسر

جب آئی اجل پہر نہ رہا تخت نہ افسر — اسپ و شتر و فیل خر و نوبت و لشکر

گر قبر تلک اپنے چلا سات تو پہر کیا

کامل ہوا گر روشنی کے دل کی اندہیری — اور پاک تصرف سے کرشمات کی پہیری

جب آئی اجل پہر نہ چلی میری نہ تیری — آخر کو جو دیکہا تو ہوئی خاک کی ڈہیری

دو دن کی ہوئی کشف و کرامات تو پہر کیا

طائر کی طرح سے اڑے ہم گرچہ ہوا پہ — یا ارض کو طی کر گئے غوطہ سا لگا کر

دریا پہ چلی ایسے کہ پاہی نہ ہوئے تر — جب آئی اجل آہ تو اک دم مین سے گئے مر

گر یہ بہی ہوئی ہم مین کرامات تو پہر کیا

حجرے مین اگر بیٹہہ کے ہم ہو گئے درویش — اور چلہ کشی کر کے ہمیشہ رہے دلریش

عابد ہوئے زاہد ہوئے مرتاض حق اندیش — جب آئی اجل ایک ریاضت نہ گئی پیش

مر مر کے جو کی کوشش و طاعات تو پہر کیا

مے پیکے اگر ہو گئے ہم مست خرابی — ہونٹون سے نہ جدا کی نہ کبہی مے کی گلابی

کی لاکہہ طرح عشق کی مستی و خرابی — جب آئی اجل پہر وہین اوٹہہ بہاگی شتابی

رندون مین ہوئے اہل خرابات تو پہر کیا

عامل ہوئے ہم لکہہ کے اگر نقش ازل سے — لوگون کو بچانے لگے بہوتون کے خلل سے

جب آئی اجل پھر نہ چلا زور اجل سے — دو دن کو جو تعویذ فلیتا و عمل سے

تسخیر کیا عالم جنات تو پھر کیا

پڑھ علم ریاضی جو منجم ہوئے دھومی — پیشانی مہ و زہرہ و برجیس کی چومی

آخر کو اجل سر کے اوپر آن کے گھومی — اس عمر و روزہ مین اگر ہو سکے نجومی

سب چھان لیے ارض و سموات تو پھر کیا

گر تمنے اطبا ہو طبابت کی رقم سے لی — چیز اور سوا طب کے سر انجام کی کم سے لی

جب سر کی اوپر رگ نی اڈال دی سے کملے — اکدم مین ہوا ہو گئی سب نظری و عملے

تھی یاد جو اسباب و علامات تو پھر کیا

گر اپنا ہو منصب و جاگیر کا نقشا — اور ایک کو مر مر کے ملا بھیک کا ٹکڑا

کیا فرق ہوا دونون مین جب مرنا ہی ٹھہرا — اونسے کوئی دن بیٹھ کے آرام سے کھایا

وہ مانگتا در در پھرا خیرات تو پھر کیا

دنیا مین لگا مفلس و درویش سے تا شاہ — سب زر کے طلب گار ہین ہے لے ماہی سے تا ماہ

مرتا ہی کوئی مال پہ ڈھونڈھے ہی کوئی جاہ — دولت ہی کا ملنا ہی بڑی چیز نظیر آہ

بالفرض ہوئی اوس سے ملاقات تو پھر کیا

ولہ

دنیا مین بادشاہی سو ہی وہ بھی آدمی — اور مفلس و گدا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

زردار بینوا ہی سو ہے وہ بھی آدمی — نعمت جو کھا رہا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

ٹکڑے جو مانگتا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

ابدال قطب و غوث ولی آدمی ہوئے — منکر بھی آدمی ہوئے اور کفر کے بھرے

کیا کیا کرشمے کشف و کرامات کے کیے — حتی کہ اپنے زور ریاضت کے زور سے

خالق سے جا ملا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

فرعون نے کیا تھا جو دعوی خدائی کا — شداد بھی بہشت بنا کر ہوا خدا

نمرود بھی خدا ہی کہاتا تھا برملا — یہ بات ہی سمجھنے کی آگے کہون مین کیا

یان تک جو ہو چکا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی ہی نار ہی اور آدمی ہے نور — یہان آدمی ہی پاس ہی اور آدمی ہی دور
کل آدمی کا حسن و قبیح مین ہی یان ظہور — شیطان بہی آدمی ہی جو کرتا ہی مکر و زور

اور ہادی رہنما ہی سو ہے وہ بہی آدمی

مسجد بہی آدمی نے بنائی ہی یہان میان — بنتے ہین آدمی ہی امام اور خطبہ خوان
پڑہتے ہین آدمی ہی قران اور نماز یان — اور آدمی ہی اونکی چراتے ہین جوتیان

جو اونکو تاڑتا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی — اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بہی آدمی کی اتارے ہی آدمی — چلا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی

اور سنکے دوڑتا ہی سو ہی وہ بہی آدمی.

ناچے ہی آدمی ہی بجا تالیون کو مار — اور آدمی ہی ڈالے ہی اپنی ازار اوتار
ننگا کہڑا اوچہلتا ہے ہو کر ذلیل و خوار — سب آدمی ہی ہنستے ہین دیکہہ اوسکو بار بار

اور وہ جو مسخرا ہے سو ہے وہ بہی آدمی

چلتا ہی آدمی ہی مسافر ہو لیکے مال — اور آدمی ہی مارے ہی پہانسی گلے مین ڈال
یہان آدمی ہی صید ہی اور آدمی ہے جال — سچا بہی آدمی ہی نکلتا ہے میری لال

اور جہوٹہہ کا بہرا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی ہی شادی ہی اور آدمی ہے بیاہ — قاضی وکیل آدمی اور آدمی گواہ
تاشے بجاتے آدمی چلتے ہین خوامخواہ — دوڑے ہین آدمی ہی مشعلین جلا کے واہ

اور بیاہنے چڑہا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

یہان آدمی نقیب ہو بولے ہے بار بار — اور آدمی ہی پیادے ہین اور آدمی سوار
حقہ صراحی جوتیان دوڑین بغل مین مار — کاندہے پہ رکھکے پالکی ہین آدمی کہار

اور اوسپہ جو چڑھا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

سب بیٹھے ہین آدمی ہی دوکانین لگا لگا
کہتا ہی کوئی لو کوئی کہتا ہی لا رے لا
اور آدمی ہی پہرتے ہین رکھ سر پہ خونچا
کس کس طرح سے بیچتے ہین چیزین بنا بنا

اور مول لے رہا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

یہان آدمی ہی قہر سے لڑتے ہین گھور گھور
اور آدمی ہی دیکھ انہین بھاگتے ہین دور
چاکر غلام آدمی اور آدمی مزدور
یہان تک کہ آدمی ہی اوٹھاتے ہین جا ضرور

اور جس نے وہ پھرا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

طبلے منجیرے داکڑ سارنگیان بجا
گاتے ہین آدمی ہی ہر اک طرح جا بجا
رنڈی بھی آدمی ہی بجاتے ہین گت گگا
وہ آدمی ہی ناچین ہین اور دیکھو یہہ مزا

جو ناچ دیکھتا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

یہان آدمی ہی لعل جواہر ہے بے بہا
اور آدمی ہی خاک سے بدتر ہے ہو گیا
کالا بھی آدمی ہی کہ الٹا ہے جون توا
گورا بھی آدمی ہے کہ ٹکڑا سا چاند کا

بد شکل بدنما ہے سو ہی وہ بھی آدمی

اک آدمی ہین جنکی یہ کچھ زرق برق ہین
روپے کے اونکے پانو ہین سونے کے فرق ہین
جھمکے تمام غرب سے لے تا بشرق ہین
کمخواب تاش شال دوشالون مین غرق ہین

اور چیتھڑون لگا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

اک ایسے ہین کہ جنکے بچھے ہین نئے پلنگ
پھولونکی سیج اون پہ جھمکتی ہین تازہ رنگ
سوتے ہین لپیٹے چھاتی سے معشوق شوخ و شنگ
سو سو طرح سے عیش کے کرتے ہین رنگ و ڈھنگ

اور خاک مین پڑا ہی سو ہی وہ بھی آدمی

حیران ہون یارو دیکھو تو کیا یہہ سوانگ ہی
اور آدمی ہی چور ہی اور آپ ہی تھانگ ہے
ہی چھینیان جھپٹی او کہین مانگ تانگ ہے
دیکھا تو آدمی ہی یہان مثل رانگ ہے

فولاد سے گڑھا ہے سو ہی وہ بہی آدمی

مرتے ہین آدمی ہی کفن کرتے ہین تیار — نہلا دہلا اٹھاتے ہین کاندہے پہ کر سوار
کلمہ بہی پڑہتے جاتے ہین روتے ہین زار زار — سب آدمی ہی کرتے ہین مردے کا کاربار

اور وہ جو مر گیا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

اشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر — ہین آدمی ہی صاحب عزت بہی اور حقیر
یہان آدمی مرید ہین اور آدمی ہے پیر — اچہا بہی آدمی ہی کہاتا ہی اے **نظیر**

اور سب مین جو برا ہی سو ہی وہ بہی آدمی

ولہ

دیکہہ ٹک غافل چمن کو گلفشانی پہر کہان — یہہ بہار عشق یہہ شور جوانی پہر کہان
ساقی و مطرب شراب ارغوانی پہر کہان — عیش کر خوبان مین ایدل شادمانی پہر کہان

شادمانی گر ہوئی تو زندگانی پہر کہان

یہہ جو یہان گلبدن ملتے ہین سو سو گہات سے — کچہہ مزے کچہہ لوٹ ظالم گلرخون کے ذات سے
ایکدم ہرگز جدا مت ہو تو اونکے سات سے — جسقدر پینا ہو پی پانی اونکے ہات سے

آب جنت تو بہت ہوگا یہ پانی پہر کہان

یہ جو کڑوے ہوکے ہمکو اب جہڑکتے ہین یہان — اونکی تلخی مین ہزارون ہین بہرین شیرینیان
اوٹہہ سکے جب تک اٹہا ایدل تو اونکی سختیان — لذتین جنت کی ہوینگی بہت ہونگی وہان

پہر یہ میٹہی گالیان خوبان کی کہانی پہر کہان

یہ جو پہرتی ہین سنہری سبز پوشاکین لیے — خاک ہو تو بہی لگا رہ اونکے تو دامان سے
اونکی پوشاکون کی رنگون کو غنیمت جانیے — وہان تو حلے ہین ولے یہ جوڑے رنگارنگ کے

سبزی سو ہی گلابی زعفرانی پہر کہان

رہ وہین ایدل سدا محبوب رہتے ہین جہان — کر لے اونکی خدمتین ہر دم دل و جانسے میان

جو تجھے دیوین سو لے اور غنیمت اوسکو جان　　وہان تو ہان جو ون کے گہنے کے بہت ہونگے نشان

ان پریزادون کی چہلونکی نشانی پہر کہان

مونہہ جو دکھلاتے ہین خوبان دمبدم اب ہاتھ جوڑ　　دیکھہ غافل انکے تو جور و جفا سے منہ نہ موڑ
جسگہڑی آکر فنا اپنی دکہاویگی مروڑ　　پہر تو ایکدم مین چلا جاویگا تو ان سبکو چہوڑ

یہ ہٹیلے دلربا محبوب جانی پہر کہان

حسن خوبان کی جہان کچھہ ہو رہی ہو داستان　　کان رکہکر سن اسے اور یاد رکہہ ہر دم میان
انکی اک اک بات کا سننا تجھے لازم ہی جان　　وہان تو قصے جو شکلان کی بہت ہونگے بیان

انکی یہ زلف و کمر کی یہ کہانی پہر کہان

ہو سکے جسطور سن لے دوستونکی واردات　　اور بیان کر آگے انکے یہ جو تجھہ پر مشکلات
جسگہڑی آئی فنا کوئی نہ پہر پوچھیگا بات　　الفت و مہر و محبت سب ہے جبتک جیکے سات

مہربان ہی اللہ سے گئے پہر مہربانی پہر کہان

اب جو آغاز جوانیکی بہارین ہین میان　　عیش و عشرت مین اڑا لے زندگی کی خوبیان
پی کے نشے وہو مین مچاکر سیر باغ و بوستان　　واعظ و ناصح کہین تو انکے کہنے کو نہ مان

دم غنیمت ہی میان یہ نوجوانی پہر کہان

ہو کے ہر دم خوبرویون کے محبت مین اسیر　　کہا نگاہ سے یہ ساکی ناوکونکی دل مین تیر
وصف اب انکا جو کرنا ہی سو کرلے دلپذیر　　جا پڑے چپ ہو کے جب شہر خموشان مین نظیر

یہ غزل یہ ریختہ یہ شعر خوانی پہر کہان

ولہ

جب آدمی کے پیٹ مین آتی ہین روٹیان　　پہولے نہین بدن مین سماتی ہین روٹیان
آنکھین پریجون سے لڑاتی ہین روٹیان　　سینہ اوپر بہی ہات چلاتی ہین روٹیان

جتنے مزے ہین سب یہ کہاتی ہین روٹیان

روٹی سے جسکا ناک تلک پیٹ ہی بھرا — کرتا پھرے ہی کیا وہ اچھل کود جا بجا
دیوار پھاند کر کوئی کوٹھا اچھل گیا — ٹھٹھا ہنسی شراب صنم ساقی اس سوا

سو سو طرح کی دھوم مچاتی ہین روٹیان

جس جا پہ ہانڈی چولھا توا اور تنور ہے — خالق کی قدرتون کا اوسی جا ظہور ہے
چولھے کے آگے آنچ جو جلتی حضور ہے — جتنے ہین نور سب مین یہی خاص نور ہے

اوس نور کے سبب نظر آتی ہین روٹیان

آوے توے تنور کا جس جا زبان پہ نام — یا چکی چولھے کا جہان گلزار ہو تمام
یہان سر جھکا کے کیجے ڈنڈوت اور سلام — اس واسطے کہ خاص یہ روٹی کے ہین مقام

پہلے انہین مکانون مین آتی ہین روٹیان

ان روٹیون کے نور سے سب دل ہے پور پور — آٹا نہین ہے چھلنی سے چھن چھن گرے ہی نور
پیڑا ہر ایک اسکا ہی برفی و موتی چور — ہرگز کسی طرح نہ بجھے پیٹ کا تنور

اس آگ کو مگر یہ بجھاتی ہین روٹیان

پوچھا کسی نے یہ کسی کامل فقیر سے — یہ مہر و ماہ حق نے بنائے ہین کاہے کے
وہ سنکے بولا بابا خدا تجھکو خیر دے — ہم تو نہ چاند سمجھین نہ سورج ہین جانتے

بابا ہمین تو یہ نظر آتی ہین روٹیان

پھر پوچھا اوس نے کہیے یہ ہی دل کا نور کیا — اوسکے مشاہدے مین ہی کھلتا ظہور کیا
وہ بولا سنکے تیرا گیا ہے شعور کیا — کشف القلوب اور یہ کشف القبور کیا

جتنے ہین کشف سب یہ دکھاتی ہین روٹیان

روٹی جب آئی پیٹ مین سو قند گھل گئے — گلزار پھولے آنکھون مین اور عیش تل گئے
دو تر نوالے پیٹ مین جب آ کے ڈھل گئے — چودہ طبق کے جتنے تھے سب بھید کھل گئے

یہ کشف یہ کمال دکھاتی ہین روٹیان

روٹی نہ پیٹ میں ہو تو پھر کچھ جتن نہو
میلے کی سیر خواہش باغ و چمن نہو
بھوکے غریب دلکے خدا سے لگن نہو
سچ ہی کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن نہو
اللہ کی بھی یاد دلاتی ہین روٹیان

اب جنکے آگے مال پوے بھر کے تھال ہین
پورے بھگت انہین کی وہ صاحب کے لال ہین
اور جنکے آگے روغنی اور شیر مال ہین
عارف وہی ہین اور وہی صاحب کمال ہین
پکی پکائی اب جنہین آتی ہین روٹیان

کپڑے کسی کے لال ہین روٹی کی واسطے
لمبے کسی کے بال ہین روٹی کیواسطے
باندھے کوئی رومال ہین روٹی کی واسطے
سب کشف اور کمال ہین روٹی کیواسطے
جتنے ہین روپ سب یہ دکھاتی ہین روٹیان

روٹی سے ناچے پیادہ قواعد دکھا دکھا
اسوار ناچے گھوڑے کو کاوا لگا لگا
گھنگرو کو باندھے پیک بھی پھرتا ہے جا بجا
اور اس سوا جو غور سے دیکھا تو جا بجا
سو سو طرح کے ناچ دکھاتی ہین روٹیان

روٹی کے ناچ تو ہین سبھی خلق مین پڑے
کچھ بھانڈ بھگتیے یہ نہین پھرتے ناچتے
یہ رنڈیان جو ناچتی ہین گھونگھٹ کو منہ پہ لے
گھونگھٹ نجانو دوستو تم زینہار اسے
اس پردے مین یہ اپنی کماتی ہین روٹیان

اور وہ جو ناچتے ہین [illegible] ہین بہاو تاو
چتون اشارتون سے کہین ہین کہ روٹی لاؤ
روٹی کے سب نگار ہین روٹی کے راؤ چاؤ
رنڈی کی تاب کیا جو کرے اسقدر بناؤ
یہ آن بان یہ جھمک تو دکھاتی ہین روٹیان

اشراف نے جو اپنی یہ ذاتین چھپائی ہین
سچ پوچھیے تو اپنی یہ شانین بڑھائی ہین
کہیے انہون کی روٹیان کس کس نے کھائی ہین
اشراف سب ہین کہیے تو اب نان بائی ہین
جنکی دوکان سے ہر کہین جاتی ہین روٹیان

بھٹیاریاں کہاوین نہ اب کیونکہ رانیاں | مہتر خصم ہین اونکے وہ ہین مہترانیاں
ذاتوں مین جتنے اور ہین قصہ کہانیاں | سب ہین انہین کی ذاتکی اونچی ہی بانیاں

کس واسطے کہ سب یہ پکاتی ہین روٹیان

روٹی کے اب دل سے ہمارا تو ہی خمیر | روکھی بھی روٹی حق مین ہمارے ہے شہد و شیر
یا پتلی ہووے موٹی خمیرے ہو یا پتیر | گیہوں کی جوار باجرے کی جیسی ہو نظیر

ہمکو تو سب طرح کی خوش آتی ہین روٹیان

ولہ

کرتا ہی کوئی جور و جفا پیٹ کے لیے | سہتا ہی کوئی رنج و بلا پیٹ کے لیے
سیکھا ہی کوئی مکر و دغا پیٹ کے لیے | پھرتا ہی کوئی سینے سپر یا پیٹ کے لیے

جو ہی سو ہو رہا ہی فدا پیٹ کی لیے

محتاج ہین اسی واسطے کیا شاہ کیا وزیر | محتاج ہین اسی کے لیے بخشی و امیر
منشی وکیل ایلچی متصدی و دبیر | چاکر نفر غلام تونگر غنی فقیر

سب کر رہے ہین فکر سدا پیٹ کی لیے

صراف جوہری سے لگا سیٹھ ساہوکار | دلال جوہری اور کناری کے پیشہ وار
پنساری و بزاز اناجوں کے کاروبار | بیوپار لین دین بنج قرض اور ادھار

ہی سب نے ٹھکٹھا یہ کیا پیٹ کے لیے

اب خلق مین ہین چھوٹے بڑے جتنے پیشہ ور | سیکھے اُسے کیو واسطے کسب اور ہنر
صحاف جلد ساز طبجی کمان گر | زین دوز گل فروش بساطے سفال گر

بیٹھے ہین سب کان لگا پیٹ کے لیے

بیٹھے ہین مسجدون مین مصلے بچھا بچھا | جتنے ہین سب کے ہاتھ مین تسبیح کو پھرا
واعظ کے سخن ہین ہی کہلانے کا مدعا | عابد ہی دعوتوں کی عبادت ہی کر رہا

زاہد بھی مانگتا ہے دعا پیٹ کے لیے

کیا معنی ساز کام سے اور کیا مرصع کار
حکاک کیا مصور و نقاش زرنگار
دیکھا تو نہ سنار کوئی اور نہ اب لوہار
سب نے اپنے پیٹ کے کرتے ہین کاروبار

پیشہ ہر اک نے سیکھ لیا پیٹ کے لیے

گندھی کے مغز مین بھی بھی بچ رہی ہے بو
کھینچے ہی جب گلاب نکالے ہی عطر دو
شیشی کیسکو سینک کی بہوے کیسکو دو
ہر دم چھڑک گلاب لگا تن سے عطر کو

لپٹین ہر ایک ہی کو سنگھا پیٹ کے لیے

رنگریز جبنیے رنگتے ہین رنگت ہزار یا
سرخ و گلاب زرد و سیہ سبز دہاریا
مخمل ہی کوئی کوئی ہی مشروع کٹاریا
جنگل مین جاکے دیکہا تو اسجا بھی نیاریا

نت خاک چھانتا ہی پڑا پیٹ کے لیے

بدنام ہی اسکے لیے خلق مین کلال
ذباح بھی کرے ہی اسی کے لیے حلال
صیاد بھی اسی کے لیے لیچلا ہی جال
ٹھگ بھی اسکے واسطے پھانسی گلے مین ڈال

ہر وقت گھونٹتا ہی گلا پیٹ کے لیے

نٹ کھٹ اچکے چور دغا باز راہ مار
عیار جیب کترے نظر باز ہوشیار
سب نے اپنے پیٹ کے کرتے ہین کاروبار
کوئی خدا کے واسطے کرتا نہین شکار

بلی بھی مارتی ہی چوہا پیٹ کے لیے

بانکا سپاہی خوب شجاعت مین نے جگر
وہ بھی اسکے واسطے لے تیغ اور تبر
لڑتا ہی توپ تیر و تفنگون مین آن کر
کھاتا ہی زخم خون مین ہوتا ہی تر بتر

آخر کو سر بھی دے کٹا پیٹ کے لیے

فاضل کے فضل مین بھی ہے اسکے ہی التجا
عابد نجومی کا بھی اسی پر سبب ہے مدعا
ملان بھی دن گذارے ہے لڑکے پڑھا پڑھا
شاعر بھی دیکھیے تو قصیدے بنا بنا

کیا کیا کرے ہی وصف و ثنا پیٹ کے لیے

قاضی کے حال کی بھی یہی بات ہی گواہ — مفتی کے قصد کی بھی یہ شاہد ہی خواہ مخواہ
بید اور حکیم کی بھی اسی پر ہی اب نگاہ — عطار کے بھی رو کو دیکھا تو وہ سنے ہے آہ

وزرات کو ٹتا ہی دوا پیٹ کے لیے

پڑھتے ہیں اب قرآن جو مردوں کا لیکے نام — پھولوں میں بیٹھ کرتے ہیں پنج آیتیں تمام
دوزخ میں یا بہشت میں مردیکا ہو مقام — کچھ ہو پر انکو حلوے و مانڈے سے اپنے کام

خوش ہو گئے جب انکو ملا پیٹ کے لیے

الفت کسی کے دلمیں کسی میں پڑا ہی تیر — مانے کوئی حرم کو کوئی پوجتا ہے دیر
کھانے کی ساری دوستی کھاتے نیکے سارے سیر — کہتا ہی اب فقیر بھی دیکر دعا سے خیر

بابا کچھ آج مجکو دلا پیٹ کے لیے

عاشق کے تئیں جو دلمیں ہیں سو نعمتوں کی چیٹ — لڑکے بھی اپنی کھول کے چھاتی دکھاتی پیٹ
گودی میں بیٹھ جاتے ہیں ہردم بغلمیں لیٹ — کھانے کی دیکھ چاٹ لگاوٹ کی کر لپیٹ

کیا کیا کریں ہیں ناز و ادا پیٹ کے لیے

ہیں جنکے پاس منصب و جاگیر و مال و جاہ — خوباں بھی انکے ساتھ کریں ہیں سدا نباہ
کھانیکی ساری دوستی کھانیکی ساری چاہ — دیکھا جو خوب غور سے ہمنے تو واہ واہ

معشوق بھی کریں ہیں وفا پیٹ کے لیے

رنڈی جو ناچتی ہی پریزاد پھلجھڑی — سر پاؤں سے تمام جواہر میں ہی جڑے
چتون لگاوٹوں کی جتاکر گھڑی گھڑی — لے شام سے سحر تئیں ہی ناچتی کھڑے

سو سو طرح کی بھاؤ بتا پیٹ کے لیے

کسبی کے گھر میں دیکھا تو وہاں بھی یہی پکار — ڈشنی کے دودھ ہوتی ہے ہردم گلیکا ہار
کرتی کبھی دکھانا کبھی انگیا تر اقے دار — جاتی ہی جھٹ پلنگ اوپر لپیٹ ایکبار

سب کھو کے اپنی شرم و حیا پیٹ کے لیے

لاکھوں مین کوئی لی ہی محبت سے حق کا نام
نہ عاقبت سے فکر نہ راہ خدا سے کام
ورنہ سب اپنے پیٹ کے ہین کلمہ اور کلام
سمجھے نہ کچھہ حلال نہ جانا کہ کچھہ حرام
جو جس سے ہو سکا سو کیا پیٹ کے لیے

جتنے ہین اب جہان مین کم ذات یا اصیل
شیر و پلنگ گرگ و ہرن چیونٹی او فیل
سب اپنے اپنے پیٹ کے کرتے ہین قال و قیل
کوا بٹیر ہنس لگھڑ باز گدھ او چیل
سب ڈھونڈتی پھرین ہین غذا پیٹ کے لیے

جسکا شکم بھرا ہی وہ ہنستا ہی مثل پھول
جبتک نہ اس گڑھے مین پڑی کے خاک و دھول
خالی ہی جسکا پیٹ وہ روتا ہے ہو ملول
سوجھے نہ دین دھرم نہ اللہ نہ رسول
جو جو کوئی کرے سو بجا پیٹ کے لیے

زردار مالدار گدا شاہ کیا وزیر
ہر دم سے ہو نکو دیکھہ اسی حال مین اسیر
سردار کیا غریب تونگر ہو یا فقیر
اپنی یہی دعا ہی شب و روز ای نظیر
دے شرم و آبرو سے خدا پیٹ کے لیے

ولہ

کیا کیا جہان مین اب ہین ہماری سواریان
کس کس طرح کی ہمنے سنواری سواریان
دلچسپ دلفریب پیاری سواریان
پر ہمسے کچھہ نہ کیگئین یاری سواریان
جب چار کاندھے پہ ہوئین ہماری سواریان
جھک مارتی یہ رہ گئین ساری سواریان

وہ تخت جس پہ کل تھا جواہر جڑا ہوا
جسدم اجل نے تختے کے اوپر دیا سلا
کس عیش سے چڑھا تھا ہم اس پر تھے جابجا
اس تخت کی بھی ہوگئے تختے جدا جدا
جب چار کاندھے پہ ہوئین ہماری سواریان

جھمک مارتی یہ رہ گئین ساری سواریان

ہاتھی جو تھے پہاڑ کی مانند تن سیاہ — جن پر کسی عماریان رخشندہ رشک ماہ
ہودونکی بھی چمک پہ ٹھہرتی نہ تھی نگاہ — کس جلش سے چڑھتے تھے ہو کر پھرتے تھے واہ واہ

جب چار کاندھے پہ ہوئین بھاری سواریان
جھمک مارتی یہ رہ گئین ساری سواریان

خاصے وہ لگتے گھوڑ ترکی و تازی جو تھے بڑے — جن پر سنہری زین جواہر کے تھے پڑے
تانگن بھی ہین ہناتے رہے چھوٹے اور بڑے — مالک چلا تو سب وہین رہ گئے کھڑے

جب چار کاندھے پر ہوئین بھاری سواریان
جھمک مارتی یہ رہ گئین ساری سواریان

وہ پالکی نبی تھی سنہری جو زر نگار — جھالر پہ جسکے موتی تھے ہوتے پڑے نثار
لا نالکی پہ موت نے جب کر لیا سوار — پھر وہ نہ پالکی نہ وہ جھالر نہ وہ کہار

جب چار کاندھی پر ہوئین بھاری سواریان
جھمک مارتی یہ رہ گئین ساری سواریان

تھین وہ تھین کہ بیٹھتے جن جن مین پہل پہیل — نت سجتے تھے رنگ اور تھے کلس انکے جون سہیل
رتھ بان نے اجل کے جو ہین کر لیا وہ بیل — پھر کسکی چھتری تھی کہان اور کہان کے بیل

جب چار کاندھی پر ہوئین بھاری سواریان
جھمک مارتی یہ رہ گئین ساری سواریان

وہ گاڑیان جو دوڑتین گھوڑوں سے پیشتر — ناگوری انکے ہاتھی کے پاٹھے سی خوبتر
پہیا قضا کے ہاتھ سے جب الٹا آن کر — گاڑی ادھر الٹ گئی مالک گرا ادھر

جب چار کاندھی پر ہوئین بھاری سواریان
جھمک مارتی یہ رہ گئین ساری سواریان

گھوڑے بہل فیل بہل شتر بہل راہوار ہر ٹونگی بہل بکری بہل گھنٹے گھنگرو دار
مالک چڑھا جو موت کی ڈولی پہ ایکبار پھر بہلیاں نہ بہل نہ جھنکار نہ پکار

جب چار کاندھے پر ہوئیں ہماری سواریاں
جھک مارتی یہ رنگیں ساری سواریان

میانہ محافہ اور وہ چنڈول و بگھیان وہ پینسین وہ نیچے وہ چوپالی خوش نشان
مالک ہوا اجل کے جو کھٹ کھٹ پہ پر روان بوجا گیا نہ ساتھہ میانہ گیا میان

جب چار کاندھی پر ہوئین ہماری سواریان
جھک مارتی یہ رنگین ساری سواریان

چھکڑے گاڑی ہکلے شتر بہل اور خچر ٹٹو حمار بہینسی وہ کدنے کے گو خر
مالک چلا جو موت کے تانگے کو چھیڑ کر بھینسا گیا نہ ساتھہ نہ ٹٹو نہ گاو خر

جب چار کاندھی پر ہوئین ہماری سواریان
جھک مارتی یہ رنگین ساری سواریان

اسوار جب اجل کا ہوا آن کر اسیر گھوڑے بھی ہین ہناتی رہے ہے سب جوان و پیر
ہاتھی بھی خاک ڈالتے سر پہ رہے ہے حقیر یہ بات تو عیان ہی کہون کیا میان نظیر

جب چار کاندھی پر ہوئین ہماری سواریان
جھک مارتی یہ رنگین ساری سواریان

ولہ

جہانمین جب تلک یارو ہمارے جسم مین دم ہے کبھی ہنسنا کبھی رونا کبھی شادی کبھی غم ہے
کہین کس کس سے کیا کیا ایک دم کے ساتھہ عالم ہے مگر جو صاحب دم ہی وہ اس نکتے سے محرم ہے

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جا دم ہی

مشقت محنتون سے جمع کرنا وام ودرہم کا
کبھی سامان عشرت کا کبھی اسباب ماتم کا
تعلق رنج راحت کا تفکر بیش اور کم کا
کہون کیا کیا غرض یارو یہ جھگڑا ہی سب اسدم کا

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہی
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جادم ہی

اسیدم کی کھون مین سیم اور زر مین بکھیری ہین
جلیبی امرتی برفی گلابی لڈو پیڑے ہین
اسکے واسطے عطر اور گلابون کے تڑیڑے ہین
غرض مین کیا کہون یارو یہ سب دم کے بکھیڑے ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم نہ جادم ہی

اسیدم کے لیے کیا محل یہ سنگین تراشے ہین
بہار و باغ و صحرا صید اور شکر سے وباشے ہین
اسکے واسطے زر سیم کے توڑے وباتے ہین
فقط دم کے ہی آنے کے سبب یہ سب تماشے ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی جادم ہے

اسیدم کے ہین یہ پوشاکین یہ رنگین عطر مین ڈوبی
گدائی پادشاہی عاشقی رندی و محبوبی
اسکے واسطے ہی طلب سرداری و مرغوبی
اسیدم کی ہی آنے کی ہی ای یارو یہ سب خوبی

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جادم ہی

اسیدم کے لیے افیون شراب و پوست بنگین ہین
محبت دوستی اخلاص الفت صلح جنگین ہین
نشی مستی ترائی عیش عشرت کی ترنگین ہین
اسیدم کی ہی آنے کی یہ سب یارو امنگین ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جادم ہی

یہی دم ہاتھی گھوڑی پالکی ہودج پہ چڑھتا ہے
یہی دم بیکسی مین ننگے پاؤن سے کھڑتا ہے

کوئی مفلس ہو گھٹتا ہی کوئی عہدہ پہ بیٹھتا ہی
جو کچھ ہی اونچ نیچ ای یارو سب دم ہی کی گرہ ہی

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم میں نہ آدم ہی نہ جا دم ہے

اسی دم کے لیے یہ سب بنے ہین سکھ زمانے کے
جہان تک شادی و غم ہین جہان کے کارخانے کے
مزے عیش و طرب کے اور تحمل ہو اوٹھانے کے
یہ سب کچھ سکھ ہین اے یارو اسی کے دم کے آنے کے

جو آیا دم تو آدم ہی اسی آدم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جا دم ہے

اسی دم کے لیے ہین یہ گلون کی قطارین ہین
چمن گلزار بوٹا پھول پھل و آبشارین ہین
اسی کے واسطے ابر و ہوا اور مینہ کی بارین ہین
نظیر اب کیا کہے یارو یہ سب دم کی بہارین ہین

جو آیا دم تو آدم ہی اسی دم کا آدم ہے
نہ آیا دم تو پھر دم مین نہ آدم ہی نہ جا دم ہے

ولہ

یارو ذرا سنو یہ عجب سیر ہے بڑی
پیکر شراب عیش کی ہر دم کڑی کڑے
صحن چمن مین ابر کے آکر لگی جھڑی
کل بیخبر ہو رات کو سویا مین جس گھڑی

اس خواب مین مجھے اک عمارت نظر پڑے

آئی نظر جو مجکو وہ نادر محل سرا
جب اُس مکان کے پاس مین ڈرتا ہوا گیا
دلمین پری کے باغ کا مجکو یقین ہوا
دیکھون تو اوسکا ہی در دولت سرا کھلا

آیا یہ دل مین دیکھیے چل کر کوئی گھڑی

پونچا وہین مین اُس چمن زرفشان مین
عالم سنہری پردونمین اور سائبان مین
جھمکی مکان جو اسکے جڑے آن آن مین
کیا دیکھتا ہون جا کے مین ہر ایک مکان مین

سونے کی کہان ہی کہ بہی پہرتی ہی پڑے

گلشن کہین چمن کہین شیشہ صراحی جام
فرش طلا بچھا کہین یکسر جڑت کا کام
تھی نقرئی زمین تو سنہری تمام بام
طاق و رواق اُسکے جھلکتے تھے یون مدام

گویا کہ اینٹ اینٹ جواہر کی ہی جڑے

دیکھی جو مینے ای یہ کافر سے مہ لقا
اوپر نظر گئی جو مری سر سے تا بہ پا
صورت وہ تھی چاند کا ٹکڑا اسا نے بہا
اور حسن کا بیان تو جاتا نہین کہا

نقشہ وہ جسکے پانو پہ سو لوٹے پری پڑے

خونریز ابرو جانکی قاتل ہر اک نگاہ
مژگان وہ جو چھیدون کو لیتے تل سے ہے سیاہ
منہدی لیے انگلیون نے لیے خون بیگناہ
انکھون مین کھچ رہا تھا وہ کاجل غضب سیاہ

پڑ جائے جس سے دل مین فرشتونکی ہڑ بڑی

زلفین وہ مشکناب سے چہرہ وہ چاند سا
جگنون رہا گلی مین ستارا سا جگمگا
گھنیکا وصف یا کہ بدن کی کہون صفا
جاتا تھا سرخ جوڑے مین تن مین جھمک کہا

گویا شفق مین آکے بجلی چمک پڑے

رکھی تھی انگوٹھی تو یہ عالم وہ مہ جبین
شاید کہ اسطرح کی نہو گی پری کہین
حسرت سے آنکہ مری آنکھون نے وہان جو ہین
دیکھی جو اس بہار کی کافر وہ ناز نین

دل لوٹ پوٹ ہو گیا جان عشق مین جا پڑے

کیا کیا کہون مین شوخ کی عالم بنا ہوا کا
تصویر بن رہی تھی لگا سر سے تا بپا
اُسدم بندھی تھی اوسکی غضب آنکہ لڑوا
کافر کھڑی ہوی تھی عجب ڈھب سے بن بنا

اک ہاتھ مین لیے آئینہ اک ہاتھ مین چھڑی

دیکھی جو مینے وہان یہ طلسمات کی ہوا
عالم جواہرات کا ہر جا جھمک رہا
اُسکی چمک جھمک کی بہارین کہون مین کیا
چمکا جو وہ مکان مری آنکھون مین نور سا

حیرت سے عقل آن کے چکر مین جا پڑی

ایسا کبھی تو میں نہ دیکھا تھا نہ سنا | دیوانہ ہو میں چار دن طرف تکنے لگا
چاہا کہ دیکھوں کوٹھے کے اوپر نظر اوٹھا | اتنے میں اک طرف سے جو پردہ سا اوٹھ گیا

بجلی سی کچھ چمک گئی آنکھوں میں اوس گھڑی

اک گھڑی ہوئی تھی جو وہاں ناگہاں وہ شوخ | لیتی تھی ہر نگاہ میں عاشق کی جان وہ شوخ
کچھ چلبلی نگاہ تھی کچھ انکھڑیاں وہ شوخ | کرتی تھی سیر چاروں طرف کی جو واں وہ شوخ

اتنے میں پھر گئی اوسکی نظر مجھ پہ آ پڑی

اوسکی نگہ کے انکا میں کیا کروں بیان | بجلی تھی یا کہ تیر تھی گولی سے تھی یا سنان
میری طرف کو دوڑ کے آتی تھی ناگہان | میری نظر بھی دوڑ کے اوسکے نظر وہاں

ایسی لڑی کہ خوب سے لڑ خوب ہی لڑی

مارے نظر کے لڑتے ہی کچھ کم ہوا حجاب | الفت کی آ کے دونوں طرف سے کھچی طناب
اتنے میں دیکھ کے مجھ کے وہ رشک ماہتاب | اکبار کھلکھلا کے ہنسے اور اوتر شتاب

کافر وہ میرے پاس ہی آ کر ہوئی کھڑی

کہنے لگی کہ تو نے بلایا ہی کیوں مجھے | دی خواب کو دعا کہ بتایا تو یوں مجھے
چاہت میں اپنے ڈوبا ہوا دیکھا جو ان مجھے | ہنسکر لپٹ گلے سے لگی کہنے یوں مجھے

آ اس محل میں چل کے کریں عیش دو گھڑی

اوس گلبدن نے جبکہ ملے مجھکو آ کے داد | مارے خوشی کے کچھ نہ رہی تن بدن کی یاد
کیونکر بھلا نہ عیش و طرب دلکو ہو زیاد | میری تو اوس ہی سے یہی عین تھی مراد

سنتے ہی دل کی کھل گئی ہر ایک پھلجھڑی

پالا پڑا جو مجھکو اوس آب حیات سے | جان آ گئی بدن میں مرے اوسکے بات سے
آخر کو لے چلی وہ مجھے کوٹھے پہ گھات سے | دو چار جام مجھکو پلا اپنے ہات سے

سو ناز سے پلنگ پہ مرے پاس آ پڑے

آنے سے اوسکے دل کا مرے کھل گیا چمن
عیش و طرب کی ابر کی پڑنے لگی پھبن
نازک کمر وہ صاف شکم اور وہ نرم تن
لگنے لگا جو مجھکو نیا گدگدا بدن

رگ رگ مین میری چھٹنے لگی عشق کی پھلجھڑی

لیکر بغل مین اوسکو لگایا جو ہین گلے
سو عشرتون کے دلپہ مرے کھل گئے ورق
حاضر ہوے جب آن کی سب عیش اور مزے
سینے سے سینہ مل گیا اور لب سے لب ملے

اوٹھنے لگے بہار زندگی کی وہ گھڑی

ادہر تو جوش عشق اودہر حسن اور جنون
ناز و ادا کی آگے لگی ہونے دہوپ دہون
ان عشرتون مین آہ نصیبون کو کیا کہون
چاہا مین اس پہ ایسے جو کچھہ اور کچھہ کہون

اتنے مین ہاے یار مری آنکھہ کھل پڑی

یہ حادثہ جو مجھہ پہ پڑا آکے یک بیک
آنکھون سے میرے سنگہڑی آنسو پڑے ٹپک
نیند اوڑ گئی قرار گیا جل گئی پلک
جاگا کیا **نظیر** مین پہر آہ صبح تک

مل مل کے ہاتہ رات کی کاٹی گھڑی گھڑی

ولہ

ایدل کہین تو جا سکے نا اپنی زبان ہلاسے
اور درد دل کا کسیکو تو مت سناے
مانگ اوس سے جسکے ہاتہہ سے تو پیٹ بہر کے کہاے
مشہور یہہ مثل ہے کہون کیا مین تجہسے ہاے

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتہہ اوٹہاے
مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلاے

قادر قدیر خالق و حاکم حکیم ہے
مالک ملک حی توانا قدیم ہے
دونو جہان مین ذات اوسکی کریم ہے
یعنے اوسکا نام غفور و رحیم ہے

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتہہ اوٹہا
مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلاے

ستار ذو الجلال خداوند کردگار
انسان و دیو جن و پری فیل و مور و مار
رزاق کارساز مددگار دوستدار
جاری اوسی کے ہاتھ سے ہین سب کے کاروبار

غیر از خدا کے کس مین ہی قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلائے

کہنے کے تئین اگرچہ وہ اب بی نیاز ہے
جتنے ہین بندے سب کا وہ بندہ نواز ہے
پر سب نیازمندونکا اوسپر ہی ناز ہے
جتنی ہی خلق سب کا وہی کارساز ہی

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

اہل جہان ہین جتنے تو ان سبکا چھوٹا ہاتھ
وہ ہاتھ والے جتنے ہین ان سب سے موٹا ہاتھ
نہ پاؤن پڑ کسی کے تو اے دل نہ جوڑ ہاتھ
اوس سے ہی مانگ جس کے ہین اب سب کروڑ ہاتھ

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

اوسکے سوا کسی کے کہنے گر تو جائیگا
شرمندہ ہوکے یون ہی تو خالی پہر آئیگا
اس آبرو کو اپنی تو ناحق گنوائیگا
بن حکم اوسکے یار تو اک جو نپائیگا

غیر از خدا کے کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

زر سیم لعل و گہر تو پیارے اوسی سے مانگ
پیسا بہی مانگتا ہی تو جا رے اوسی سے مانگ
صندوق مال و دہن کے پیارے اوسی سے مانگ
کوڑی بہی مانگتی ہی تو پیارے اوسی سے مانگ

غیر از خدا کی کس مین ہے قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

نعمت مٹھائی شیر شکر نان اوسی سی مانگ
کوڑی کی ہلدی مرچ بہی ہر آن اوسی سے مانگ

کمخاب تاش گاڑھا گزی ہی ان اوسی سے مانگ | جو تجکو چاہیے سو یجان اوسی سے مانگ

غیر از خدا کے کس مین قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسی کا وہی دے وہی دلائے

گر وہ دلایا چاہے تو دشمن سے لا دلائے | اور جو نہ دے تو دوست بھی پھر اپنا منہ چھپائے
بن حکم اوسکے روٹی کا ٹکڑا نہ ہاتھ آئے | گر چلو پانی مانگو تو ہرگز نہ کوئی پلائے

غیر از خدا کے کس مین قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

زردار جسکو سمجھا ہی تو سیٹھ ساہوکار | یہ سب اوسی سے مانگین ہین نت بار بار
ہرگز کسی کے سامنے مت ہاتھ کو پسار | پوری تری اوسکے دلی سے پڑیگی یار

غیر از خدا کے کس مین قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

زردار مالدار کے مت پھر تو آس پاس | محتاجگی سے آپ وہ بیٹھا ہی جی اوداس
مان باپ یار دوست جگر سب ہین نراس | ہر دم اوسی کریم کی رکھہ دل مین اپنے آس

غیر از خدا کے کس مین ہی قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

عمدہ ہین جتنے خلق مین کیا شاہ کیا وزیر | اللہ ہی ہے غنی میان اور ہین یہ سب فقیر
کیا گنج ملک و مال و مکان تاج کیا سریر | جو مانگنا ہی وس سے ہی مانگو میان نظیر

غیر از خدا کے کس مین ہی قدرت جو ہاتھ اوٹھائے
مقدور کیا کسیکا وہی دے وہی دلائے

ولہ

کیا کیا فریب کہیے دنیا کے فطرتون کا | مکر و دغا و دزدی ہے کام اکثرون کا

جب دشت مل کے لوٹین اسباب مشفقون کا
پھر کس زبان سے شکوہ اب کیجیے دشمنون کا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

گر ٹھگو ہی اُچکا تو چور رات مین ہے
اسکی بغل مین کتی تیغ اوسکی ہاتھ مین ہے
نٹ کھٹ کی کچھ نہ پوچھو ہر بات بات مین ہے
وہ اسکی فکر مین ہے یہ اوسکی گھات مین ہے

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

دیکھے کوئی ہی جنگا ہی کنٹھہ کٹی وتیرا
ٹھہ مارتا کتا ہی ہر آن سر کا چیرا
جاتے یہ کہا سا ہی سیتے کا دل حریا
جوئی کو ٹنک رہا ہی ہر دم اوٹھائی گیرا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

عیار اور چور راست سے اپنے کار مین ہے
قزاق جس مکان پر فکر سوار مین ہے
اور صبح خیز یا ہی سے اپنے بہار مین ہے
پیادہ غریب اوسکا پھر کس شمار مین ہے

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

اس راہ مین جو آیا اسوار کہلکے گھوڑا
سویا سرا مین جاکے تو چور نے جھنجھوڑا
ٹھگ سے بچا تو آگے قزاق نے نچھوڑا
تیغہ رہا نہ بھالا گھوڑا رہا نہ کوڑا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

ناداں کو بلا کر اک بھنگ کا پیالا
دانا ملا تو اوسمین گھولا دھتورا کالا
کیڑے بغل مین مار کے اوسنے لیا دوشالا
ہوتی ہی غافل اوسکو پھانسی مین کھینچ ڈالا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

پیسے روپے اشرفی یا سیم زر کا چترا
میدان چوک کہائی یہ فن سے ہے وہ دنہترا
پھر جیت گھر مین لاوے ہی کون ایسا چترا
کترے ہی جیب جیب چڑہ کر ہاتھی پہ جیب کترا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

چڑیا نے دیکھہ غافل کیڑا ادہر گہسیٹا
چیلون نے مار پنجے کوے کا سر گہسیٹا
کوے سے نے وقت پاکر چڑیا کا گھر گہسیٹا
جو جسکے ہاتھ آیا اوسنے ہی دہر گہسیٹا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

صیاد چاہتا ہی ہو صید کا گذارا
قابو چڑہا تو اوسکا دانہ وہ کہا سدہارا
اور صید چاہے دانا کہاکر کرے کنارا
اور کچھہ ہی چال چوکا تو دہ مین جال مارا

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

نکلا ہی شیر گھر سے گیدڑ کا گوشت کہانے
کیا کیا کرین ہین باہم مکر و دغا بہانے
گیدڑ کی دہن لگا دے خود شیر کو ٹہکانے
یہان وہ بچا نظیر اب جسکو رکہا خدا نے

ہشیار یار جانی یہ دشت ہی ٹھگون کا
یان ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستون کا

وله

دشنام دی تو آنہ پہرا گرد عار سے کے
سو پاکیا سلایا جو بستر پہ خار سے کے
کی قدر کم تو پاس بیٹہکا وقار سے کے
کس کس طرح کی ناز اوٹہاتی ہین یار کے

ہی حق بجانب اس دل حکم اختیار کے

کہتے ہین جسے دل مین جو ہم ترک ناز عشق
اک عمر سے رہتا ہین خوش ہو کے ناز عشق
رہتا ہی اسکے خانۂ خاطر مین راز عشق
تہے ویسے ہم بہ نسبت سوز و گداز عشق

مشتاق اک بلبل زار و نزار کے

کتنے دنون سے شکل جو اوسکی نہ دیکہی تہی
رہتے تہے اس سبب سے بہت دلکو بیکلی
اک روز اوسکے ملنے کو گلشن کی راہ لی
پوچہے جو باغبان سے خبر اوسکی حال کی

اوسنے کہی یہ حادثہ اس دل فگار کے

تم جس کے پوچہتے ہو خبر سو وہ عندلیب
دوری سے گل کی پہونچی ہی سو رنج کی قریب
کس منہ سے اسکا حال بیان کیجیے حبیب
کیا جانی کہ رہی کہ موئی کب وہ بی نصیب

جب سے گئے تہے آنے مین وے دن بہار کے

جیسے گئے تہے ملنے کو ہم اوسکے شادمان
غمگین زیادہ اوس سے ہوئے سنکے یہ بیان
جب کہہ چکا تمام وہ احوال باغبان
ناچار سر جہکا کے سے ہوئے وان سے ہم روان

ہمراہ نالہ و مژہ اشکبار کے

تیغ الم سے اوسکے ہوا تہا جو دلفگار
جاتا رہا تہا جی مین سب آرام اور قرار
افسوس کرتے جاتے تہے خاطر مین بار بار
ناگاہ اک خرابے مین اپنا ہوا گذار

دو زخمی اوس جگہہ تہے کسی روزگار کی

پر ہول سخت ہیبت فزا کہنہ و خراب
بی سایگی و شدت و گرمی آفتاب
گرد اسکے خار بن وہ کہ جسکا نہ تہا حساب
ہوش و حواس سنکے ہی کہا کے پیچ و تاب

یکبار اوڑ گئے دل غفلت شعار کی

دیگر

اے دل نہ رہ تو عالم ہستی میں بے خبر
غفلت میں اپنی عمر نہ کھو شام اور سحر
اوقات زیست لہو و لعب میں نہ کر بسر
دنیا ہے اک نگار فریبندہ جلوہ گر
الفت میں اسکے کچھ نہیں جز کلفت و ضرر

دل لیکے فریب دیکے کرے وہ التفات
ناز و ادا میں رکھتی ہے کیا کیا توہمات
بدلے ہے رنگ روپ ہزاروں دن اور رات
آج اسپہ تھی کمین تو لگائی کل دیپہ گھات
حسرت فزا و ہوش ربا و شکیب بر

وہ ناز و حسن رکھتی ہے اے دل یہ پیر زال
جو اک نگہ میں ڈالی ہے گردن میں لاکھ جال
پہلے نشاط و عیش و طرب پھر غم و وبال
ہوتا ہے آخر اسکے گرفتار کا یہ حال
جیسے مگس کے شہد میں پھنجاویں بال و پر

جاتی ہے مثل گل حسن نازنین جو کھل
بلبل عشق سینے سے اپنے وہیں بیٹھتی ہے مل
عیارگی و عشوہ گری کرکے متصل
سحر و فسون وہ کہتی ہے پر فریب دل
حیران ہو سحر سامری بھی جسکو دیکھکر

جس دلکو اوس نگار کی آئی ادا پسند
اکدم وہ شاد ہوکے رہا پھر الم میں بند
رکھتی ہے اپنے دوش پہ ہر دم سیہ کمند
لیتی ہے کو نقد عمر کے شیرین ہے مثل قند
جب پیچکی تو ہوتی ہے حنظل سے تلخ تر

تو اس نگار عہد شکن سے لگا نہ دل
حاصل نہیں کچھ اوس سے بجز رنج جان گسل
زنہار اسکے پیٹھیو جا کر نہ متصل
جو اس سے دل لگاتی ہیں آخر ہو منفعل
ملتے ہیں اپنے دست تاسف بیکدگر

اگرچہ تجھکو جتایا ہے کتنے بار
لیکن تو اسکا کیجیو ہرگز نہ اعتبار
ہیں کید و مکر و غدر ایسے اوسکے بیشمار
تو بھی جو اسکے پاس لگا دیگا دل تو یار
اس نخل سے ملیگا تجھے بھی یہی ثمر

اگدن بہی توکریگا جو اس بیوفا کی چاہ
برسون تلک کریگے یہ پرفن تجہے تباہ
ہرگز کسیکے ساتہہ یہ کرتی نہین نباہ
مین تجکو اسکے ربط سے کرتا نہ منع آہ

لیکن کرون مین کیا تجہے درپیش ہی سفر

جو گل کہ رنگ و بوی وفا کچہ نہو قرین
دل اوسکے باندہنے مین اذیت ہی بالیقین
سانگے اگر تو یان تو مناسب تجہے نہین
تو اس مثل کو سوچ ذرا اکر سفر گزین

کرتا ہی قطع راہ کو باندہے ہوے کمر

کرتا ہے فکر ولمین کہ منزل کو جاکے لے
تو جلد رہروی کی غم و رنج سے چہٹے
ٹہہرے ذرا تو پہر وہین دم لیکے اٹہہ چلے
گر درمیان رہ کوئی ملجا وسے باغ اوسے

تو چلتے چلتے دیکہتا جاتا ہی اک نظر

اس گلستانکو گروہ اقامت کا دیوے خط
دو دن مین پہر تو وہ رہ منزل کرے غلط
جاتا ہی کرکے ایک نگہہ سرسری فقط
بس اس نگارخانے کو تو بہی اسے نمط

سیر یا فرانہ کرا و اس سے درگذر

جاتا ہو عزم کرکے مسافر کہیں جہان
اٹکے کہیں تو پونہچے وہ پہر کسطرح وہان
تو بہی جو اپنا فائدہ چاہے تو مہربان
اس حرف کو نظر کے یون ولمین دے مکان

کرتا ہی جیسے نقش نگین سے جگہ مین گہر

تمام ہوئی

دنیا مین اپنا جی کوئی بہلا کے مر گیا
دل تنگیون سے اور کوئی اکتا کے مر گیا
عاقل تہا وہ تو آپ کو سمجہا کے مر گیا
بیعقل جہاتی پیٹ کی گہبرا کے مر گیا

دکہہ پا کے مر گیا کوئی سکہہ پا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آکے مر گیا

وزرات دون مچی ہی یہان اور پڑی ہی جہنگ
چلتے ہین نت اجل کی سنان گولی اور تفنگ
جسکا قدم بڑہا وہ موا وہ ہین بیدرنگ
جو جی چہپا سکے بہاگا تو اوسکا ہوا یہ رنگ
وہ بہاگتے مین تیغ و تبر کہا کی مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہراک آگے مرگیا

پیدا ہوئے ہین خلق مین اب جتنے جزو کل
یا چپ گذاری عمر و یا دہوم کر چہل
جب آنکہ فنا نے دکہلایا اجل کا گل
کام آئی کچہہ کسیکو خموشی نہ شور و غل
چپ چپکے کوئی موا کوئی چلا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہراک آگے مرگیا

گر لاکہہ عشرتون سے رہی دلمین دہوم دہام
یا سو مصیبتون سے ہوا غم کا ازدحام
آخر کو جب اجل نے کیا آن کر سلام
رنڈی سٹکے غم مین کوئی ہوگیا تمام
کوئی حور پریان چہاتی سے لپٹا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہراک آگے مرگیا

پڑہکر نماز کوئی رہا پاک با وضو
کوئی شراب پی کی پہرا مست کوبکو
ناپاکی پاکی موت کی ٹہہری نہ روبرو
کوئی عبادتون سے موا ہوکے سرخرو
ناپاک روسیاہ بہی پچتا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہراک آگے مرگیا

گردلکے آینے کے تئین صاف اکبار
کشف قلوب ولیہ کیا اپنے آشکار
جب بیک نے اجل کے کیا آنکر گذار
کام آئی روشنی نہ کرامات کی بہار
کامل فقیر خلق مین کہلا کے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہراک آگے مرگیا

بالفرض اگر کسیکو ہوئی یاد کیمیا
یا مفلسی مین ہاتک نے خون جگر پیا

کوئی زیادہ عمر سے یکدم نہیں جیا
سوکھی کسی نے روٹی چبا غم میں جی دیا
قلیہ پلاؤ زردہ کوئی کھا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

پہنا کسی نے خوب لباس عطر کا بھرا
یا جھینٹوں کی گدڑی کوئی اوڑھ کر پھرا
آخر کو جب اجل کی چلی آن کر ہوا
پولی کے جھونپڑے کو کوئی چھوڑ کر چلا
باغ و مکان محل کوئی بنوا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

گیسو بڑھا کے کوئی مشائخ ہوا یہاں
یا بھنوا ہو کوئی ہوا خود منڈا یہاں
جب مرشد اجل کا قدم آیا درمیان
کوئی تو لمبی داڑھی لیے ہو گیا رواں
مونچھیں بھویں تلک کوئی منڈوا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

گر ایک باوقار ہوا ایک قدر دار
سر پر لگا جب آ کے تیغ اجل کا وار
بقدری ہی کام آئی سکا نہ کچھ وقار
تھا ہیچیا سو وہ تو ہوا کھو کے ننگ و عار
اور جس کو شرم تھی سو وہ شرما کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

کوئی موتی چاہتا تھا کوئی موٹھ اور مٹر
جس دم قضا نے ہاتھ میں لے تیغ اور سپر
کام آئی کچھ فقیری نہ کچھ تخت اور چھتر
یہ خاک پر ہوا وہ ہوا تخت کے اوپر
تھی جیسی جس کی قدر وہ تبلا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

عاشق ہو گر کسی نے کسی گل کی چاہ کی
عاشق ہوئے نے اپنے عشق بڑھانے میں جان دی
اور جب اجل کی دونوں سے آ کر لگن لگی
معشوق کام آئی کسی کے نہ عاشقی

دلبر بھی اپنے حسن کو چمکا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

کیا اوچھی ذات پات سے کے اشراف کیا نجیب
قسمت سے پھوٹی کوڑی کسیکے نہوئی نصیب
جس دم قضا کے ہاتھ سے نے بند آنکھ کی جیب
کیا ہوشیار و عاقل و دانا و کیا طبیب

کوئی خزانے خاک مین گڑوا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

پیر و مرید و شاہ و گدا امیر اور وزیر
سب آ کر اجل کے ہوئے دام مین اسیر
مفلس غریب صاحب و تاج و علم سریر
کوئی ترس ترس کے موا غم مین اے نظیر

کوئی ہزارون عیش سے تھرا کے مر گیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آ کے مر گیا

تمت تمام شد

الحمد للہ کہ گلدستۂ اشعار بے نظیر اعنی منتخب نظیر شہر کانپورہ مطبع نظامی مین باہتمام امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمان بن حاجی محمد روشن خان مغفور آخر ماہ جمادی الاولی ۱۲۸۰ہ ہجری مین چھپکر زیب محفل شاعران زمانہ ہوا

وجہ مہر کی خاتمے پر واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد روشن خان حاجی
محمد عبد الرحمن بن

العبد